

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الدِّیْنَ اَمْنٌ وَّعَمَلٌ الصَّالِحَاتِ سَبَّحْ لِلّٰهِ اَمَّا السَّجْدَةُ فَاُولٰٓئِکَ رُکُوعٌ
بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے غفریب ان کے لئے جہنم مجتہد پیدا کر دیگا (مریم: ۹۶)

امام احمد رضا اور عالم اسلام



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

ادارۃ مسعودیہ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ اللّٰهُ مَخْرَجًا ۝۹۶
 بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے زمینِ محبت پیدا کر دیگا (مریم، ۹۶)

امام احمد رضا اور عالم اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
 ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

ایک ایسے مسیحیوں کی کراچی
 بتعاون ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی
 اسلامی جمہوریہ پاکستان

حقوق طباعت محفوظ ہیں

کتاب	امام احمد رضا اور عالم اسلام
تالیف و ترتیب	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
تلخیص و ترجمہ نقاظ	علامہ مفتی عبدالرحمن نقشبندی
کاتب	شاہ محمد وحشی سیالوی
ناشر	ادارہ مسعودیہ کراچی
مطبع	نیو عماد پرنٹنگ پریس
طباعت	۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء
اشاعت	دوم
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

ملنے کا پتہ:

- ۱۔ ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد کراچی فون نمبر ۷۷۱۴ ۷۷۱۳
- ۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی فون نمبر ۷۷۲۵۱۵۰
- ۳۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
- ۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی
- ۵۔ شبیر ادرس، اردو بازار لاہور



انتساب

علمائے

اسلام کے

میں

احمد رضا خان صاحب
مدرسہ اہل سنت
دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سخنائے گفتمی

ستمبر ۱۹۷۹ء میں راقم بریلی (بھارت) حاضر ہوا، وہاں مرشدی حضرت مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں قدس اللہ سرہ کی صحبت سے مستفیض ہوا اور آپ کے نواسے حضرت مولانا خالد علی خاں صاحب زید لطفہ کی عنایت سے اعلیٰ حضرت کے ۱۰ سے زیادہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل اپنے ساتھ پاکستان لایا، ان رسائل میں انگریزی مصنف کے رسالہ لوگارتھم پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ، اعلیٰ حضرت کے عرس (مفسر سنہ ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء) کے موقع پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) نے شائع کیا جس کو علی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا، اسی سال احباب کے تعاون سے ادارہ معارف رضا کا قیام عمل میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت کے معارف علمیہ پر معارف رضا کے نام سے ایک مجلہ شائع کیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور بیرونی ممالک میں بھی قدر کی گئی۔ جن حضرات نے راقم سے بھرپور تعاون کیا ان میں یہ قابل ذکر ہیں۔ حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں صاحب الشیخ السجامعہ، جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ، سندھ، استاذی مولانا شمس بریلوی، مولانا قاری محمد مصلح الدین صاحب رحمہ، مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب، سید وجاہت بھٹل صاحب اور مولانا شاہ ترازب الحق صاحب دامت عنایتہم۔ راقم ان حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ ان محبین کو اجر عظیم عطا فرمائے، آمین۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر میں ایسی علمی شخصیت کا تذکرہ نہ کروں جن کے بارے میں میں برملا کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی ہر گزیر شخصیت کو علمی حلقوں میں متعارف

کرانے میں جتنی خدمات ان کی ہیں وہ نہ ضبطِ تحریر ہو سکتی ہیں اور نہ ہی ان کو کسی پہچانے سے تولا جاسکتا ہے۔ میرا اشارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد کی طرف ہے، ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت کی بہشت پہلو شخصیت کے بہت سے گوشوں کو نہ صرف اہل علم کے سامنے بحسن و خوبی پیش کیا بلکہ جدید ذہن کو مد نظر رکھتے ہوئے علمی اور تحقیقی انداز میں وہ کچھ ذرا ہم کر دیا ہے جس سے ایک طرف نوجوان نسل کو امام احمد رضا کی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور دوسری طرف حال و مستقبل کے ریسرچ اسکالرز (تحقیقین) یقیناً اس سے استفادہ کریں گے۔ وہ اب تک امام احمد رضا پر ۲۰ سے زیادہ مقالات اور کتب و رسائل قلمبند کر چکے ہیں۔

علمی اور تحقیقی کام ہر ایک کے بس کی بات نہیں، یہ کام وہی کر سکتا ہے جس کا ذہن حقیقت کا کھوج لگانے کے لئے ہمہ وقت مصروف ہو، جو حقیقت پسند ہو، جو کسی تحریر کو منظر عام پر لانے سے پہلے تمام ضروری و مقبر شواہد و دلائل جمع کرنا اپنا اولین فرض سمجھے، جو روایات سے ہٹ کر دلائل پر زیادہ اعتبار کرتا ہو، جو حقیقت کو عقیدت پر بچھاؤ نہ کرتا ہو، بھگوانڈاکٹر صاحب کسی بھی موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے تمام مذکورہ اصول و قواعد کی پابندی کرنا لازمی خیال کرتے ہیں جس کے بغیر نہ کوئی تحریر دل نشیں ہو سکتی ہے اور نہ معیاری۔ تحقیقی اور علمی میدان کے یہی لازوال اصول ان کی تحریر کی جان ہیں۔

پروفیسر صاحب کی پُر خلوص اور علم سے بریز باتیں، ان کا ہمدردانہ رویہ اور دل نشین اندازِ سخن طبع، ان کی حقیقت افزہ علمی و تحقیقی تحریریں اور اندازِ بیاں، ان کی پُرکشش شخصیت، ان کی تواضع و انکساری، علمیت اور ماہرانہ دلائل ان کی فطری خوش طبعی، اخلاص و دیانت، حق گوئی اور انصاف پر مبنی گفتگو نے راقم کو بے حد متاثر کیا ہے، میرے دل میں ان کی قدر اس وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے عقیدت سے ہٹ کر حقیقت کو اپنا شعار زندگی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ پروفیسر صاحب کی علمی خدمات کے صلے میں ان کو رحمتوں سے مالا مال کرے، آمین۔ حضرت مولانا خالد علی خاں کی عنایت و کرم کا اوپر ذکر کر چکا ہوں، سال ۱۹۸۱ء میں موصوف نے

جناب شفیع جانی، جناب حاجی عبدالغفار صاحب، جناب عبدالحمید صاحب
 جناب عبداللطیف قادری صاحب، جناب انور بھائی صاحب، جناب مولانا
 محمد جمیل! حمد نغیبی صاحب۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہے
 اور میں بارگاہِ رب العزت میں ان حضرات کے لیے دعا گو ہوں۔ اے اللہ!
 ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے نواز، اپنی پناہ میں رکھ، ان پر اپنا فضل و کرم
 فرما، ان کے رزق میں، مال میں، دولت و صحت میں، علم و فکر میں، اولاد
 میں برکت و ترقی عطا فرما۔ راقم الحروف اپنے دوسرے کرم فرماؤں کے لیے
 بھی دستِ بدعا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی عنوان سے میری ہمت افزائی
 فرمائی اور اس نیک کام میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اے اللہ! ان
 سب کو اپنے حبیبِ حبیب سرورِ کائنات، بحین النایت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے طفیل دوسیلے سے کامیابیاں عطا فرما، ان کے حوصلوں میں
 مزید استقامت و نچنگی عطا فرما۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم وآلہ و اصحابہ اجمعین۔

احقر سید ریاست علی قادری ضوی

ڈائریکٹر

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا

کراچی (پاکستان)

۱۳ شوال المکرم ۱۴۰۷ھ

۱۴ اگست ۱۹۸۶ء



حرفِ آواز

عالم اسلام میں امام احمد رضا کی جس طرح پذیرائی ہوئی اس کا کچھ اندازہ فتاویٰ احرار، حاکم احرار، الدولۃ المکیہ اور الاجازات المتینہ وغیرہ کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔

الصوارم السنن، مقالات یوم رضا، فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، المیزان النوار رضا، امام احمد رضا اور باب علم و دانش کی نظر میں، مجدد الائمہ، جہان رضا، خیابان رضا وغیرہ کتب بھی عالم اسلام میں امام احمد رضا کی عظمت و رفعت کو مزید اجاگر کرتی ہیں۔

اس خصوص میں امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ نہایت ممتاز ہے، اس پر بکثرت علمائے اسلام نے تقاریر لکھی ہیں جن میں بہت سی شائع ہو گئیں اور کچھ غیر مطبوعہ بریلی میں محفوظ رہیں، حسن اتفاق کہ غیر مطبوعہ اصل تقاریر کا یہ علمی ذخیرہ پاکستان میں دستیاب ہو گیا۔ راقم نے سال ۱۹۸۱ء کے اوائل میں ان تقاریر کی تدوین کا کام شروع کیا اور اب بحمد اللہ تعالیٰ یہ تقاریر نیز امام احمد رضا کی دوسری تصانیف کی بے شمار زیادہ نادر و نایاب فلمیں شائع کی جا رہی ہیں، ساتھ ہی امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر ایک مقالہ بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

ایک بات قابلِ توجہ ہے، علمائے اسلام نے تقاریر کا اس انداز سے لکھی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا سے ان حضرات کے برسوں سے مراسم تھے حالانکہ امام احمد رضا خاں کا حرمین شریفین میں قیام مجموعی طور پر چند ماہ رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات نے امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت سے متاثر ہو کر اپنے اپنے

تاثرات قلب بند کئے اور ایک ہندی عالم کے بارے میں اس طرح دل کھول کر اظہار
 خیال کیا جیسے وہ ان کے ساتھ برسوں رہا ہو۔ بلاشبہ حرمین شریفین میں کسی کا
 اس طرح مرکز نگاہ بن جانا بجائے خود فضیل عظیم ہے، یہاں تو بڑے بڑے علماء و اولیاء
 غلامانہ پھرتے ہیں۔

تقاریظ کے فائل میں تقریباً ۶۴ تقاریظ ہیں جو سعودی عرب، شام
 اور مصر و عراق کے علماء نے لکھی ہیں، ان میں بعض تقاریظ اصل ہیں اور بعض نقول،
 راقم نے ۳۸ مقررین کی خود نوشت تقاریظ کا انتخاب کیا ہے، نقول کو نظر انداز کر دیا گیا
 ہے۔ قارئین کرام کی سہولت کے لئے عربی تقاریظ کا اردو میں خلاصہ
 قلب بند کر دیا گیا ہے۔ یہ کام راقم کے کرمفرما فضل حبیب مولانا عبدالرحمن تنزی (خطیب
 جامع مسجد ہاشم آباد، ٹکٹھ، سندھ) نے مکمل فرمایا، اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر
 عطا فرمائے اور دارین میں سرفراز فرمائے، آمین۔

محترم سید ریاست علی قادری نواب انجلی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا ہم کو ممنون
 ہونا چاہیے کہ موصوف کی عنایت سے ہم کو یہ تقاریظ ملیں۔ انہوں نے
 پاکستان میں پہلی تحقیق کے لئے اتنا مواد فراہم کر دیا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا اور
 جس کا سنبھالنا مشکل ہو گیا، وہ سالہ ۱۹۸۰ء میں بریلی گئے اور وہاں سے نبی اکرام احمد رضا
 مولانا خالد علی خاں (مستتم دارالعلوم مظہر اسلام، بریلی) کی عنایت سے امام احمد رضا
 کے چالیس قلمی حواشی لائے جن میں اجیز پرائر کے رسالہ لوگارتھم (مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)
 کے اردو ترجمے پر امام احمد رضا کا فارسی حاشیہ جو تشریحی و تنقیدی و تحقیقی نوٹس پر
 مشتمل ہے، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا ہے جس کے بانی
 سید صاحب موصوف ہی ہیں (حاشیہ سالہ لوگارتھم کے صرف ایک صفحہ پر علامہ اقبال
 ادین یونیورسٹی، اسلام آباد کے پروفیسر ابرار حسین صاحب نے مستقل مقالہ قلب بند کیلئے
 جو معارف رضا (مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء) میں شائع ہوا ہے)۔ متذکرہ بالا چالیس
 قلمی حواشی کے علاوہ سالہ ۱۹۸۱ء میں مولانا خالد علی خاں نے مختلف علوم و فنون پر امام احمد رضا

کی بہت سی قلمی اور مطبوعہ تصانیف ارسال کیں جن کی تعداد دو سو سے متجاوز ہے، یہ سارا ذخیرہ سید یاسر علی قادری کے پاس ہے۔ موصوف کی عنایت سے راقم کو بھی اس علمی ذخیرے کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس ذخیرے میں ایک فائل نظر سے گذر جس میں امام احمد رضا کے عربی رسالہ الدولۃ المکیہ پر علمائے اسلام کی اصل تقاریر محفوظ تھیں، انہی تقاریر میں سے بعض تقاریر کے عکس آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

شاہ تعالیٰ عقیدت مند این امام احمد رضا کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے تاکہ وہ کتب و رسائل جلد از جلد منظر عام پر لاسکیں جن کا اہل علم و فکر کو غریب سے انتظار ہے۔ مولائے کریم ہم سب کو مسلک اہل سنت و جماعت کی خدمت کی لگن عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین، رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

احقر محمد سعید احمد عفی عنہ
پنپل
گورنمنٹ ڈگری کالج، بٹھوڑہ (سندھ)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

افتتاحیہ

عالم اسلام میں امام احمد رضا کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب وہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا محمد تقی علی خاں کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے، اس موقع پر مفتی شافعیہ حسین بن صالح جبل الیل مکی نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے امام احمد رضا کی پیشانی دیکھ کر بے ساختہ فرمایا :-

انی لاحد نور اللہ من ہذا الجبین

”میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں“

اس کے ساتھ اور واقعات بھی پیش آئے جن کی تفصیل آگے آتی ہے۔ عالم اسلام میں اس محل تعارف کے تقریباً ۲۲ سال بعد ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں قدرے تفصیلی تعارف اس وقت ہوا جب ردِ ندوہ میں امام احمد رضا کا فتوے تصدیق و توثیق کے لئے علماء اسلام کے سامنے پیش ہوا اور انہوں نے اپنی تصدیقات عنایت فرمائیں، پھر چھ برس بعد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں پچھلے تعارفوں کی تکمیل ہوئی، جب امام احمد رضا دوسری بار حج بیت اللہ کے لئے حرمین طیبین حاضر ہوئے اور وہاں علماء نے آپ سے فتوے لئے اور سندیں حاصل کیں اور آپ کی عربی تصانیف، مستند المعتمد اور الدولۃ المکیہ پر تقاریر لکھیں اور تصدیقات ثبت کیں، ایک نہیں بلکہ ۸۰، ۷۰ علماء اسلام نے اپنے تاثرات بڑی فراخ دلی کے ساتھ تحریر فرمائے تفصیلات آگے آتی ہیں۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت جس کا تعارف ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء

میں ہوا تھا، ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۶ء تک ۳۰ سال کے اندر اندر دور و نزدیک اس کا چرچا ہونے لگا، علماء اسلام نے امام احمد رضا سے جس وابستگی اور شفقتی کاشتوت دیا، وہ باعث حیرت ہے۔ چنناثرات ملاحظہ ہوں :-

حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن خلیل مکی جو مکہ معظمہ کے ایک جید عالم تھے، ایک مکتوب میں امام احمد رضا کو لکھتے ہیں :-

لکن الفقیر اعد نفسی ثالث اولادکم ۛ

”لیکن فقیر آپ کی اولاد میں خود کو تیسرا بیٹا شمار کرتا ہے“

یہی بزرگ امام احمد رضا کی تصنیف الدولة المکیہ پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

شیخنا العلامة المسجد ۛ

اور امام احمد رضا کی دوسری تصنیف المستند المعتمد پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں :-

بل اقول لوقیل فی حقہ انہ مجد دہذا

القرن لکن حقاً وصدقاً ۛ

شیخ موسیٰ علی شامی الازہری احمدی درویری الدولة المکیہ پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں :-

امام الائمة المسجد لهذه الامة ۛ

اور حسین بن علامہ سید عبدالقادر طرابلسی الدولة المکیہ ہی پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں :-

ۛ مکتوب محررہ ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء

ۛ امام احمد رضا خاں : الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ ، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۵ء ، ص ۶

ۛ امام احمد رضا خاں : حسام الحرمین ، مطبوعہ ہجرت ۱۹۷۵ء ، ص ۵۱

ۛ امام احمد رضا خاں : الدولة المکیہ ، ص ۶۲۲

بعد نمازِ عشر صاحب ترجمہ در مسجد خیف تنہا توقف نمود، در آں جا
بشارتِ مغفرت یافتہ لہ

ترجمہ) ”۲۹۹ھ میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین حاضر ہوئے
اور وہاں کے اکابر علماء مفتی شافعیہ سید احمد دحلان، مفتی حنفیہ عبدالحمل
سراج سے حدیث و فقہ و اصول و تفسیر و دوسرے علوم میں سند لی۔
ایک روز نمازِ مغرب مقام ابراہیم علیہ السلام پر ادا کی، نماز
کے بعد امام شافعیہ حسین بن صالح حمل اللیل نے سابقہ تعارف کے بغیر
مولانا احمد رضا خاں کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں یہ تک
آپ کی پیشانی تھامے رہے اور فرمایا :-

”میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں“

اس کے بعد امام شافعیہ نے آپ کو صحاح ستہ میں اور سلسلہ قادریہ
میں اپنے دستخطِ خاص سے اجازتِ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا
نام شبیر الدین احمد رکھا، سند مذکورہ میں امام بخاری علیہ الرحمۃ تک
کیا رہ واسطے ہیں۔

مکہ معظمہ میں شیخ حمل اللیل موصوف کے ایما پر مذہب
شافعیہ میں مناسک حج پر ان کے رسالے جوہرۃ مصنیہ کی دو روز میں
شرح لکھی اور اس کا نام النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المصنیہ رکھا
جب یہ شرح شیخ موصوف کے پاس لے گئے تو شیخ نے تحین و
آفرین کی۔

مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب نے
آپ کی دعوت کی، اسی روز نمازِ عشر کے بعد مسجد خیف میں تہنایام کیا

اور یہاں آپ کو مغفرت کی بشارت ملی :-

خود امام احمد رضا نے یہ حالات اپنی تصنیف البیۃ الوضیۃ فی شرح الحجۃ المبرکۃ لخصہ میں اس طرح لکھے ہیں :-

” ۱۲۹۵ھ میں فقیر سرایا تقصیر عبدالمصطفیٰ احمد رضا حنفی قادری

برکاتی بریلوی غفر اللہ لہ ----- ہمارے کاب -----

حضرت مولانا مولوی محمد نفی علی خاں صاحب قادری برکاتی مدظلہم العالی

خلف ----- حضرت مولانا مولوی

محمد رضا علی خاں صاحب قادری قدس سرہ لعلی نعمت حاضری بلکہ معظمہ

مکہ مکرمہ ----- ہاتھ آئی حسن اتفاق کہ ایک روز جناب

مولانا سیدی حسین بن صالح جبل اللیل علوی فاطمی قادری مکی امام و خطیب

شافعی سے مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قریب کہ فقیر رکعت

طواف اور وہ جناب امامت نماز مغرب سے فارغ ہوئے تھے

ملازمت حاصل ہوئی۔ سبحان اللہ! عجیب بزرگ خوش اوقات و

برکات ہیں۔ اکثر عرب، جاوہ و داغستان وغیرہ بلاد نزدیک دور

کے ہزاروں آدمی ان کے بلکہ ان کے مریدوں کے مرید اور مشرف

بیعت، سلسلہ تلمذ سے مستفید ہیں۔

اول نیاز میں حد سے زیادہ لطف فرمایا، فقیر کا ہاتھ دست

مبارک میں لئے دولت خانہ تک کہ نزدیک باب صفا واقع ہے،

لے گئے اور ناقیم مکہ معظمہ حاضری کا تقاضا فرمایا، فقیر حسب وعدہ

حاضر ہوا، مسائل حج میں ایک اور حوزہ اپنا مسعی باحجۃ المبرکۃ تقصیر فقیر کو سنایا

پھر فرمایا، اکثر اہل ہند اس سے مستفید نہیں ہو سکتے، ایک تو زبان عربی،

دوسرے مذاہب شافعی اور ہندی اکثر حنفی، میں چاہتا ہوں کہ تو اسکی

ب زبان اردو تشریح اور اس میں مذاہب حنفیہ کی توضیح کر دے، فقیر نے

باعث اجر جزیل و ثواب جمیل سمجھ کر قبول کیا، اگرچہ وہاں نہ فرصت تھی اور نہ کتابیں پکس۔

روزِ اول و دہیت کے متعلق صرف تفصیل مسائل میں تین ورق طویل سے زائد لکھے گئے، جب بطور انموذج حاضر کئے، جناب مولانا نے فرمایا میرا مقصد تطویل اور اس قدر تفصیل نہیں کہ عوام اس سے کم منتفع و متمتع ہوتے ہیں، صرف ہمارے کلام کا ترجمہ و خلاصہ مطلب اور جہاں حنفیہ کا اختلاف ہو ان کا بیان مذہب ہو جائے۔ فقیر نے اقتالِ امر لازم اور یہی امر فرصت حاصلہ کے ملائم دیکھ کر بتاریخ ہفتم ذی الحجہ (۱۲۹۹ھ) روزِ جاں افروز دوشنبہ یہ مختصر جملے لکھ دئے اور النيرة الوضیة فی شرح الجوهرة المصیة سے طبع کئے۔

۱۔ احمد رضا: النيرة الوضیة فی شرح الجوهرة المصیة، مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم دیوبند، ص ۲-۳ (نوٹ) الجوهرة المصیة، عربی میں منظوم سالہ ہے اور النيرة الوضیة اس کی اردو شرح اور الطرة الرضیة النيرة الوضیة کے حواشی ہیں، اس کے محشی بھی امام احمد رضا ہیں، یہ تینوں یک جا، مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں ۱۳۱۳ ہجری الآخرہ ۱۳۱۳ھ کو طبع ہوئے۔ راقم کو یہ مطبوعہ نسخہ محترم ریاست علی قادری کی عنایت سے ملا، اس کی تفصیل یہ ہے:-

صفحہ ۱ سے ۲۴ تک الجوهرة المصیة مع شرح النيرة الوضیة، پھر زیارت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق امام احمد رضا نے اپنے رسالے ابارقة الشارقة علی مارقة المشارقة کا خلاصہ شامل کیا ہے، یہ صفحہ ۲۴ سے ۳۲ تک پھیلا ہوا ہے پھر امام احمد رضا کے حاشی الطرة الرضیة صفحہ ۳۳ سے ۴۴ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

امام احمد رضا نے حواشی باندازِ جدید آخر میں جمع کئے ہیں جس طرح آجکل تحقیقی مقالات میں درج کئے جاتے ہیں امام احمد رضا کی طبع ایجاد پسند نے وہ طرز ایجاد کیا جو آجکل رائج ہے۔

ان کی کچھ شائے و دبیرہ کے عجائبات بہت اونچی ہیں سارے محققین نے ہنوز کا حد تو جہ نہیں کی۔

الفرغ من حرمین شریفین میں امام احمد رضا کا جواب بذاتی شاندار لغارف ہوا اس نے مستقبل کے لئے راہ ہموار کر دی اور پھر علماء عرب امام احمد رضا کی نگارشات سے برابر مستفید ہوتے رہے اور اپنے اپنے تأثرات قلبیہ کرتے رہے، اس سلسلے میں امام احمد رضا کی مندرجہ ذیل تصانیف خاص طور پر قابل توجہ ہیں:-

- ۱۔ فتاویٰ الحرمین رجعت، ندوة الحین (۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء)
- ۲۔ المستند المعتمد فی بناء رخصة الابد (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)
- ۳۔ الدولة المکیة بالمادة الغیبیة (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۴۔ الاجازة الرضویة بسجل مکتة البهیة (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)
- ۵۔ الاجازات المتینة لعلماء رکتة والمدینة (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۶۔ کفل الفقہ الفہم فی احکام قرطاس الدہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)
- ۷۔ القیوض المکیة لمحبة الدولة المکیة (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

ان میں بعض تصانیف کے بارے میں مجلایاں عرض کیا جاتا ہے تاکہ عالم اسلام سے امام احمد رضا کے تعلق پر روشنی پڑ سکے اور عالم اسلام کی طرف سے ان کے افکار کی پذیرائی کے متعلق حقائق معلوم ہو سکیں۔

- ۱۔ فتاویٰ الحرمین، ندوة العلماء (بھارت) کے بارے میں امام احمد رضا کے ۲۸ سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ یہ جوابات بقول امام احمد رضا ۲۰ گھنٹے میں قلبیہ کئے گئے، یعنی ۱۶ سوال ۳۱۵ کو بعد نماز صبح سے لے کر ۳۱۵ سوال ۳۱۵ طلوع فجر سے پہلے پہلے سودہ اور مبصیہ مکمل کر لیا گیا۔ امام احمد رضا اپنے عربی اشعار میں اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:-

فما هو الا شغل عشرين ساعة
وعنها الى السجدة والكل يسفر

فما كان ذا الا بتوفيق ربنا
له الحمد حمد ادا ما يتابد له

یہ استفادہ و فتویٰ تقریباً ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جب یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو مکہ معظمہ کے ۱۶ اور مدینہ منورہ کے ۷ علماء اعلام نے اسکی تصدیق و توثیق فرمائی۔ حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن خلیل مکی کی تصدیق ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سوالات پر بحث اور جوابات کی تصدیق کے علاوہ امام احمد رضا کو ان کے علم و فضل کی بنا پر خراج عقیدت پیش کیا ہے اور بلند القاب و آداب سے نوازا ہے۔

۲۔ شاہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء) کی عربی تصنیف العقائد المنتقدہ (۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء) پر امام احمد رضا نے المعتمد المستند کے نام سے عربی میں تعلیقات حواشی کا اضافہ کیا ہے۔ ————— ۳۲۲ھ / ۱۹۰۶ء میں یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ۳۷ علماء نے اپنی اپنی تقاریر اور تصدیقات ثبت کیں۔ ان تعلیقات میں امام احمد رضا نے اپنے بعض معاصرین کی قابل اعتراض نگارشات کا تعاقب کیا ہے اور اپنا مطلع نظر پیش کیا ہے۔ اسی پس منظر میں ۳۲۲ھ / ۱۹۰۶ء کو امام احمد رضا نے ایک کتاب تنبیہ ایمان بآیات قرآن تصنیف فرمائی جس میں قرآنی آیات و احادیث نبویہ کی روشنی میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دکھائی ہے۔

۳۔ الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے جو قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں ۳۲۲ھ کو پیش کئے گئے تھے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں،

۱۔ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری : رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۷ء ، ص ۴۰
۲۔ فتاویٰ الحرمین ، رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۷ء میں شامل ہے ، عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے ، تفصیلات کے لئے اس طرف رجوع کریں۔

۳۔ یہ متن اور حواشی لاہور اور استانبول سے شائع ہو گئے ہیں۔ مستور
۴۔ تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں حرمین ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۵ء۔ مستور

پہلے حصے میں مسئلہ علم غیب پر فاضلانہ بحث کی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہوئے بڑے معقول اور دل نشیں انداز سے اپنا موقف بیان کیا، دوسرے حصے میں دیگر چار سوالات ہیں۔

جب یہ کتاب علمائے عرب کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے بڑی پذیرائی کی اور تقریباً ۷۷ علماء نے اس پر اپنی تصدیقات لکھیں۔۔۔۔۔ پیش نظر کتاب انہیں تقاریر کی تقریب رونمائی سمجھتے۔۔۔۔۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس کتاب میں مندرجہ مسئلہ غیب سے متعلق امام احمد رضا کا خلاصہ پیش کر دیا جائے کیونکہ یہی مسئلہ وجہ نزاع و اختلاف ہے لیکن اگر حقیقت سمجھ لیا جائے تو کم از کم ایک معقول انسان اختلاف نہیں کر سکتا۔ امام احمد رضا کے افکار کا خلاصہ یہ ہے :-

۱۔ علم ذاتی محیط اللہ کے لئے ہے، علم عطائی غیر محیط مخلوق کے لئے۔

۲۔ علم مخلوقات متناہی، علم الہی غیر متناہی۔۔۔۔۔ دونوں میں نسبت ناممکن، کجا مساوات کا دعویٰ۔

۳۔ علم ذاتی واجب للذات اور علم عطائی ممکن۔

۱۔ سب سے پہلے افتائے حریم کا تازہ عجلہ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء، بریلی اسکے عنوان سے الدولۃ المکیہ کا خلاصہ شائع ہوا اور اس میں ۲۰ تقاریر کا خلاصہ شامل کیا گیا۔۔۔۔۔ بعض محافین نے الدولۃ المکیہ کی عدم اشاعت کی وجہ سے عوام و خواص میں اس کے منہجات کے متعلق غلط فہمیاں پھیلادی تھیں اس لئے ضروری ہوا کہ فوری طور پر اس کا خلاصہ مع تقاریر پیش کر دیا جائے چنانچہ مندرجہ بالا عنوان ۱۹ شعبان ۱۳۲۸ھ کو یہ خلاصہ مدرسہ اہل سنت و جماعت منظر اسلام (بریلی) کے اجلاس میں تقیم کیا گیا، الدولۃ المکیہ کا اصل متن اور تقاریر بعد میں بریلی سے شائع ہوئے چنانچہ ۱۳۴۷ھ / ۱۹۵۵ء میں پہلی بار کراچی (پاکستان) سے الدولۃ المکیہ کا جو متن شائع ہوا ہے اس میں علماء عرب کی ۶۰ تقاریر اور امام احمد رضا کے حواشی شامل ہیں پھر ۱۹۷۶ء میں کراچی ہی سے دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، اس میں تقاریر نہیں، صرف متن اور حواشی ہیں۔

۴۔ وہ ازلی، یہ حادثہ ————— وہ غیر مخلوق، یہ مخلوق ————— وہ زیرِ قدرت
 نہیں، یہ زیرِ قدرت الہی ————— وہ واجب البقاء، یہ جائز الفناء —————
 اس کا تغیر محال، اس کا ممکن۔

۵۔ علم کل اللہ کو سزاوار ہے اور علم بعض رسول اللہ کو ————— مگر بعض بعض میں
 فرق ہے ————— پانی کی بوند بھی بعض اسے اور سمندر کے مقابلے میں
 دریا، بھی بعض ہے ————— تو بعض بعض میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔
 ۶۔ مخالفین کا بعض، بعض دتوہین کا ہے اور ہمارا بعض عزت و تمکین کا جسکی
 قدر خدا ہی جانے اور جن کو عطا ہوا۔

۷۔ جس طرح علم ذاتی پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح علم عطائی پر ایمان لانا
 ضروری ہے کہ قرآن کریم نے دونوں علوم کی خبر دی ہے ————— پورے
 قرآن پر ایمان لانے والا دونوں علوم میں سے کسی علم کا منکر نہیں ہو سکتا
 جو منکر ہے وہ پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے قرآن پر ایمان
 نہیں لایا اس کا حکم معلوم۔

۸۔ کسی عالم کے علم کی اس لئے کفنی کرنا کہ وہ استادوں کے پڑھائے سے
 پڑھا ہے، کسی صاحب عقل سے متوقع نہیں ————— صاحب عقل اس کے
 علم کا اعتراف کرے گا اور کبھی یہ کہہ کر اس کے علم کو ملکا نہ کرے گا کہ اس کے
 علم میں کیا خوبی ہے، یہ تو پڑھائے سے پڑھا ہے اور سب اسی طرح
 پڑھتے ہیں۔

الغرض امام احمد رضا خاں، حنور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو
 متناہی غیر محیط، خالق، زیرِ قدرت الہی اور حادثہ مانتے ہیں مگر اسی کے ساتھ
 آپ کی وسعتِ علم کو وہی نسبت دیتے ہیں جو ایک سمندر کو پانی کی بوند سے
 ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کہیں کم۔

الدولۃ المکیہ ۱۳۲۷ھ میں مکہ معظمہ میں تصنیف فرمائی، ہندوستان

والپی کے بعد ۳۲۵ھ میں اس پر حواشی تحریر فرمائے جس کا تاجی عنوان یہ ہے :-
الفیوض الملکیہ لمحبالب و لہ الملکیہ ۱۳۲۵ھ

۵۴۳ الاجازات الرضویہ لمجل بکۃ البیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) اور الاجازات المتینہ
لعماد بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) ان کلمات پر مشتمل ہیں جو امام احمد رضا نے
عماد اسلام کو عنایت فرمائیں، اس میں وہ خطوط بھی شامل ہیں جو عماد اسلام نے
امام احمد رضا کو لکھے ۱۳۲۵ھ

۶۔ کفل الفقہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) کی تفصیل یہ
ہے کہ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں امام مسجد الحرام مولانا عبداللہ میرداد اور ان کے
استاد مولانا حامد محمود جدادی نے نوٹ کے متعلق ایک استفاء امام احمد رضا کے سامنے
پیش کیا، امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ڈیڑھ دن سے کم مدت میں عربی میں
رسالہ کفل الفقہ الفاہم تحریر فرمایا۔ جب یہ رسالہ علمائے عربین کے سامنے پیش کیا گیا
تو انہوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی نقلیں لیں، مثلاً شیخ الائمہ احمد ابو النجیر میرداد
حنفی، قاضی مکہ شیخ صالح کمال حنفی، حافظ کتب الحرم سید اسماعیل بن خلیل حنفی، مفتی حنفیہ
شیخ عبداللہ صدیق وغیرہم۔ امام احمد رضا سے قبل آپ کے استاد الاساتذہ
مفتی اعظم مکہ معظمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے بھی نوٹ کے متعلق سوال کیا گیا
تھا کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں لیکن انہوں نے جواب سے اعراض فرمایا مگر
امام احمد رضا نے ثانی جواب دیا جس پر مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق پھر لکھ گئے۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت حریم شریفین اور عالم اسلام میں
جانی پہچانی تھی اور ان کے علم و فضل کا عوام و خواص میں چہ چا تھا جس کا اندازہ

۱۳۲۵ھ الفیوض الملکیہ کا ایک قلمی نسخہ سید یاسر علی قادری (کراچی) اور مولانا خالد علی خاں (ابریلی) کی عنایت سے
راقم کو ملا، اس کے بعض صفحات کا عکس اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مستود
۱۳۲۵ھ یہ دونوں مجبوسے، رسالہ رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۲۵ھ میں شائع ہو گئے ہیں۔ مستود

آگے چل کر امام احمد رضا کے حالاتِ زندگی اور ان تقاریف سے ہو گا جن کے عکس اس کتاب کے آخر میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

احقر محمد سعید احمد

۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ)
(پاکستان)

۲۷ اپریل ۱۹۸۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

ابتدائیہ

(اشاعت دوم ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ایک وہ زمانہ تھا جب سرزمین عرب میں ہلکے دنیائے اسلام میں اہل سنت و جماعت کی حکومت تھی اور امام احمد رضا خاں بریلوی کا شرہ در و نزدیک پھیلا ہوا تھا، یہود و نصاریٰ کے تعاون اور حمایت سے نئی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور کفر و شرک کے یہاں اہل سنت و جماعت کا قتل عام نہ ہوا تھا۔۔۔۔۔ تو اہل سنت و جماعت کے اقتدار کے زمانے میں حرمین شریفین اور دنیائے عرب کے علماء نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی علمی اور فکر خیز کتاب ”الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ“ (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) پر تقاریظ لکھیں پیش نظر کتاب کی تقریب اشاعت انہیں تقاریظ کی گویا تقریب رونمائی تھی جو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے بانی جناب سید ریاست علی قادری کی کوشش سے ۱۹۸۳ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی، عرب محققین نے ان تقاریظ سے روشنی حاصل کی چنانچہ جامعہ ازہر شریف، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (استاذ شعبہ زبان اردو و ترجمہ) نے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مستقل کتاب لکھی :- ”الامام احمد رضا والعالم العربی“ (مطبوعہ لاہور، کراچی ۱۹۹۸ء) اس طرح امام احمد رضا بریلوی کا نام ۸۰ برس کے بعد دنیائے عرب میں پھر جانا پہچانا جانے لگا۔ امام احمد رضا کے نام مندرجہ ذیل علماء کرام کے عربی خطوط ملتے ہیں :-

(۱) علامہ شیخ عبدالقادر کردی (۲) علامہ شیخ سید اسماعیل مکی (۳) علامہ شیخ مامون البری مدنی۔ (۱)

امام احمد رضا بریلوی کے بیٹ سے عرب خلفاء تھے۔ (۴) مکہ مکرمہ کے مندرجہ ذیل خلفاء پر ایک فاضل سید اے۔ ایچ۔ شاہ نے دقیق مقالات قلم بند کئے ہیں :-

(۱) علامہ شیخ احمد خفراوی ہاشمی (۲) شیخ عبداللہ بن الخیر میر داؤد

موصوف کے ساتھ ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد ابو الخیر میر دلول اور میر دلولو خاندان

۱۴ علماء کرام کے حالات بھی لکھے ہیں جو فل اسکیپ سائز کے ۸۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے امام احمد رضا اور مفتی مالکیہ شیخ حسین مکی الازہری کے خاندان پر بھی سیر حاصل لکھا ہے جو ۱۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کے عرب اساتذہ :

(۱) شیخ عبدالرحمن سراج حنفی۔ (۲) علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل شافعی۔ (۳) پر بھی فاضل موصوف نے مقالات لکھے ہیں۔۔۔۔۔ فاضل موصوف نے مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں (ابن امام احمد رضا خاں) کے خلیفہ سید محمد بن علوی مالکی بن عباس مالکی (مفتی شیخ محمد علی مغربی مترجمہ شیخ افتخار احمد قادری) پر بہت ہی مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شیخ محمد بن علوی مالکی (۶) نے اپنی کتاب ”الطالع السعيد المنتخب من السلاسل واسانيد“ (مطبوعہ سعودی عرب) میں امام احمد رضا یلوی کا ذکر کیا ہے (۷)۔۔۔۔۔ دنیائے عرب میں اب بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو گئی ہیں جن سے امام احمد رضا یلوی کے عرب اساتذہ، خلفاء اور کتب کے حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں مثلاً

(۱) محمد علی مغربی : اعلام الحجاز، جدہ ۱۹۸۵ء (۲) سید الس یعقوب کتبی ملنی : اعلام من ارض النبوة، جدہ ۱۹۹۳ء (۳) حسن عبدالحنی قزاز : اهل الحجاز بعقہم التاريخی، جدہ ۱۹۹۴ء (۴) عمر عبدالجبار : سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرآن الرابع عشر للهجرة، جدہ ۱۹۸۲ء (۵) ڈاکٹر بکرمی شیخ امین : الحركة الادبية فی المملكة العربية السعودية، بیروت ۱۹۸۵ء (۶) زہیر محمد جمیل کتبی مکی : رجال من مكة المكرمة، جدہ ۱۹۹۲ء وغیرہ

سب سے اہم کام ازہر یونیورسٹی، قاہرہ میں ہو رہا ہے، دو حضرات امام احمد رضا پر ایم۔ فل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ ہیں جن کے مقالہ کا عنوان ”الامام احمد رضا و اثره فی الفقه الحنفی“ دوسرے مولانا ممتاز احمد سدید ی ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا ”الشیخ احمد رضا خان البریلوی الہندی شاعر عربیاً“

جامعہ ازہر، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری سے اولرہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے رجوع کیا، ۱۹۹۸ء میں امام احمد رضا کا نفرنس، کراچی میں ان کو بلایا، انہوں نے ایک دقیق مقالہ پیش کیا، امام احمد رضا کی طرف ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا، انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ اور محققین کو حقائق سے باخبر کیا اور

ان سے امام احمد رضا پر لکھو لیا۔ اہل سنت و جماعت پر ڈاکٹر سید حازم کا عظیم احسان ہے۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکتا تھا انہوں نے دو تین سال میں کر ڈالا۔ انہوں نے خود بھی کام کیا سب سے پہلے انہوں نے امام احمد رضا کے عربی کلام کو جمع کر کے ”بساتین الغفران“ کے عنوان سے چھپو لیا (۸)۔۔۔۔۔ پھر ایک تحقیقی مقالہ ”الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خاں والعالم العربی“ (۹) قلم بند کیا جس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس کے بعد امام احمد رضا کے ۸۰-ویں عرس پر جامعہ ازہر، قاہرہ سے یادگاری مجلہ شائع کیا جس کا عنوان ہے

”الکتاب التذکاری۔۔۔۔۔ مولد الامام احمد رضا خاں (قاہرہ ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء)

اس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔ عربی مقالات ان حضرات کے ہیں :

(۱) فاضل جلیل ڈاکٹر حسین مجیب المصری (۱۰)، (۲) ڈاکٹر عبد المنعم خفاجی

(۳) ڈاکٹر قطب یوسف زید (۴) ڈاکٹر رزق مری ابو العباس (۵) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ

اردو نیکشن میں ان حضرات کے مقالات ہیں :

(۱) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (۲) پروفیسر نبیلہ اسحاق چودھری (۳) وجاہت رسول قادری

ڈاکٹر حازم صاحب نے یادگاری مجلہ کے مقدمہ میں امام احمد رضا پر آئندہ لکھے جانے

والے تقریباً ۲۰-مقالات کے عنوانات دیئے ہیں۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک اور اہم کام

کیا ہے۔ امام احمد رضا کے مشہور سلام کو منشور کیا پھر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس کو

منظوم کیا، یہ عربی سلام بعنوان ”المنظومة السلامية في مدح خير البرية“ (۱۱)

ڈاکٹر حازم صاحب ایک اور اہم کام کر رہے ہیں، وہ امام احمد رضا خاں بدیلوی کے

دیوان حدائق شمس کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری اس کو منظوم

کر رہے ہیں، تقریباً ۴۰۰-اشعار کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس

منظوم ترجمہ کا عنوان یہ تجویز کیا: ”صفوة المديح في آل البيت والصحابه والاولياء“

بقول ڈاکٹر حازم مصری ”وبدن ادنى شك عمل علمي كبير“ اور اس کا سرابھی ڈاکٹر حازم

صاحب کے سر ہے کیونکہ ڈاکٹر حسین مجیب المصری سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے والے

وہی ہیں جس کا موصوف نے المنظومة السلامية کی تقدیم اس طرح اعتراف کیا۔

”ولولا ما كان لي ان اعرف ما عرفت ولا اكتب ما كتبت“

(ترجمہ) اگر وہ نہ ہوتے میں وہ نہ جانا جو میں نے جانا اور وہ نہ لکھتا جو میں نے لکھا :

جامعہ ازہر، قاہرہ، کے ڈاکٹر نجیب جمال (استاذ اتر کلیۃ اللغات والترجمہ) نے امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا مختصر انتخاب بعنوان ”نظارہ روئے جانا کا“ مرتب کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی، لاہور نے شائع کر دیا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر، صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری اور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری نے ۱۹۹۹ء میں قاہرہ (مصر) کا دورہ کیا اور وہاں علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف کرایا (۱۲)

یہ ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ الحمد للہ جزیرۃ عرب میں امام احمد رضا کا اثر تھا، اب پھر عود کرتا جا رہا ہے، دلوں میں محبت پوشیدہ ہے، جہاں پہنچتا ہے وہاں بھی محبت کی مہک آرہی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں بنگلہ دیش سے کچھ علماء گئے، جب امام احمد رضا کی نسبت سے انہوں نے تعارف کرایا تو مفتی سعد اللہ کی پھڑک گئی سید محمد بن علوی مالکی نے خوب پذیرائی کی۔ (۱۳) ۱۹۹۳ء میں راقم مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں بعض حلقوں میں اس نسبت سے جو پذیرائی کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ امام احمد رضا کی شخصیت کی تاثیر نے تو عیسائی غیر مسلموں کو بھی گرویدہ بنالیا۔۔۔۔ ڈاکٹر احمد یوسف انڈریوز کے مقالے کو دیکھ کر اس تاثیر کا اندازہ ہوتا ہے، (۱۴) جو حضرات امام احمد رضا سے اختلافات رکھتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے امام احمد رضا کا مطالعہ کرنا چاہیے، مطالعہ ہی غیر محبوب کو محبوب بنادیتا ہے اور سچ کو جھوٹ سے الگ کر دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو علم و حکمت سے مشرف فرمائے اور علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین۔

حواشی و حوالہ جات

- (۱) محمد شہاب الدین رضوی : علمائے عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ممبئی، ۱۹۹۶ء
- (۲) محمد صادق قصوری نے اپنی کتاب تذکرۃ خلفائے اعلیٰ حضرت (کراچی ۱۹۹۲ء) میں امام احمد رضا کے عرب و افریقہ کے ۲۸ خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ (ص ۳۵-۱۹)
- (۳) معارف رضا، کراچی ۱۹۹۹ء ص ۲۰۳-۲۱۵
- (۴) معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۸ء، ص ۱۶۵-۱۸۹

(۵) ایضاً

(۶) آپ کے صاحبِ زلوے شیخِ علوی مالکی ۱۹۹۹ء میں کراچی تشریف لائے، دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی میں طلبہ کو درس حدیث دیا، مختصر تقریر فرمائی، امام احمد رضا ربیع الہدیٰ اور آپ کے صاحبِ زلوے مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں سے اپنی روحانی اور علمی نسبتوں کا ذکر کیا اور محترم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ علامہ مفتی محمد جان نعیمی کو سند حدیث عطا فرمائی، راقم بھی اس محفل میں موجود تھا بلکہ راقم نے تو ۱۹۹۳ء میں دولتِ کدے پر مدینہ منورہ میں زیارت کی، اپنے دستِ مبارک سے علوفہ کھلایا، کتابیں عنایت فرمائیں اور ازراہ شفقت و کرم مرقہ لباس پہنایا، مسعود

(۷) محمد بن علوی مالکی: الطالع السعد، ص ۹، ۱۰۲

(۸) ”بہائم الغفران“ رضا دارالاشاعت، لاہور اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے تعاون سے شائع ہوئی۔

(۹) الامام الاکبر المجتہد محمد رضا خاں والہ عالمِ عربی، رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۱۹۹۸ء میں شائع کی۔

(۱۰) ڈاکٹر حسین مجیب المصری، مصر کے جلیل القدر استاد اور فاضل ہیں، ۱۹۱۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ ازہر (قاہرہ)، جامعہ عین الشمس، (قاہرہ) جامعہ بغداد، جامعہ حلوان وغیرہ میں درس دیتے رہے۔ شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، یورپ، ترکی، ایران وغیرہ کی ۲۶- جامعات آپ کے علمی فیض سے مستفیض ہوئیں آپ نے گیارہ زبان میں پڑھلایا۔ تصانیف میں ۶۸ کتابیں ہیں اردو، عربی، فارسی، میں ۶- دونوں بھی ہیں۔ آپ مختلف ممالک سے اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آپ عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ مسعود

(۱۱) یہ سلام منظوم ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک فاضلانہ تقدیم ہے (۷-۷-۷) پھر سلام پر گفتگو ہے (۷۸-۱۰۵) اس کے بعد عربی منظوم سلام ہے (۱۰۷-۱۳۶) آخر میں سلام کا اردو فن ہے (۳۷-۱۵۰) پھر مراجع ہیں (۱۵۰-۱۵۳)

(۱۲) اس دورے کے تفصیلی حالات ماہنامہ ”معارفِ رضا“، کراچی شمارہ فروری ۲۰۰۰ء کے ادوار میں مطالعہ کئے جاسکتے ہیں جو صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ قاہرہ میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام کی مزید تفصیلات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادوری (آفس سیکریٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا) کی کتاب ”امام احمد رضا اور جامعہ الازہر“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء) میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔ مسعود

(۱۳) عبدالمصطفیٰ اعظمی: معمولات الادب اور معانی الامار، نکتہ ۱۳۸، ص ۲۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۶، ۲۰۷

(۱۴) ماہنامہ ”معارفِ رضا“ کراچی، شمارہ جنوری، فروری، ۲۰۰۰ء

حیات امام احمد رضا

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد

فیوض الرحمن علیہ السلام

امام احمد رضا بریلوی

(۱)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولداً بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا تقی علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۹۶ھ / ۱۸۸۰ء) اور جدِ امجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۶ء) اپنے عہد کے جلیل القدر علماء و عرفاء میں شمار کئے جاتے تھے^(۱)۔ امام احمد رضا بریلوی نے اپنے لغتہ دیوانِ حدائقِ بخشش (۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۴ء) میں ان دونوں حضرات کا اس طرح ذکر کیا ہے :

احمد ہندی رضا ابن تقی ابن رضا (۲)

امام احمد رضا کی ولادت باسعادت، اشوال المکرم ۱۲۴۲ھ مطابق ۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یو۔ پی، بھارت) میں ہوئی، محمد نام رکھا گیا مگر جدِ امجد علیہ الرحمہ نے احمد رضا نام تجویز کیا اور یہی مشہور ہوا، تاریخی نام المختار (۱۲۴۲ھ / ۱۸۵۶ء) ہے^(۳)۔ امام احمد رضا نے اپنی حیرت انگیز ذکاوت اور حق جل مجدہ کی عنایت کی بدولت ۱۳ سال ۱۰ ماہ اور ۵ دن میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی (۴)۔ امام احمد رضا

۱۔ جن علی : تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ھ، ص ۹۸، ۱۹۳، ۵۳۱

۲۔ احمد رضا خاں : حدائقِ بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۵۸

۳۔ جن علی : تذکرہ علمائے ہند، ص ۹۸

۴۔ احمد رضا خاں، الاجازات الرضویہ لمجل مکتا البیہ (۱۳۲۴ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۳۰۸ (مشہور رسائل رضویہ، مرتبہ محمد عبدالحمیم اختر شاہ بھانپوری، ج ۲)

الہامی فیض سے حاصل کیا۔ اللہ کی پناہ، میں نے یہ باتیں فخر اور خواہ مخواہ کی خود ستائی کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ منعم کریم کی عطا فرمودہ نعمت کا ذکر کیا ہے (۱)۔

امام احمد رضا نے جن علوم و فنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے ۲۶ وہ ہیں جو اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کئے اور ۲۸ وہ ہیں جو محض مطالعہ کے ذریعے حاصل کئے، اس طرح آپ نے کل ۵۴ علوم و فنون حاصل کئے، یہ امتیاز نہ صرف معاصرین میں بلکہ سابقین میں بھی امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ پھر یہی نہیں کہ آپ اس قدر علوم و فنون سے محض واقف تھے بلکہ ہر فن میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یا دیگر چھوٹی سی ہے (۲) اور مختلف کتابوں پر حاشیے بھی لکھے ہیں، چند حواشی کا امام احمد رضا نے اس طرح ذکر کیا ہے :-
 ”میں نے ان حبلہ علوم کی بڑی بڑی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں، حاشیہ نویسی کا سلسلہ زمانہ طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی، اگر وہ میری ملک میں ہے تو اس پر حواشی لکھ دئے (۳) اگر اعتراض ہو سکتا ہے تو اعتراض لکھ دیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی دور کریں

۱۔ الامازۃ الرضویہ لاجل بحث البیہ (۱۳۲۳ھ) مشورۃ رسائل رضویہ، ج ۲، مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم

شاہجہانپوری مطبوعہ ۱۳۹۶ھ، ص ۲۹۹ تا ۳۰۷ و ۳۱۳ تا ۳۱۵ (ملخصاً)

۲۔ امام احمد رضا کی تصانیف کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل مأخذ سے رجوع کریں :

(۱) انوار رضا، شرکت جنغلیہ لٹریچر، لاہور، ۱۳۹۷ھ، ص ۳۲۵ تا ۳۳۸۔

(۲) مختلف علوم و فنون پر تقریباً ۲۵۰ قلمی تصانیف و حواشی سید باست علی قادری صاحب کے پاس کراچی میں محفوظ ہیں۔ مستوفی

۳۔ یہاں امام احمد رضا کی شانِ تقویٰ نظر آتی ہے کہ کتاب آپ کی ملک ہوتی تو اس پر حواشی وغیرہ لکھتے اور مستعار ہوتی تو نہ لکھتے، فی زمانہ مستعار کتابوں پر لکھنے میں اہل علم بھی احتیاط نہیں کرتے۔ مستوفی

حنفی اصول فقہ کی کتاب مسلم الثبوت پر، صحیح بخاری کے نصف اول پر، صحیح مسلم اور جامع ترمذی پر شرح، رسالہ قطبیہ پر حاشیہ، امور عامہ اور شمس بازغہ پر اکثر حواشی اس وقت لکھے جب کہ طالب علمی کے زمانے میں اپنے سبق کے لئے مطالعہ کرتا تھا علاوہ ازیں تفسیر شرح جامع صغیر پر شرح چنبینی اور تصریح پر، اوقلیدس کے تین مقالوں اور الزیجد الاجد پر اور علامہ شاہی کی رد المحتار پر بھی حواشی لکھے ان سب میں پھلی یعنی رد المحتار کے حواشی سب سے زیادہ ہیں، مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں، اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کئے گئے ہیں۔ (۱)

امام احمد رضا کو علوم منقولہ کے علاوہ علوم معقولہ، خصوصاً ریاضیات میں جو ہارت حاصل تھی اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے جو ایک ریٹائرڈ جج سید اصغر علی شاہ صاحب نے نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں :-

”مولانا سید سلیمان اشرف صاحب صدر شعبہ دینیات اسلام یونیورسٹی علی گڑھ، بڑے جدید عالم تھے اور ہم سب طلبہ جناب مولانا صاحب کی بے حد عزت کرتے تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ قابلِ تحریر یہ ہے کہ جناب ڈاکٹر رضی الدین احمد صاحب (والس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا اور ڈاکٹر صاحب مدد رح نے جوہنی کے سفر کا قصد کیا تاکہ وہاں جا کر اس مسئلے کا حل تلاش کریں جب

لے احمد رضا خاں : الاجازۃ الرضویہ ، رسائل رضویہ ، ج ۲ ، ص ۳۰۹

نوٹ : رد المحتار کا یہ عربی حاشیہ جلالہمار کے نام سے حیدرآباد دکن (مجاہد) سے شائع ہو گیا ہے۔
 یہ کی تقریباً پانچ قلمی مجاہدات سید ریاست علی صاحب قادری ، (کراچی) کے پاس محفوظ ہیں۔ مستود

مولانا سید سلیمان اشرف کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ بجائے جرمن کے بریلی کا سفر اختیار کریں اور مولانا احمد رضا خاں مرحوم و مغفور سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں، پھر ڈاکٹر صاحب کو بہت حیرت ہوئی لیکن مولانا سلیمان اشرف صاحب نے ان کو مجبور کیا اور اپنے ساتھ بریلی لے گئے، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خاں صاحب سے کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ مسئلہ ریاضی بیان کیا اور اسی وقت پہلی ملاقات میں وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اب تو ڈاکٹر صاحب کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی، اس وقت تک مغربی تعلیم کا اثر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب پر بہت زیادہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مولوی صاحبان کو تو محض عربی کی ریافت ہوتی ہے اور دیگر معنائیں کے بارے میں ان کی معلومات بہت گھٹیا قسم کی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے داڑھی رکھائی اور پابندی سے نماز پڑھنے لگے۔

خود ڈاکٹر صاحب کی ریاضی کی ریافت مسلمہ تھی، ایک تہہ ان کی پروڈانس چانسلری کے زمانے میں ریاضی کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک ورلڈ پرابلم کے بارے میں جناب ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا، ڈاکٹر صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ورلڈ پرابلم (WORLD PROBLEM) ہے اور ابھی تک اس کا حل دریافت نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے کمال یہ کیا کہ بلا کسی خاص تیاری کے اپنے دفتر کی میز پر بیٹھے بیٹھے اور بلا کسی کتاب سے رائے، اس پرابلم کو منٹوں میں حل کر دیا اور یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے انجام دیا لیکن ہمارے مولانا احمد رضا خاں صاحب علم الہی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے بھی بازی لے گئے، بجز اس کے

کیا کہا جائے کہ ان کی قوتِ ایمانیہ نے ان کا ساتھ دیا“ لے

(ج)

امام احمد رضا متقدمین اہل سنت و جماعت کے مسلک پر قائم تھے اور اس استقامت کے ساتھ کہ زمانہ کا کوئی انقلاب ان کو متاثر نہ کر سکا حالانکہ ان کے معاصرین میں اکثر زمانے کی رو میں بہہ گئے اور تاریخی عمل کی زد میں آ گئے مگر امام احمد رضا نے اپنی بے پناہ ہمت و استقامت اور حق تعالیٰ کی رحمت و عنایت سے تاریخ کے دھارے کو موڑ دیا، زمانہ سے ٹکری، اسلام کی خاطر اپنی جان و مال اور ناموس و شہرت کو داؤ پر لگا دیا اور بالآخر وہی کچھ ہوا جو ان کے مولیٰ نے چاہا، بیشک عظیم کامرکب نہیں، ماکب ہے قلندر

(۵)

اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ اپنی مثال آپ تھے، ہر عمل میں رضائے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیش نظر رہتی تھی۔ راقم الحروف کو ایک نادروناپاب فکر دیکھنے کا اتفاق ہوا جو نہ معلوم کس حکمت سے لوگوں نے لیا ہوگا۔ اس فکر میں امام احمد رضا کے ساتھ ایک اور محدث وقت تشریف لے گئے ہیں مگر قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ امام احمد رضا کے عہدے کے بل سنت نبوی کے مطابق دائیں سے بائیں ہیں جب کہ دوسرے بزرگ کے عہدے کے بل بائیں سے دائیں ہیں۔

عامر وہ سنتِ عظیم ہے جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ سنت مٹ جائے گی، اسلام کی ساکھ ختم ہو جائے گی، سو آج ہم اپنی

سید صفی شاہ: ”مسلم نیو یارک کی گولڈن جوبلی (۱۹۲۵ء) اور اس کے عہد کے کچھ رہنما“ مشہور شاہی (کرچی) شاہ اہل بل تاسعہ ۱۹۷۵ء، ص ۱۷۷۔

نوٹ ۱۔ یہ حوالہ پروفیسر ڈاکٹر ابوالعلیٰ مہر کی عنایت سے ملا، راقم ان کامنوں ہے۔ مسعود

آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ امام احمد رضاؒ اس مفت کی شدت کے ساتھ پیری کی جبکہ ان کے عہد مبارک میں ان کے مخالف علماء سرکشی و بغاوت میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ برسر عام علماء کے سروں سے صافے اتروا کر کھڑکی وہ ٹوپی پہنائی جو گاناہی سے منسوب کی جاتی تھی۔۔۔۔۔ اس طرح انہوں نے اپنے ہاتھوں سے شعار اسلام کو مٹا کر، شعار کفر کو قائم کیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۵)

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، امام احمد رضاؒ کی زندگی بھی لفظ انتقام سے خالی ہے حالانکہ ان کے مخالفین نے ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جو نہ کرنا چاہئے تھا۔ امام احمد رضاؒ کے خلقِ عظیم کا اندازہ ان کلمات سے ہوتا ہے جو آپؒ نے علماء عرب کو بیعت اور بعض ادویہ و عملیات کی اجازت دینے وقت سندِ اجازت میں تحریر فرمائے :-

بحمد اللہ تعالیٰ داب هذا الحقیر

و داب مثاخی بجمیل الہم فاننا اذا ظلمنا

واذا لنا احد من اخواننا اهل السنة لا نأخذ

السيف قط بایدینا و انما نبجتری بالجنة

” بھما اللہ تعالیٰ اس عہدِ خفیر کی اور میرے عالی ہمت مشائخ کی

یہی عادت ہے کہ اگر کسی بھائیوں میں کوئی ہم پر ظلم کرے یا ایذا پہنچائے

تو ہم اپنے ہاتھوں میں ان دعاؤں کو تلواریں بنا کر نہیں پکڑتے بلکہ

انہیں بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں “

۱۔ محمد سعید احمد : تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۲۹ھ، ص ۱۳۲

۲۔ محمد امیر شاہ : انوار غوثیہ شرح شائل ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ، ص ۴۸۴

۳۔ احمد رضا خان : الاجازۃ الرضویہ لمجل مکتا بئیبہ، شملہ و بکلی بنویہ، ج ۲، ص ۳۲۰

(۹)

تقویٰ اور احتیاط شرعی میں امام احمد رضا نے جو اہتمام رکھا، وہ خود ان کے زمانے میں عفا ہوتا جا رہا تھا اور آج تو یہ تقویٰ دیکھنے میں نہیں آتا، آنکھیں ترس گئیں اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے :-

”امام احمد رضا نے اپنے خلیفہ مولانا غلام احمد فریدی سنبھلی (م ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) کو سند اجازت بیعت دینے کے لئے کتابت کرائی، یہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ کو لکھی گئی، اس لئے اس میں اجازت کی یہی تاریخ لکھ دی گئی۔

وكان ذلك لتاسع عشر من ذي الحجة

الحرام -

لیکن امام احمد رضا نے یہ اجازت نامہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ کو عنایت فرمایا، اس لئے اپنے دست مبارک سے ۱۹ ذی الحجہ کو کاٹ کر ۲۰ ذی الحجہ تحریر فرمایا :-

وكان ذلك لعشرين خلون من ذي الحجة

الحرام -

ایک دن کا آگے پیچھے ہو جانا بظاہر کوئی بڑی بات نہیں مگر نگاہ شریعت میں بہت بڑی بات ہے، دنیا بھر کی جامعات میں جو سندات جاری کی جاتی ہیں، ان پر بالعموم وہ تاریخ نہیں ہوتی جس تاریخ پر وہ دی جاتی ہیں تو جو بات امام احمد رضا کی نگاہ میں اتنی کھٹک رہی تھی وہ ہماری جامعات و مدارس کی روایت بن کر رہ گئی ہے۔

(م)

اتباع سنتِ نبویہ اور تقویٰ شکاری کا یہ ادنیٰ اعجاز ہے کہ انسان اپنے اندر

سہ مولانا غلام احمد فریدی کے صاحبزادے مولانا غلام محی الدین فریدی انہی کی عنایت سے پسند و ملامت کی گئی اور اس کا عکس بھی محفوظ کر لیا گیا۔

بے پناہ طاقت و قوت محسوس کرتا ہے، جبری اور بے باک ہو جاتا ہے، خدا کے
 سوا کسی کا خوف اس کے فکر و شعور پر مسلط نہیں ہوتا ————— بے خونی اور حریت
 بے باکی کی بہت سی مثالیں امام احمد رضا کی زندگی میں ملتی ہیں مگر یہاں یہ ایک مثال
 کافی ہے۔

جس زمانے میں امام احمد رضا عزمین شریفین میں مقیم تھے (۱۳۲۳ھ /
 ۱۳۲۴ھ) ایک نماز جمعہ میں خطیب نے ایک بدعت تازہ ایجاد کی اور
 یہ دعائیہ کلمات اضافہ کئے :

و اسرض عن اعمام سنبلک الاطائب حمزة
 والعباس وابی طالب ۛ

جس وقت امام احمد رضا کے کانوں میں یہ آواز آئی، آپ نے
 بے ساختہ فرمایا :

اللهم هذا منك ۛ

اور اس بات کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی کہ عزمین شریفین میں ائمہ و خطباء کا
 تقریر حکومت وقت کرتی ہے اور وہ وہی خطبے پڑھتے ہیں جو حکومت
 کے ایما پر جاری کئے جاتے ہیں، اس لئے ان پر تنقید حکومت پر تنقید
 سمجھی جاسکتی ہے جو کسی ناگہانی آفت کا پیش خیمہ بن سکتی ہے —
 مگر نہیں امام احمد رضا نے سب خدشوں کو نظر انداز کر کے وہی کہا جو
 ان کا دل کہتا تھا ۛ

حیات کیا ہے؛ خیال و نظر کی محبذوبی
 خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گونا گوں

(ج)

پاک و ہند کی سیاست میں تحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریکِ کب موالات (۱۹۲۰ء) کے زمانے میں جس خشیتِ الہی اور مخلوق سے بے خوفی کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ علماءِ ہند کی ایک بڑی جماعت نے کفار و مشرکینِ ہند سے موالات کی حمایت کی لیکن امام احمد رضا نے اس کی شدید مخالفت کی۔ یہ هجوم علماء میں چند ایک کے سوا امام احمد رضا ہی تک گئے۔ آگے نظر آتے ہیں۔ امام احمد رضا کی مومنانہ بصیرت نے ۱۹۲۰ء میں جو کچھ دیکھا، بعد کے آنے والے سالوں میں ہر ایک نے وہی دیکھا اور وہی محسوس کیا۔

حافظ کتبِ حرم شریف علامہ سید اسماعیل بن غلیل

امام احمد رضا کے بعض علماء کی بصیرت سے محرومی پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والعجب من هذه الدیاسا اعنى الدیاسا
الهندیة كانت سابقا مجمع كثرة الفضلاء
والعلماء والآن صارت ماوی كثرة الجهلاء
والاغبیاء

”ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ کثرتِ فضلاء و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرتِ جہلاء و اغبیاء کے ٹھکانے ہو گئے۔“

یہ تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں ماقم کا مقالہ داخلِ بریلوی اور ترکیب موالات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، نیز ماقم کا دوسرا مقالہ تحریکِ آزادیِ ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

علامہ احمد رضا خاں: فتاویٰ احرارین برصغیر ندوة المین (۱۳۱۷ھ) مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۱، مرتبہ محمد عبدالحمید اختر شاہ بھانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۱۲۲۔

امام احمد رضا اور زبان عربی

(۱)

امام احمد رضا کو عجمی تھے مگر ان کی فطرت عربی تھی اور مزاج حجازی —
 وہ ایک ایسے عالم تھے جن کو ہندی ہوتے ہوئے عربی کہا جاسکتا تھا — عربی
 جانتا اور بات ہے اور عربی ہونا اور بات — پاک و ہند کے بہت سے
 علماء عربی جانتے تھے مگر یہ بات شاذ و نادر ہی کسی میں ہوگی کہ وہ عجمی ہوتے عربی محسوس
 — ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزِ ازل ہی سے احمد رضا کی فطرتِ سلیمہ میں عربی
 ودیعت کر دی گئی تھی — امام احمد رضا کی تصانیف، مکاتیب، سندت
 اجازت اور اشعار وغیرہ سے عربی زبان میں ان کی مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے
 — ان کی ہزار سے زیادہ عربی، فارسی اور اردو تصانیف ہیں مگر اسوائے چند
 ایک کے سب کتابوں کے نام عربی اور تاجیکی ہیں — ان کے فکر و شعور پر عربی کی
 چھاپ لگی ہوئی تھی — امام احمد رضا کی پہلی تصنیف عربی زبان میں سامنے

۱۔ احمد رضا خاں : جہاں مستار حاشیہ رد المحتار ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ

۲۔ محمد عبدالکریم قادری ، اطالعہ الصیغ علی ارض الطیب (۱۳۱۹ھ) ، مشمولہ رسائل رضویہ

ج ۱ ، ص ۲۸۵ ، ۳۲۴ -

۳۔ احمد رضا خاں : الاجازات المنیۃ لعمار بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ) مشمولہ رسائل رضویہ

ج ۲ ، ص ۲۳۷ - ۴۰۴ -

۴۔ ڈاکٹر حامد علی خاں : امام احمد رضا کی عربی شاعری ، مشمولہ انوارِ رضا ، مطبوعہ لاہور

۱۳۹۶ھ ، ص ۵۳۳ - ۵۴۶ -

۵۔ مفتی سید شہامت علی : مجدد الامر ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ ، ص ۷

آئی۔۔۔ اس کا عنوان ہے :

صنوبر التہایہ فی اعلام الحمد والمہدایہ

اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۳ برس کی عمر میں ۱۲۸۵ھ میں یہ کتاب تصنیف فرمائی، اسی لئے عرض کیا گیا کہ گودہ علمی تھے مگر حقیقتاً عربی تھے۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنا سنی ولادت اور سند وفات آیات قرآنی سے نکال کر یہ بتایا ہے کہ ان کو قرآن مجید اور زبان قرآن کے کس قدر انس و محبت ہے۔۔۔۔۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں پہلی آیت سے سن ولادت نکلتا ہے اور دوسری آیت سے سن وفات :-

(ا) اُولَئِكَ كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ وَ

أَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ (۵۱۲۷۲)

(ب) وَيُطَافُ عَلَيْهِمُ بِأَنْبِيَاءٍ مِنْ فَضْلِهِ وَالْكَوَابُ

(۵۱۳۲۰)

امام احمد رضا عربی نظر و نظر پر ایسے قادر تھے کہ بلا تکلف لکھتے چلے جاتے۔۔۔۔۔ ہندوستان کے رہنے والے عربی نژاد اور ہندی نژاد عربی دانوں کی بھی ان کے سامنے پیش نہ چلتی اور وہ ساکت و صامت ہو جاتے چنانچہ ایک عربی نژاد عالم مولوی طیب صاحب (پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور) نے ۱۴ جمادی الثانیہ ۱۳۱۹ھ کو امام احمد رضا کے رسالے ازالۃ الغرہ (۱۳۱۶ھ) کا تعاقب کرتے ہوئے عربی میں ایک خط لکھا، امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ کو اس کا معقول جواب دیا، مولوی طیب صاحب

۱۵ امام احمد رضا کی زندگی میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی نے امام احمد رضا کی ۱۳۲۲ھ تک کی معلوم تصانیف کی تفصیلات کو اپنی کتاب الجمل المحدث لالیفات المجدد میں جمع کیا تھا، یہ کتاب طبع حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوئی، صنوبر التہایہ کا ذکر ہے۔

مسعود

۱۶ القرآن حکیم : سورۃ المجادلہ ۲۲ - ظفر الدین رضوی ، حیات المصطفیٰ (۱۹۳۸ء) مطبوعہ کراچی ، ص ۱

۱۷ ایضاً : سورۃ الدہر ، ۱۵ - حسنین رضا خاں ، وصایا مثری ، مطبوعہ ۲۱

نے دوسرا اعتراض کیا، امام احمد رضا نے ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ کو اس کا جواب ارسال کیا، مولوی طیب صاحب تین ماہ تک خاموش رہے، چنانچہ امام احمد رضا نے ۵ رذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کو تیسرا خط لکھا جس پر مولوی طیب صاحب نے جواب بھیجنے کا وعدہ کیا، اس کے جواب میں امام احمد رضا نے چوتھا خط ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا مگر مولوی طیب صاحب نے حسب وعدہ جواب ارسال نہ کیا جس پر امام احمد رضا نے پانچواں خط ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا۔ یہ ساری خط و کتابت عربی میں ہوئی اور بالآخر مولوی طیب صاحب خاموش ہو گئے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مولوی طیب صاحب کے تینوں خطوط مجموعی طور پر ۳۹ سطروں پر مشتمل ہیں جن میں املاء اور صرف و نحو کی دس غلطیاں ہیں، مولانا سید عبدالکریم قادری مجیدی نے ان کی نشاندہی کی ہے، بر خلاف اس کے امام احمد رضا کے عربی خطوط، عربی زبان پر ان کی مہارت کے شاہد عادل ہیں۔

(ب)

صرف امام احمد رضا بلکہ آپ کے خلفاء بھی زبان عربی میں مجتہدانہ نظر رکھتے تھے چنانچہ آپ کے خلیفہ پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (م ۱۳۵۲ھ) صدر شعبہ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے عربی زبان پر المبین کے نام سے ایک فاضلانہ کتاب لکھی تھی جو ۱۳۴۸ھ میں علی گڑھ سے شائع ہوئی اور پھر ۱۳۹۸ھ میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے مدیر السلال (قاہرہ) جرجی نیکان کے افکار باطلہ کا تعاقب کیا ہے اور عربی زبان کی عظمت کو اس کی دست برد سے بچا کر وہ مقام بخشا ہے جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی، یہی نہیں بلکہ فاضل مصنف نے

۱۔ مولوی طیب صاحب کے تین عربی خطوط اور امام احمد رضا کے پانچ عربی خطوط رسالہ اطائب العیوب علی ارض الطیب میں شائع ہو چکے ہیں، یہ رسالہ رسالہ راضیہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا عبدالحکیم شاہ جہانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۷ء، ص ۲۴۴ تا ۲۸۵ میں شامل ہے) - مسعود

مستقل فن مدون فرما دیا جس کے آثار اگلوں کی تصانیف میں کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔
 جب یہ کتاب مشہور مستشرق پروفیسر براؤن نے مطالعہ کی تو بے ساختہ کہا :
 ”مولانا نے اس عظیم موضوع پر اردو میں یہ کتاب لکھ کر ستم کیا
 عربی یا انگریزی میں ہوتی تو کتاب کا وزن اور بڑھ جاتا“۔
 آقا جب شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے مطالعہ کی تو خود مصنف سے فرمایا :
 ”مولانا! آپ نے عربی زبان کے بعض ایسے پہلوؤں پر بھی
 روشنی ڈالی ہے جن کی طرف میرا ذہن پہلے کبھی منتقل نہیں ہوا تھا“۔
 نواب حبیب الرحمن شروانی (صدر الصدور ریاست حیدر آباد دکن) نے
 اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے :
 ”جو مضامین المبین میں پڑھے، کبھی اس کا واسطہ بھی نہ ہوا تھا
 کہ زبان عربی ان حقائق و معارف سے مالا مال ہے“۔

(ج)

امام احمد رضا حسیں بیاضی اور بنے نطفی کے ساتھ عربی نثر لکھا کرتے تھے
 اسی بیاضی کے ساتھ عربی اشعار کہتے تھے، ان کی تصانیف، فتاویٰ، مکتوبات،
 ملفوظات، سندات، اجازت وغیرہ میں عربی اشعار کثرت سے بکھرے پڑے
 ہیں۔ مثلاً ان کی تصنیف لطیف الاجازۃ الرضویہ لمجلہ مکہ البہیمہ
 (۱۳۲۴ھ) میں بہت سے عربی اشعار ملتے ہیں۔ اسی طرح ملفوظات میں بھی بعض

۱۔ سلیمان اشرف : المبین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ ، ص ۳۷

۲۔ محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت ، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ ، ص ۱۰۰

۳۔ رشید احمد صدیقی : گنجائے گرانمایہ ، مطبوعہ حیدر آباد دکن ، ص ۳۳

۴۔ سلیمان اشرف : المبین ، ص ۹

۵۔ احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۲ (مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

مقامات پر عربی اشعار نظر آتے ہیں، مثلاً الملفوظ (۱۳۳۸ھ)، ج ۲ میں امام احمد رضا
 لکھتے ہیں کہ وہ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ میں مکہ معظمہ میں علیل ہوئے تو حافظ کتب حرم
 شیخ اسماعیل بن خلیل روزانہ بلاناغہ عیادت کے لئے آتے تھے لیکن دور و زماں
 خلاف معمول آمانہ ہوا تو امام احمد رضا نے ان کو پرچے پر یہ شعر لکھ کر بھیجے ۔

هذان يومان ما فزنا بطلعتكم

ولو قدسنا جعلنا اسنا قدما

فقالوا لقاء خليل للعليل شفاء

الاتحبون ان تبروا لنا سقمنا

عود تنموننا طلوع الشمس كل ضحى

وہل سمعتم كريما يقطع الكرم ما له

• یہ دو دن ایسے گزرے کہ دیدار نصیب نہ ہوا، اگر ہم میں طاقت ہوتی تو
 تو سر کے بل آتے ۔

• لوگ کہتے ہیں کہ وہیل یار بیماری کے لئے شفا ہے، کیا آپ ہماری بیماری کیلئے
 شفا نہیں چاہتے ؟

• آپ نے ہمیں عادی بنا دیا ہے کہ ہر چاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے
 کہیں سنا ہے کہ کریم نے کرم کرنا چھوڑ دیا ہے ؟

امام احمد رضا کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی نے جب امام احمد رضا

کی عربی حمد منظوم علماء مصر کو سنائی تو وہ پھر ملک گئے اور سب نے بیک زبان کہا کہ یہ
 اشعار کسی فصیح اللسان عربی شاعر کے معلوم ہوتے ہیں، آئیے آپ بھی اس حمد کے چند اشعار
 سماعت فرمائیں ۔

الحمد للمبتوح
وصلواته وعلی
والأول والأصحب هم
وبین اقی بکلامہ
بجلالہ المتفرج
خیر الانام محمد
ما وای عند شدائد
وبین ہدی و بین ہدی لہ

۱۔ خدائے بیکتا کی حمد و ثناء رہے، وہ اپنی عظمت و بزرگی میں بیکتا و بیکانہ ہے۔
۲۔ تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی رحمت
ہمیشہ نازل ہوتی رہے۔

۳۔ اور ان کی آل و اصحاب پر رحمت نازل ہوتی رہے جو تختیوں میں میرا
ٹھکانہ ہیں۔

۴۔ بارگاہِ الہی میں وہ میرا وسیلہ ہیں جو اللہ کا کلام لائے جنہوں نے راہِ راست
کی طرف راہنمائی کی اور جن کے ذریعہ مخلوق کی ہدایت ہوئی۔

پیر عبد الغنی علیہ الرحمہ کی وفات (۴۲۱ شوال ۱۳۳۵ھ) پر امام احمد رضا نے
۱۰ اشعار پر مشتمل عربی میں ایک قطعہ تارکِ تیغ تحریر فرمایا تھا، اس کے چند اشعار
ملاحظہ ہوں گے۔

الموت حق یا لہ من جاء

محقق والمناصب فی الاسلام

انساہم الانساہ فی احوالہم

مع ما یرون من ایتہ بولاہ

النقص من اموالہم و شمارہم

والاخذ بالباساء والضرار

عجبا لخافية غدت مخفية

وبدت من الحضراء والخبراء

الطفل شب وشاب وهو كما بدا

يلهو ويلعب ناسيا لقضاء

راقم الرضات تار يخه متفائلا

عبد الغنى بجنة علياء له

۱۔ موت حق ہے، عجب اس آنے والی سے جو یقینی ہے اور لوگ اس سے

بھلاوے میں ہیں۔

۲۔ ان کی موت میں ڈھیل نے انہیں بھلا دیا حالانکہ پے درپے اس کی

نشانیاں دیکھ رہے ہیں۔

۳۔ ان کے مالوں اور پھلوں میں کمی اور سختی اور آزار کی گرفت،

۴۔ عجب اس نہاں یا عیاں سے کہ پوشیدہ رہی حالانکہ آسمان وزمین سے

ظاہر ہو رہی ہے۔

۵۔ بچہ جوان ہوا، بوڑھا ہوا اور روزِ اول کی طرح کھیل کود میں ہے

قضاء کو بھولا ہوا ہے۔

۶۔ رضا نے فال کے طور پر اس کی تاریخ لکھی، عبد الغنی، بہشت

بریں میں ہیں۔

ہندوستان کے مشہور محقق و نقاد قاضی عبدالودود ابیر سٹریٹ لکھی پور، پٹنہ

کے والد ماجد قاضی عبدالوحید صاحب، امام احمد رضا کے خلیفہ تھے، ۲۰ ربیع الاول

۱۳۲۶ھ کو انہوں نے وصال فرمایا۔ امام احمد رضا وصال سے قبل ۱۸ ربیع الاول

چٹنے پہنچ گئے اور جنازے میں شریک تھے، ہستم رسالہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جنازے کے ہمراہ جاتے ہوئے راستے ہی میں امام احمد رضا نے مندرجہ ذیل تاریخیں کہیں۔

یا اکرم الخلق انت الکریم اکرم القاضی عبدالوہید
قال الرضا فی الدعا حین اسرخ اسرار القاضی عبدالوہید

(۱۳۲۶ھ)

وہب المتقون من جنات و عیون

(۱۳۲۶ھ)

مولانا مفتی محمد برہان الحق جلیپوری کے جد امجد مولانا شاہ محمد عبدالکریم علیہ الرحمہ کی وفات پر یہ قطعہ تاریخ ارشاد فرمایا۔

قلیل مات الزکی عبدالکریم قلت کلابا احتضی بیدوام
حی عن بینہ فکیف یموت انما المیت ہا لک الزوہام
ایموت الذی لہ خلف سلم اللہ مثل عبدالسلام
جبل الدین سرا سحر بقلمہ فی جبل فور شاخ الزحلام
قلت تاسر یخ عیشہ الابدی دام عبدالکریم خلد کرام

کتاب الطاری الداری لمفوات عبدالباری (۱۳۲۰ھ/۱۹۲۱ء)

مطبوعہ بریلی میں بھی تقریباً ۲۰ عربی اشعار ہیں۔

ڈاکٹر حامد علی الیکچرا شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)۔ نے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر ایک دقیق مقالہ لکھا ہے اور بعض اہم نکتہ کی نشاندہی کی ہے۔

۱۔ ماہنامہ تحفہ حنفیہ (پٹنہ) شمارہ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ، ص ۲۱

۲۔ ایضاً

۳۔ مکتوب مفتی محمد برہان الحق، محرمہ ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء/۲۱ شوال ۱۳۶۴ھ، از جبل پور

۴۔ ملاحظہ فرمائیں الوابر رضا، مطبوعہ لاہور، ص ۵۳۳-۵۳۴

امام احمد رضا اور فصاحت و بلاغت

امام احمد رضا عری نظم و نثر دونوں میں یکساں روزگار تھے، ان کی فصاحت و بلاغت کی خود علماء عرب نے گواہی دی ہے اور اہل زبان سے بڑھ کر کس کی گواہی ہوگی؟
عالم جلیل شیخ احمد ابوالخیر میرداد (والد ماجد امام مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے جب امام احمد رضا کا رسالہ کفل الفقہ الفہم فی حکام قرطاس الدرہم مطالعہ فرمایا تو امام احمد رضا کو علم و فصاحت میں بے مثل قرار دیتے ہوئے فرمایا :-

الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فاني لست
مثله في العلم والفصاحة وسعة الباع من حسن
سبك العبارة له

۱۔ مکتوب سید اسماعیل بن غلیل (حافظ کتب حرم) مکہ معظمہ، محرمہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ
نام امام احمد رضا خاں (مشورہ رسائل رضویہ، ج ۲، ۱۳۹۶ھ، ص ۲۶۲)
(نوٹ) کفل الفقہ اور فتاویٰ رضویہ کے بارے میں صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں :-
”بندر نظیرہ فی عصرہ فی الاطالع علی الفقہ الحنفی و جزئیات
یشہد بذلت مجموع فتاویٰ و کتابہ کفل الفقہ الفہم فی
احکام قرطاس الدرہم الذی الفہ فی مکہ سنۃ ثلاث و
عشرین و ثلاث مائۃ و العت۔“

(نزہۃ الخواطر، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۶ھ، ج ۸، ص ۲۱)

لیڈن یونیورسٹی (الینڈ) کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر جے ایم ایس طیان نے کفل الفقہ کا مطالعہ کیا تو راقم کو لکھا :-
”جہاں تک کفل الفقہ کا تعلق ہے، امام احمد رضا خاں کے دلائل کا مودودی کے دلائل سے
تقابل کیا جانا چاہئے، کیونکہ دونوں نے سود کار کیا ہے مگر کیا ایک ہی قسم کی
بنیادوں پر؟“

(مکتوب انگریزی محرمہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء بنام راقم الحروف محمد مسعود احمد)

سید مامون البری مدنی نے امام احمد رضا کو 'جادو نگار' اور شیخ علی بن حسین مکی نے 'مرصع کار' قرار دیا ہے اور لکھا ہے :-

(ا) صاحب القلم الاسحاس والكلم الفائق لطفها

نسیم الاسحاس ۱۷

"جن کا قلم جادو کی طرح فریفتہ کرتا ہے جن کی باتوں کا لطف نسیم سحر پر فوقیت رکھتا ہے"

(ب) ابدی معانی المشكلات بیانه

ببديع منطق الجواهر انظمت ۱۸

"مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع جس کی

لڑیوں سے ہے جواہر کو زیب و زینت"

اور شیخ سعید بن محمد (مدرس مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا کی سطوریں کیا ہیں گویا موتیوں کی لڑیاں ہیں :-

كانها جواهر تكونت من الفاظ عذاب و

مواهب لا تدرك بيد اكتساب ۱۹

"گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے، وہی عطیے ہیں کہ

زور بازو سے نہیں ملتے"

شیخ حامد احمد محمد داوی مکی فرماتے ہیں :-

فوجدتها شذوذاً من عسجد و جوهره

من عقود و یا قوت و ناسرجد ۲۰

۱۷ مکتوب سید مامون البری مدنی، محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بنام احمد رضا خاں۔

۱۸ احمد رضا خاں: حاتم اکرمین مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۷۳

۱۹ احمد رضا خاں: رسائل و نوبہ (ترتیب محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مغربی) ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۳ھ، ص ۶۶

۲۰ احمد رضا خاں: حاتم اکرمین، ص ۱۰۱

” تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یا قوت

اور نذر بردگی لایوں سے ایک جوہر۔“

امام احمد رضا کے فتاویٰ العطا یا استنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی جلد پنجم کا حصہ اول ۹۹۷ھ میں لاہور سے شائع ہوا ہے، امام احمد رضا نے عربی میں اس کا مقدمہ لکھا ہے اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس مقدمے میں ۹۰ کتب فقہ کے نام بے تکان سلب مروارید کی مانند اس طرح آئے ہیں کہ مقدمہ کی معنویت مجروح تو کیا ہوتی اور دوبالا ہو گئی۔ ناموں کو عبارت میں اس طرح کھپا دینا کوئی آسان کام نہیں، یہ وہی کر سکتا ہے جس کو فقہ کے ساتھ ساتھ ادب پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔

عبدالرزاق بن عبدالصمد قادری نے امام احمد رضا کی زبان و بیان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے :-

و یذعن لفصاحتها کل ناظم و ناشر
” اور سب ناظم و ناشر اس کی فصاحت کے آگے گردن جھکائے
ہوتے ہیں۔“

اور شیخ اسعد بن وہاب مکی نے تو یہاں تک لکھا ہے :-

العلامة الذی افتخرت بہ الاواخر علی
الاولی و الفہامۃ الذی ترک متیان
سحبان باقتل بہ ..

” وہ علامہ جس کے سبب پچھلے، اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا
جس نے اپنے بیان روشن سے سحبان فصیح البیان کو باقتل بے زبان
کر چھوڑا۔“

اور شیخ علی بن حسین مکی نے رب البلاغۃ کے خطاب سے نوازا ہے کہ
 ذا خبرۃ مولیٰ المعارف والہدی
 رب البلاغۃ من بہ الدینا سرہت
 ”رب بلاغت کا، معارف کا، ہدٰی کا مولیٰ، صاحب علم کہ دنیا کا،
 ناز و نزہت۔“

امام احمد رضا کا مہتمم فقہانیت

(۱)

امام احمد رضا کے فرزند مولانا حامد رضا خان ام ۱۳۶۲ھ نے لکھا ہے کہ
 امام احمد رضا :-

”بعد وصال حضرت اقدس والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 تمام اقطار ہند و بنگال و برہما حتی کہ چین، امریکا و فریقہ و عدل و غیرہ
 سے مرجع افتاء ہوتے تھے
 خود امام احمد رضا فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں :-

”فقیر کے یہاں علاوہ ۔۔۔۔۔۔ دیگر مشاغل کثیرہ دینیہ
 کے کارِ فتویٰ اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے
 نائد ہے، شہر و دیگر بلاد و امصار جملہ اقطار ہندوستان و بنگال و
 پنجاب و طیار، برہما و ارکان و چین و غزنی و امریکہ و فریقہ حتیٰ کہ
 سرکار عربین و بحرین سے استفادہ آتے ہیں اور ایک وقت میں
 پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں“

۱۳۶۲ھ : سلامت شلالہ السنہ (۱۳۳۲ھ) مطبوعہ بریلی، ص ۵۵، ۵۴

۱۳۶۲ھ : الطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ، ج ۲، ص ۱۲۹

ہندوستان، چین، افریقہ، امریکہ اور عرب سے آنے والے یہ استفادہ
اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اپنے معاصرین میں یگانہ و یکتا تھے اور
علمائے عرب بھی ان کی فقاہت کے معترف تھے۔

(ب)

فتاویٰ اکھرمین (۱۳۱۴ھ)، الدولۃ المکیہ (۱۳۲۳ھ)، حسان الحرمین (۱۳۲۴ھ)
اور کفیل الفقہ القاہم (۱۳۲۴ھ) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے عربین
کی نظر میں امام احمد رضا کا مقام فقاہت کتنا بلند تھا، اتنا بلند کہ معاصرین میں کوئی
ان کا ہم پل نہ ہوگا۔ ایسے علمائے عربین کے تاثرات ملاحظہ کیجئے :-
(۱) شیخ آدم بن جیری مکی فرماتے ہیں :-

ودلت عبارة علي افضل القائل ان
قدوة الاماثل له

” اس کی عبارت فضل مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے علماء کا
جلیل ہے۔“

(ب) شیخ عبدالرحمن دہان مکی فرماتے ہیں :-

الذي شهد له علماء البلاد الحرام بانه
السيد الفرج الامام له

(ج) شیخ عبداللہ نابلسی مدنی فرماتے ہیں :-

وهو لنا درة هذا الزمان وعزة هذا الدهر
والاوان..... يتيمة الدهر بلا توان له

۱۔ احمد رضا خاں : رسالہ رضویہ (ترجمہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۱ ، ص ۱۵۲

۲۔ احمد رضا خاں : حسان الحرمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۸۳

۳۔ احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ مطبوعہ کراچی ، ص ۹۴-۹۶

(۵) شیخ محمد مختار بن عطار و اکبادی الکی فرماتے ہیں :-

وان المؤلف من سلطان العلماء المحققين
في هذا الزمان وان كلامه كله حق صراح
فكان من معجزات نبينا صلى الله عليه
وسلم اظهر الله تعالى على يد هذا الامام
الواحد له

” بیشک مؤلف اس زمانے میں علماء محققین کا بادشاہ ہے اور اسکی
ساری باتیں سچی ہیں، گویا وہ بہار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات
میں سے ایک معجزہ ہے جو اس یگانہ امام کے دست مبارک پر حق تعالیٰ
نے ظاہر فرمایا۔“

(۶) اخوند جان بخاری مجاور صرین شریفین تحریر فرماتے ہیں :-

واواخرهم على اقدام اوائلهم ببل
التوا بسم الله يظهر من اوائلهم وقبائلهم
فهم في الجهد والاجتهاد اسبق من اهالي

سید احمد رضا خاں : الدولة المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۲۷۰

امام احمد رضا کے غلیفہ مولانا ظفر الدین رخنوی بہاری (م ۱۳۸۶ھ) نے امام احمد رضا
کے افادات حدیث کو جمع کر کے اس کا نام الافنادۃ الرضویہ رکھا، اس کا قلمی نسخہ
مولوی محمود احمد قادری امددہ احسن المدارس، کانپور کے پاس ہے اور وہ اس پر نظر ثانی
فرماتے ہیں۔

علوم حدیث میں امام احمد رضا کے تبحر و تعمق کو دیکھنا ہو تو ان کا رسالہ الفضل الموسی (معرفہ
مولانا افتخار احمد قادری و مطبوعہ لاہور) مطالعہ فرمائیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے اپنی قاضیانہ
کتاب محمد والامۃ (مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ/ ۱۳۹۹ھ، ص ۶۹-۹۸) رسالہ مذکورہ کے اہم اقتباسات نقل کئے ہیں۔ مستود

اکثر البلاد سے

”ان کے پچھلے، اگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں بلکہ وہ لائے ہو اگلوں سے کم ظاہر ہوئے ہیں تو اکثر شہر والوں سے کوشش واجتہاد میں بڑھ کر رہے۔“

(۱) شیخ محمد لیلین احمد انجیاری مدنی تحریر فرماتے ہیں :-

کیف لا وهو امام المحدثین

”کیوں نہ ہو کہ وہ محدثین کے امام ہیں“

(۲۰)

مندرجہ بالا تاثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ علماء بحرین کی نظر میں امام احمد رضا قدوة الامثال تھے، یکمائے زمانہ تھے، سلطان المحققین تھے، سلطان المجتہدین تھے اور امام المحدثین تھے۔ یہ کوئی مبالغہ نہیں یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں جو امام احمد رضا کی شخصیت سے زیادہ ان کی نگارشات سے واقف تھے۔ بلاشبہ امام احمد رضا امام الفقہاء اور امام المحدثین تھے۔ ان کی حیرت انگیز قوت حافظہ صحابہ عظام اور ائمہ ربیعین کرام کی یاد تازہ کر رہی ہے، یہ شک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھے جو پندرہویں صدی ہجری میں ظاہر ہوا۔

امام احمد رضا کی قوت حافظہ کے سلسلے میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں کہ قرآن شریف حفظ کرنے پر آئے تو روزانہ ایک پارہ حفظ کر کے تیس دن میں تیس پارے حفظ کر لئے۔

۱۔ امام احمد رضا خاں : الدولة الکبیر ، مطبوعہ کراچی ، ص ۷۲

۲۔ امام احمد رضا خاں : مسائل رضویہ (مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۱، مطبوعہ لاہور ، ص ۱۲۸

۳۔ ظفر الدین رضوی ، حیات اعلیٰ حضرت ، مطبوعہ کراچی ، ص ۳۶

مولانا نے موصوف ایک اور واقعہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا پہلی بھیت (یو۔ پی۔ انڈیا) میں اپنے دوست مولانا دہلوی احمد محدث سورتی (ام ۱۳۳۷ھ) کے ہاں مقیم تھے وہاں کتاب محفوظ الدریہ فی تنقیح الفتاویٰ اکامدیہ کا ذکر نکل آیا، امام احمد رضا نے اس وقت تک مطالعہ نہ کی تھی چنانچہ محدث موصوف سے لیکر دونوں جلیں ایک دن اور رات میں دیکھ کر واپس کر دیں، محدث موصوف نے دریافت کیا کہ کیا اس قدر مطالعہ کر لینا کافی ہو گیا تو امام احمد رضا نے جواب فرمایا:۔
 ” اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینہ تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو انشاء اللہ عمر بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔“

اس قسم کی بحیر العقول قوتِ حافظہ چودھویں صدی ہجری کیا، اس سے پہلے کی صدیوں میں بھی نظر نہیں آتی، سوائے صدرِ اول خیر القرون۔ اور اسکے قریبی زمانے کے۔ امام احمد رضا کی اسی حیرت انگیز قوتِ حافظہ کو دیکھ کر حافظ کتب (مزمع مظلہ) سید اسماعیل بن حلیل نے یہاں تک فرما دیا کہ امام احمد رضا ایسے حضرات پر بھی سبقت لے گئے ہیں جن کو لاکھ لاکھ حاشیائیں یاد ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔
 استی لا یقدر علی مثلہا اکثر الحفاظ
 ” ایسی تصنیف پر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلائے۔“
 امام احمد رضا کی اسی میثانہ شان کو دیکھتے ہوئے شیخ محمد یوسف کی نے کہا تھا:۔
 الذی افتخر بوجودہ الزمان
 ” وہ جس کے وجود پر زمانے کو ناز ہے۔“

(۵)

امام احمد رضا اپنی فقہانہ آن بان میں علمائے عرب و عجم پر سبقت لے گئے تھے، یہ کوئی مبالغہ نہیں حقیقت ہے، اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے۔

نوٹ کے بارے میں جو سوال علمائے مکہ نے امام احمد رضا سے کیا وہی سوال مفتی عظیم مکتبہ شیعہ جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے زمانہ ماضی میں کیا گیا تھا مگر وہ جواب نہ دے سکے اور صرف اتنا تحریر فرمایا :-

اعلموا ما سأت فی اعناق العلماء واللہ

تعالی اعلمہ

”علم علماء کی گردنوں میں امانت ہے، اللہ سب سے زیادہ

جانتے والا ہے۔“

لیکن امام احمد رضا نے اس سوال کا شافی جواب دیا اور رسالہ کفیل الفقہ الفاہم تصنیف فرمایا مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق کے علم میں یہ بات تھی کہ سابق مفتی تمکاس سوال کا جواب نہ دے سکے تھے چنانچہ جب انہوں نے کفیل الفقہ الفاہم مطالعہ فرمائی تو جواب پڑھ کر پھٹک گئے اور بے ساختہ فرمایا :-

این کان شیخ جمال بن عبد اللہ من هذا

النص الصریح

”شیخ جمال بن عبداللہ اس نص صریح سے کہاں غافل رہے؟“

امام احمد رضا کی اسی فقہانہ بصیرت کو دیکھ کر شیخ صالح کمال (سابق قاضی مکتبہ عظمیٰ) اپنے دور قضاۃ کے ایک ایک کے فیصلے سناتے۔ امام احمد رضا فیصلوں کی توثیق فرماتے تو خوش ہو جاتے اور رد فرماتے تو افسوس کرتے کہ غلط فیصلے کیوں کئے گئے؟

۱۔ امام احمد رضا خاں : ملفوظات ، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء ، ص ۱۳۷-۱۳۸

۲۔ امام احمد رضا خاں : الملفوظ ، ج ۲ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۱۹

۳۔ ایضاً : ص ۲۱ (ملخصاً)

امام احمد رضا کے فتوؤں کی شان یہ تھی کہ جب حافظ کتب حرم شیخ اسماعیل بن خلیل نے مطالعہ کئے تو بے ساختہ پکار اٹھے :-

واللہ اقول والحق اقول انہ لو ساراھا ابو حنیفۃ
النعمان لا قرت عینہ ولجعل مؤلفہا من
جملۃ الاصحاب لہ

” قسم بخدا بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر ابو حنیفہ نعمان آپ کا فتاویٰ ملاحظہ فرماتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مؤلف کو اپنے خاص شاگردوں میں شامل فرماتے “

(ھ)

یہ تو ۱۳۲۵ھ کی بات تھی، ۷۰ برس بعد ۱۳۹۵ھ میں جب ایک عرب فاضل کی نظر سے یہ فتوے گزرے تو وہ دل و جان سے گرویدہ ہو گئے — ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیں :-

ندوة العلماء (دکن) میں ۲۵ تا ۲۸ شوال ۱۳۹۵ھ ۸۵ سالہ جشن تعلیمی منایا گیا جس میں ملکی اور غیر ملکی مہمان شریک ہوئے، اس جشن میں کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، ان کتابوں میں امام احمد رضا کا رسالہ خالص الاعتقاد بھی رکھا تھا، محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض (سعودی عرب) کے پروفیسر کلینۃ الشریعہ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ نے جب رسالہ خالص الاعتقاد دیکھا تو بے ساختہ دریافت کیا :-

این مجموعه فتاوی الامام احمد رضا
البریلوی؟

حاضرین نے بات سنی ان سنی کر دی ————— الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور، عظیم گڑھ) کے استاد مولانا محمد سلیم اختر الاعدلی کو اس کی اطلاع ملی تو وہ پروفیسر موصوف سے

ان کی قیام گاہ پر ملاقات کے سنے حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ امام احمد رضا سے کیسے متعارف ہوئے، جواباً پروفیسر موصوف نے فرمایا کہ وہ کسی سفر پر جا رہے تھے ان کے ہمسفر کے پاس فتاویٰ رضویہ تھا، میں نے ایک عربی فتویٰ پڑھ کر جود دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ تھا۔

ہندوستان کے مشہور پارسی ماہر قانون اور مسلم پرنسپل لار کے مصنف پروفیسر علامہ ۱۹۲۷ء میں جے پور کے پارسی سیکرٹری آف اسٹڈیٹس کھمبھاتا کے ہاں مہمان ہوئے، مسٹر کھمبھاتا نے جے پور کے ایک اور ماہر قانون جج مولوی سید عبدالسلام خیال کو بھی اپنے ہاں مدعو کیا چنانچہ وہ اور ان کے صاحبزادگان کے تالیق علامہ نور احمد قادری (جو اس وقت سفارتخانہ انڈونیشیا، اسلام آباد میں "مورخ پاکستان" کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں) مسٹر کھمبھاتا کے ہاں گئے۔

جج صاحب نے پروفیسر ملا سے تعارف کے بعد فقہ اسلام سے متعلق استفسارات کئے۔ پروفیسر ملا نے ہندوستان میں فقہ حنفی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا وہ علامہ نور احمد قادری کی زبانی سنئے :-

"ہندوستان میں فقہ حنفی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے میرے سامنے جج صاحب سے کہا کہ ہندوستان کا بھی بڑا کارنامہ ہے، فقہ حنفی میں بہت کچھ لکھا گیا اور بالخصوص دو کتابیں تو بہت ہی بڑی لکھی گئیں، ایک فتاویٰ عامگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ"۔

پروفیسر ملا نے ایک استفسار کے جواب میں مزید کہا :-

علامہ محمد حسین ابن علی : امام احمد رضا، باب علم و دانش کی نظر میں، مطبعہ انوار آباد، ص ۱۹۱-۱۹۲ (ملاحظہ فرمائیے)۔ سید یونیورسٹی، ہائینڈ کے پروفیسر جے۔ ایم۔ ایس بلیمان (شعبہ علوم اسلامیہ) کتب فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں، فتاویٰ رضویہ بھی ان کے زیر مطالعہ ہے۔ مستورد

علامہ مکتوب علامہ نور احمد قادری، مکتوبہ ۷ جنوری ۱۹۸۱ء، از سہم آباد

جعلکما اللہ من النعم حسنین ۛ

”اور حضرت کو معلوم ہے کہ میں ان تحریرات کا محتاج ہوں جو آپ نے
حاشیہ ابن عابدین پر افادہ فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کو محسنین میں شامل
فرمائے۔“

اور مولانا سید مامون البری مدنی، امام احمد رضا کی عربی مصنفات کے مطالعہ کا اشتیاق
ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

وسر جو ایضا من حضرت کما ان سترسلوا لنا

بعضا من تالیفکما العربیۃ ۛ

”آپ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اپنی بعض تالیفات عربیہ ارسال فرمائیگی۔“

علماء عرب کے مندرجہ بالا تاثرات کو پڑھ کر اور ان کے ذوق و شوق دیکھ کر
یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کو جلد از جلد منظر عام پر
لایا جائے خصوصاً وہ جن کا تعلق علم حدیث اور علم فقہ سے ہے، نیز یہ بھی ضروری ہے
کہ عالم اسلام کے کسی جامعہ کے فاضل امام احمد رضا کی فقاہت پر عربی میں ایک تحقیقی مقالہ
پیش کریں تاکہ یہ عبقری عصر عالم اشکار ہو سکے۔

ۛ مکتوب سید اسماعیل بن علی، محرمہ ۱۲۹۵ھ، اردی الحجۃ ۱۳۲۵ھ، بنام امام احمد رضا۔

ۛ مکتوب سید مامون البری مدنی، محرمہ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بنام احمد رضا

ۛ ۱۹۷۹ء میں مولانا ارشد القادری (سیکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، بریڈ فورڈ، انگلستان)

نے اطلاع دی تھی کہ مولانا حسن رضا خاں، پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) سے امام احمد رضا کی فقاہت پر

ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں، پھر ۱۹۷۹ء میں خود مولانا حسن رضا خاں کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ ان کو ڈگری

مل گئی ہے، حال ہی میں محمد آباد گوہنہ (اعظم گڑھ، بھارت) سے مولانا محمد احمد مصباحی نے اطلاع دی کہ

یہ مقالہ اسلامک پبلی کیشنز سنٹر، پٹنہ نے شائع کر دیا ہے، مولانا کے موصوف نے ازراہ عنایت اسکا

ایک جلد بھی ارسال فرمائی۔ یہ جلد بڑے سائز کے ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور عنوان ہے فقیر اسلام

(بقیہ صفحہ آئندہ)

مقام امام احمد رضا

بلاشبہ علم و فضل میں امام احمد رضا کا ان کے معاصرین میں کوئی ہم پلہ نہ تھا، اگر کوئی محقق بغیر کسی تعصب و تنگدلی کے معاصرین کے آثارِ علمیہ اور امام احمد رضا کے آثارِ علمیہ کا تقابلی مطالعہ کریں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ امام احمد رضا کا ان کے عہد میں کوئی ثانی نہ تھا اور پھر کثرتِ علوم پر امام احمد رضا کو جو عبور اور مہارت حاصل تھی اس کی نظیر ان کے عہد میں کیا، مہی میں بھی شاید ہی نظر آتی ہے۔

علماءِ حرین شریفین میں نہ صرف علمی حیثیت سے بلکہ شخصی حیثیت سے بھی امام احمد رضا کا پایہ بہت بلند تھا جس کا اندازہ ان مناداتِ اجازتِ حدیث بیعت سے ہوتا ہے جو امام احمد رضا نے علماءِ حرین کو جاری کیں اور ان مکتوبات سے جو علمائے حرین نے آپ کو بھیجے نیز خود امام احمد رضا کے طعوظات سے ان کے

— اس میں شک نہیں کہ یہ مقالہ نہایت ہی دقیق ہے اور قابلِ مطالعہ، خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام احمد رضا کی فقاہت اور علمیت سے باخبر نہیں۔

مستود

مفتی سید شجاعت علی قادری (دارالعلوم نعیمیہ کراچی) نے مجدد الامر کے نام سے امام احمد رضا کے عنوان سے ایک نہایت ہی دقیق مقالہ عربی زبان میں لکھا ہے جو ۱۳۹۹ھ میں کراچی سے شائع ہو گیا ہے اس مقالے میں امام احمد رضا کی زندگی اور فکر سے متعلق تقریباً تمام پہلوؤں پر جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے، بلاشبہ عربی زبان میں امام احمد رضا پر یہ پہلی کامیاب تصنیف ہے لیکن اس کے بعد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کے ہر پہلو کے متعلق تصانیف پیش کی جائیں، ان کی زندگی ایک بحرِ ناپید اکنار ہے۔

ملاحظہ فرمائیے: الامارات العربیہ، المستور رسائل رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۶-۲۶۷

لکھ احمد رضا خاں: الملفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۲ تا ۴۱

صاحبزادے کی نگارشات اور علماء عرب کی تصدیقات کے مطالعہ سے بھی ہوتا ہے۔
حافظ کتب الحرم شیخ اسماعیل بن سید خلیل نے تو یہاں تک کہہ دیا :-

(ا) بل اقول لوقیل فی حقہ انہ مجدد ہذا

القرن لکان حقاً وصدقاۃ

” بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی

کا مجدد ہے تو بیشک یہ بات سچی و صحیح ہو۔“

اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی در دیروی مدنی فرماتے ہیں :-

(ب) امام الامۃ المجدد لہذا کا الامۃ لکھ

” اماموں کے امام اور اس امت مسلمہ کے مجدد“

مجدد امت شخصی اور علمی دونوں خوبیوں کا جامع ہوتا ہے تو مندرجہ بالا

اقتباسات امام احمد رضا کی جامعیت کا ملکہ کے آئینہ دار ہیں ————— مجدد

وقت اپنے عہد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور چار دانگ عالم میں اس کا شہرہ

ہوتا ہے ————— آئیے دیکھیں مولانا سید مومن البری مدنی کیا فرماتے ہیں :-

(ج) فهو الحقیق بان یقال انہ فی عصرہ اوجد

کیف و فضلہ اشہر من ناس علی علم

” وہ اس لائق ہیں کہ کہا جائے کہ ان جیسا ان کے زمانے میں

کوئی نہیں کیونکہ ان کا فضل و کمال اس آگ سے زیادہ مشہور ہے

۱۔ اندر رضا خاں : کفل الفقیر الفہم ، مطبوعہ لاہور ، ص ۴ تا ۸

۲۔ احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۱ (۱۳۹۲ھ) ، ج ۲ (۱۳۹۶ھ) ، مطبوعہ لاہور

۳۔ احمد رضا خاں : حسام اکھمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵

۴۔ احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۶۲

۵۔ مکتوب سید مومن البری مدنی ، رسائل رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۶

جو ہپاڑ کی چوٹی پر چلائی جاتی ہے۔“

اور مولانا فضل الحق مکی، امام احمد رضا کے تعمق و تفکر اور دلائل و براہین کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں :-

(د) الدالة على سوسخ علوم المؤلف العالم
العلامة الفهامة الذي هو في الاعيان بمنزلة
العين في الانسان له

” یہ جوابات بتا رہے ہیں کہ مولف عالم علامہ، فاضل قیام ہے

اور علامہ میں ایسا ہے جیسے بدن میں آنکھ “

واقعی مجدد و مہر کی حیثیت اپنے اعیان و اقراں میں ایسی ہی ہوتی ہے
جیسے جسم انسان میں آنکھ بلکہ انسان کی مناسبت سے یہ کہا جائے کہ آنکھ کی پتی
تو زیادہ مناسب ہوگا۔

اجلہ علماء حرمین شریفین امام احمد رضا کی جو قدر و منزلت کرتے تھے اس کا
کچھ اندازہ ان واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

(۱) مکہ معظمہ میں شیخ الخطباء، کبیر العلماء مولانا شیخ احمد ابوالخیر میر داد غنی کی وجہ
سے امام احمد رضا کے پاس نہ آ سکے چنانچہ انہوں نے یاد فرمایا اور امام احمد رضا
کی زبانی رسالہ الدولۃ المکیہ سماعت فرمایا، رخصت ہوتے وقت امام احمد رضا
نے ان کے زانوئے مبارک کو ہاتھ لگایا تو بمبیاختہ ارشاد فرمایا :-

انا قبل امرجکم انا قبل نعالکم

” ہم آپ کے پیروں کو بوسہ دیں، ہم آپکی جوتیوں کو چومیں “
(ب) ۱۳۲۷ھ میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی سے ایک روز قبل امام احمد رضا

روز زیارتِ روضۃ النور میں یہ جملہ ارشاد فرمایا :-

”روضۃ النور پر ایک نگاہ پڑ جائے پھر دم نکل آئے“ ۱۷

اس وقت سابق قاضی مکہ منظرہ شیخ صالح کمال موجود تھے، یہ سنتے ہی بہت بار

سجود کرتے فرمایا :-

نعود ثم نعود ثم نعود ثم نعود ثم نعود ثم نعود

”ہرگز نہیں، روضۃ النور حاضر ہو کر پھر حاضر ہو، پھر حاضر ہو، پھر

مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو“

(۷) مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی اپنی عینی شہادت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

انی مقیم بالمدينة الامينة منذ سنين

وياتيها من الهند الوف من العلمين فيهم

علماء و صلحاء و اقطياء س آيتهم يد و س و ن

في سكك البلد لا يلتفت اليهم من اهله

و اسي العلماء و الكبار العظماء اليك مهترين

و بالاحلال مسرعين ذلك فضل الله يؤتيه

من يشاء ۱۸

”میں ساٹھ سال سے مدینہ منورہ میں رہتا ہوں، ہندوستان سے

ہزاروں انسان آتے ہیں، ان میں علماء، صلحاء، اقطیاء سب ہوتے ہیں

میں نے دیکھا کہ یہ لوگ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں، کوئی

ان کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھتا لیکن ان کی مقبولیت کی عجیب شان

دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علماء و بزرگ آپ کی طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں اور تعظیم بجالانے میں جلدی کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا کی محبوبیت اور مرجعیت کا جو اس وقت عالم تھا، اس کے کچھ آثار اب بھی نظر آتے ہیں۔ — آئیے مولانا غلام مصطفیٰ (مدرس مدرسہ عربیہ اشرف العلوم، راجشاہی، بنگلہ دیش) کی زبانی سنیے :-
(ا) مولانا سید محمد علوی (مکہ معظمہ) کے در دولت پر حاضر ہوئے، جب اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا :-

نحن تلاميذ تلاميذ اعلیٰ حضرت

مولانا احمد رضا خان البریلوی رحمۃ اللہ علیہ

توسید محمد علوی سر و قد کھڑے ہو گئے اور ایک ایک سے معانقہ و مصافحہ کیا اور پھر فرمایا :-

نحن نعرف بتصنیفاتہ وتالیفاتہ

حب علامۃ السنۃ و بغضہ علامۃ البدعۃ

” ہم امام احمد رضا کو ان کی تصانیف اور تالیفات کے ذریعہ

جانتے ہیں، ان سے محبت سنت کی علامت ہے اور ان سے بغض بدعت کی نشانی ہے۔“

(ب) اسی طرح مولانا غلام مصطفیٰ اپنے رفقاء کے ساتھ عمر سیدہ بزرگ علامہ شیخ محمد مغربی انجرائری سے ملے اور ان سے اپنا تعارف کرایا تو وہ بھی اٹھ کر

ایک ایک سے لے کر سو سے اور مصافحہ کیا اور فرمایا :-

” حضرت علامہ فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے سمجھ

اور میرے دوست تھے، ہم آج بھی ان کے علم و فضل کے مداح ہیں

اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں “ لہ

(ج) ۸۰ سالہ بزرگ مولانا عبدالرحمن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے

امام احمد رضا کے تبرکات دکھائے جو ان کے پاس محفوظ تھے اور فرمایا :-

” میں اس وقت چھوٹا تھا اور ذی ہوش تھا، مجھے اچھی طرح

یاد ہے کہ علمائے عرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملنے تو ان کی

دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی

ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا “ لہ

امام احمد رضا کے علمی آثار

(۱)

امام احمد رضا تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں معاصرین

متاخرین پر گہرے سبقت لے گئے ہیں، ان کی مختصر سے مختصر تحریر بھی گنجینہ علم و

عرفان ہے۔ ان کا ہر فتوہ ایک تحقیقی مقالہ کا حکم رکھتا ہے، ان کے فتوے جو

بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہیں، اگر ایک ایک کر کے جدید تدوینی تکنیک کے مطابق

مدون کئے جائیں تو اپنے اپنے موضوع پر بہترین تحقیقی مقالات شمار کئے جاسکتے

لہ ایضاً : ص ۷۰ و سوانح اعلیٰ حضرت ، ص ۳۰۰

لہ ایضاً : ص ۷۲ و ایضاً ، ص ۳۰۲

ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہوئی۔

امام احمد رضا کا ایک فتویٰ مسمیٰ تاجی شرح المطالب فی بحث ابیطالب (۱۳۱۶ھ) ہے، مشکل سے ۵ صفحات پر مشتمل ہوگا مگر اس میں ۳۰ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اس دور میں جبکہ تحقیق کے اعلیٰ معیار قائم ہو چکے ہیں اتنے مختصر مقالے میں اس قدر حوالے شاذ ہی نظر آتے ہیں۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ امام احمد رضا نے تحقیق کا یہ اعلیٰ معیار اس وقت قائم کیا جبکہ کم از کم ہندوستان میں ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں، امام احمد رضا کی ہر تصنیف، ہر تالیف، ہر فتویٰ، ہر رسالہ، ہر تحریر اعلیٰ ترین تحقیق کا نمونہ ہے۔
— ان کا وجودِ سعودیہ عالم اسلام بالخصوص پاک و ہند کے لئے باعثِ فخر ہے۔

(ب)

امام احمد رضا کی کثیر تصانیف ان کی تبحر علمی، قوتِ حافظہ اور سرعتِ تحریر کی مرہونِ منت ہیں۔ تبحر علمی اور قوتِ حافظہ کا حال تو آپ اور پڑھ چکے، سرعتِ تحریر کا یہ حال تھا کہ ایک دو روز کے اندر اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے تحقیقی رسالے لکھ لیا کرتے تھے جو عام حالات میں ایک ماہ سے کم مدت میں نہ لکھے جائیں چنانچہ جب ۱۳۱۶ھ میں ۲۸ سوالات پر امام احمد رضا کا فتویٰ علماءِ حرمین کے سامنے پیش ہوا اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ صرف دو راتوں کی تخلیق ہے تو وہ حیران رہ گئے چنانچہ مولانا خوندرجان بخاری مجاہدِ حرمین اس فتوے پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الامیری الى هذه العجالة النافعة فانها

وان امکن تحریرها من غیر المؤلف الامعی

التحریر لکنها مما یستبعد اتہامها فیما

ذکرہ من زمان قصیر لہ

”کیا اس مفید رسالے کو نہیں دیکھتے، مجال ہے کہ ذکی الطبع اور
ماہر علوم مصنف (امام احمد رضا) کے علاوہ کوئی لکھ سکے، مگر یہ بات بعید
ہے کہ اتنی مختصر مدت میں کوئی ایسا رسالہ مکمل کر سکے۔“

اور اسی رسالے پر کیا منحصر ہے تقریباً ہر تحریر مختصر سے مختصر وقت میں تخلیق کی گئی
مثلاً الدولۃ الکبیر سارے آٹھ گھنٹے میں مکمل ہوئی اور لفظ الفقیر
القائم دودن میں مکمل ہوئی۔

(۷۰)

امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف زمانوں میں
مختلف حضرات نے مختلف تعداد لکھی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصانیف
میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا تھا اور ہر آنے والا لمحہ ایک نئی تصنیف کا
پیغام لے کر آتا۔ مولانا رحمان علی نے ۱۳۵۵ھ میں اپنی کتاب
تذکرہ علمائے ہند (فارسی) مرتب کی، اس میں امام احمد رضا کی تصانیف کے
بارے میں لکھا ہے:-

تصانیف دسے تا ایں زماں ہفتاد و پنج مجلد رسیدہ اند ۳۵

۳۵ ۲۶ راورد ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

۳۵ ۲۱ راورد ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ

۳۵ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ، ص ۱۸

نوٹ:- ۱۳۵۶ھ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی طفر الدین رضوی نے حیات اعلیٰ حضرت مرتب کی
اس میں مولانا رحمان علی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا کے موصوف لکھتے ہیں:-

یہ تصنیف تذکرہ علمائے ہند کے علم کے مطابق اس زمانے کی تصانیف ہیں، حقیقتاً حضرت

کی تصانیف چھ سو سے زائد ہیں جن کا فصل بیان حیات اعلیٰ حضرت، جلد دوم میں

آتا ہے۔

امام احمد رضاؒ نے ۱۳۲۴ھ میں علمائے حرمین کو سنداتِ اجازت جاری کرنا پہلی اور دوسری سند میں امام احمد رضاؒ نے اپنی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ تحریر فرمائی ہے نیز لکھا ہے کہ فتاویٰ العطا یا النسبویہ فی الفتاویٰ سے الرضویہ کی ساسات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

محرم ۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضاؒ کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضویؒ نے مولانا عبد المجید آبادی کی فرمائش پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا جس کا عنوان تھا: المجلد المعداد لتالیفات المجدد (۱۳۲۴ھ)

یہ رسالہ مطبع حنفیہ، پٹنہ غالباً سنہ مذکورہ ہی میں شائع ہوا، اس میں سچا علوم و فنون پر امام احمد رضاؒ کی ۳۵۰ تصانیف کا ذکر ہے، جن میں ۱۰۰ عربی ہیں، ۲۷ فارسی میں اور ۱۲۲۳ اردو میں۔

مولوی ظفر الدین رضویؒ نے رسالہ کے آغاز میں یہ صراحت کی ہے:-
 "یہ مجموعہ مع ذیل بعض تالیفات اصحاب و احباب محترم
 رحمہ اللہ تک ساڑھے تین سو تصنیفیں ہیں، میں نہیں کہتا کہ سب
 اسی قدر ہیں بلکہ یہ صرف وہ ہیں جو اس وقت کے استقرار میں
 میرے پیش نظر ہیں، فضلِ خدا سے امیدِ وثیق ہے کہ اگر نقص نام
 اور قلم قدیم و جدید بتوں پر نظر عام کی جائے تو کمابیش پچاس
 رسالے اور تکمیل۔"۔

جب یہ رسالہ دوبارہ ۱۳۹۴ھ میں لاہور سے شائع ہوا تو مولوی محمود احمد قادری (استاد مدرسہ حسن المدارس قدیم، کانپور) نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلسِ رضا، لاہور) کو لکھا:-

”مجھے آپ نے پہلے باخبر نہیں فرمایا ورنہ میں محل المعداد کو محل لفصل
کرتا، اعلیٰ حضرت قند کی تصانیف مطبوعہ کی پوری تعداد خانقاہ برکاتیہ
مارہرہ شریف (انڈیا) میں محفوظ ہے، مولانا مختار الدین (صدر شعبہ
عربی مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے کتب خانے میں کچھ مخطوطات اور
کچھ مطبوعات ضرور موجود ہیں“۔

۱۹۶۷ء میں ماہنامہ المیزان، (بیبی) کا شاندار امام احمد رضا نمبر
شائع ہوا، اس میں پچاس سے زیادہ علوم پر امام احمد رضا کی ۵۴۸ کتابوں کے
نام اور دوسری تفصیلات سامنے آئی ہیں، انہیں تفصیلات کو پاکستان سے
شائع ہونیوالی ایک ضخیم کتاب انوار رضا میں بھی پیش کیا گیا ہے۔
امام احمد رضا کے شہزادے مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں کے تلمیذ
رشید علامہ مفتی محمد اعجاز ولی قادری رضوی نے امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد
۱۰۰ لکھی ہے، انہوں نے لکھا ہے :-

صاحب التصانیف العالیۃ والتالیفات
الباہرۃ الاتی بلغت اعداها فوق
الالف

اور مولوی محمد احمد رضوی قادری (تلمیذ ڈاکٹر مختار الدین آرزو ابن مولوی ظفر الدین

۱۔ مکتوب مولانا محمد احمد قادری، بحرہ ۵ فروری ۱۹۷۵ء، بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۲۔ المیزان (بیبی) امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء/۱۳۹۶ھ، ص ۳۰۶-۳۲۵
۳۔ انوار رضا (لاہور) مطبوعہ ۱۳۹۶ھ ص ۳۲۸-۳۳۸

نوٹ: مفتی شجاعت علی قادری نے اپنی تالیف مجدد الامم (مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ کے ص ۱۹۳)،
۲۰۶ امام احمد رضا کی ۶۴ کتابوں کی تفصیلات دی ہیں۔ مستورد
۴۔ مفتی سید ابوالحسن: المعتمد المنتقد (۱۴۰۰ھ) مع تالیف امام احمد رضا، المعتمد المنتقد (۱۴۰۲ھ) مطبوعہ لاہور
(غیر از محمد اعجاز علی خاں)

رضوی خلیفہ امام احمد رضاؒ نے لکھا ہے :-

” آپ نے گیارہ برس کی عمر میں ہدایۃ النسخ کی شرح لکھی، یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے، اس کے بعد ایک ہزار کتابیں پچاس موضوعات پر تحریر فرمائیں۔“ ۱

بہر کیف امام احمد رضاؒ کے وصال کے بعد تحقیق سے معلوم ہوا کہ تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی متجاوز ہے، امام احمد رضاؒ کی بہت سی تصانیف نوابک شائع بھی نہیں ہو سکیں، چنانچہ دارالعلوم منظر اسلام (بریلی) میں موجود ۳۴ علوم پر ۲۵۰ قلمی کتابوں کی ایک فہرست ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) میں شائع ہوئی تھی ۲۔ امام احمد رضاؒ کی تصانیف کی ایک جامع فہرست مبارک پور (اعظم گڑھ) انڈیا میں مکمل کی گئی ہے۔ دارالعلوم اشرفیہ کے استاد مولانا محمد حسین اختر شظمی اپنی تالیف میں تحریر فرماتے ہیں :-

” فاضل بریلوی کی تصانیف کی تفصیلی فہرست پوری تحقیق اور تلاش و جستجو کے بعد مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب نے مرتب فرمائی ہے جو الجمع الاسلامی (مبارک پور) کے زیر اہتمام منظر عام پر آئیگی۔“ ۳

(۵۱)

امام احمد رضاؒ کی بہت سی کتابیں پاکستان و ہندوستان میں چھپی ہیں مگر زبان عربی میں سیر دست مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں :-

۱۔ الفضل الموبہی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی (۱۳۱۳ھ)، مطبوعہ لاہور ۳۹۷ھ

۲۔ محمد احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۳۹۷ھ، ص ۲۶

۳۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) شمارے اکتوبر و دسمبر ۱۹۷۶ھ

۴۔ محمد حسین اختر : امام احمد رضاؒ باب علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ لاہور ۳۹۷ھ

۵۔ حاشیہ، ص ۲۲

(ممبر مولانا افتخار احمد قادری)

- ۲۔ فتاویٰ اکرمین برجت ندوۃ المین (۱۳۱۷ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
 - ۳۔ المستند المعتمد (۱۳۲۰ھ) ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
 - ۴۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ) ، مطبوعہ کراچی
 - ۵۔ کفل الفقہ الفہم فی احکام قرطاس الدہم (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور
 - ۶۔ حاشیہ اکرمین علی منہج کفر و المین (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ
 - ۷۔ الاجازۃ المتینۃ لعلما ربکۃ والمدینۃ (۱۳۲۴ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ
 - ۸۔ اعلیٰ الاعلام بان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام ، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
 - ۹۔ جہاں شمار حاشیہ ردالمحتار (ذریعہ طبع ۱۳۲۶ھ) ، حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ
- زبان عربی میں امام احمد رضا کی ۲۰۰ کتابوں میں سے یہ چند دستیاب ہیں،
 آخری کتاب جہاں شمار کے بارے میں امام احمد رضا نے لکھا ہے :-
 اس جوان لو جردت تعلیقاتی من ہوا مشہ
 بلغت مجلدین مع ان فیہا ما ہی ایملوات
 وحو زامت علی اسفار ی او علی فتاوی
 او تحذیراتی لہ
 ”مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو
 دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں،
 اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی
 کئے گئے ہیں۔“

مولانا محمد حسین اختر اعظمی نے اپنے مکتوب ۶ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۳۷۹ھ /
 ۱۹۵۹ء میں یہ خبر دی ہے کہ جہاں شمار حیدرآباد دکن میں چھپ رہی ہے، اس میں

شک نہیں کہ یہ حاشیہ قابل مطالعہ ہوگا کیونکہ خود امام احمد رضا نے اس کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے، اس کے علاوہ علماء عرب نے اس کے مطالعہ کا شوق و ذوق ظاہر کیا ہے جیسا کہ فہرہ کور ہوا۔

امام احمد رضا پر کام کی فہرست

(۱)

امام احمد رضا کی عظیم اور ہمہ گیر شخصیت اس امر کی متقاضی ہے کہ عالم اسلام کی جامعات میں اس کی طرف پوری توجہ دی جائے اور محققین مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالات قلمبند کریں۔ اب تک جو کام ہوا ہے وہ ناکافی ہے۔ اردو میں تو پھر بھی بہت کچھ ہو گیا، عربی اور انگریزی میں تحقیق و تلاش کی مزید ضرورت ہے۔ امام احمد رضا کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی غیر منقسم ہندوستان کے صوبہ خاٹ پور، پی، بہار، بنگال، پنجاب وغیرہ میں کام ہوتا رہا۔ تقریباً نصف صدی بعد لاہور میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی سرپرستی میں مرکزی مجلس رضا قائم ہوئی، سلسلہ سے اس نے اپنی مساعی کو تیز کر دیا اور امام احمد رضا پر اردو میں بہت سے علمی مقالات شائع کر کے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کو متعارف کرایا، عربی اور انگریزی میں بھی ایک دور سلسلے شائع کئے گئے اور ہنوز سلسلہ اشاعت جاری ہے۔ ایک نہایت اہم کام امام احمد رضا کے تلمیذ رشید سید محمد محمد چھوچھو کے فرزند ارجمند وجاہتین مولانا سید محمد جیلانی (مدیر ماہنامہ المیزان، بمبئی) نے ہندوستان میں یہ کیا کہ مارچ ۱۹۶۷ء میں ۶۴۲ صفحات پر مشتمل المیزان کا ایک ضخیم امام احمد رضا نمبر شائع کیا جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر مختلف فضلا نے اردو میں ۷۷ مقالات پیش کئے ہیں۔ دوسرا اہم کام

پاکستان میں یہ ہوا کہ امام احمد رضا کے خلیفہ حضرت سید ابوالبرکات سید احمد (م ۳۹۸) کی سرپرستی میں قائم ہونے والے علمی ادارے شرکتِ حنفیہ لمیٹڈ (لاہور) نے انوارِ رضا کے نام سے ۷۰ صفحات پر مشتمل ایک عظیم مجموعہ مقالات (۳۹۷) شائع کیا، مقالات کی تعداد ۶۰ ہے، اس کے علاوہ اور حضرات نے بھی کلم کیا ہے، مثلاً پاکستان میں مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری، مفتی سید شجاعت علی قادری، جناب محمد صادق قسوی اور مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے امام احمد رضا پر اردو میں قابلِ قدر کام کیا ہے، ہندوستان میں مولانا محمد حسین اختر اعظمی اور مولانا افتخار احمد قادری نے بھی کام کیا ہے۔

(ب)

عربی میں غالباً سب سے پہلے ازبیر یونیورسٹی (قاہرہ) کے پروفیسر الشرحی الدین لوائی

۱۵۰) ڈکٹر محمد اسد نے ہر احمد رضا پر کتاب کے عنوان سے ایک مقالہ مرتب کیا ہے جو انوارِ رضا (ص ۳۴۹-۳۵۲) میں شامل ہے، اس میں انہوں نے امام احمد رضا سے متعلق بعض مقالوں اور کتابوں کی ایک فہرست پیش کی ہے۔

مستود

(ب) راقم بھی حیاتِ امام احمد رضا کے عنوان سے ایک مبسوط سوانح مرتب کر رہا ہے اور اس سلسلے میں تقریباً ۵۰ کتب و رسائل اور اخبارات جمع کئے ہیں۔

مستود

۱۵۱) جناب محمد صادق قسوی نے خلفائے علی حضرت کے نام سے دو جلدیں مرتب کی ہیں، اسی طرح مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے پاکستان و ہندوستان کے مشہور فضلاء کے تاثرات کو دو جلدوں میں جمع کیا ہے۔ یہ سارا مواد مرکزی مجلسِ رضا، لاہور میں منتظرِ طباعت ہے۔

۱۵۲) مولانا محمد حسین اختر اعظمی نے امام احمد رضا ۱۰۰ باب علم و دانش کی نظر میں کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی ہے جو ۳۹۷ھ میں لاہور سے طبع ہو کر مہارک پور (انڈیا) سے شائع ہو گئی ہے مولانا افتخار احمد قادری نے امام احمد رضا کا سالہ الفضل المومنی، عربی میں منتقل کیا ہے،

مستود

یہ رسالہ ۱۴۳۷ھ میں لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔

امام احمد رضا کے متعلق کچھ نہیں معلوم، ۱۹۳۷ء میں لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس۔ بلیان کو امام احمد رضا کے بارے میں خط لکھا تو انہوں نے جواباً لکھا :- (ترجمہ)

”مجھے یہ اعتراف ہے کہ میں احمد رضا خاں کے نام تک سے واقف نہیں“۔

تعجب ہے کہ شعبہ اسلامیہ کا کمنڈیشن اور جہانگیرہ استاد امام احمد رضا سے بے خبر ہے، اس کی اس بے خبری نے راقم کو انگریزی میں مقالہ پیش کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ ۱۹۴۵ء میں پروفیسر موصوف کو جب یہ مقالہ بھیجا گیا تو انہوں نے لکھا :- (ترجمہ)

”بلاشبہ یہ بات تعجب خیز ہے کہ ڈبلیو۔سی۔ اسمتھ کی کتاب انڈین اسلام ان انڈیا اور ایم عجیب کی کتاب دی انڈین مسلمز میں امام احمد رضا کا ذکر نہیں کیا گیا، بالعموم برہمنوں کی تحریک کی طرف کم توجہ دی گئی ہے اور اس سلسلے میں ابھی بہت کچھ تحقیق کرنا ہے“۔

پروفیسر موصوف ایک دوسرے خط میں مغربی فضلاء کی بے خبری پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں :- (ترجمہ)

”یقیناً ابھی اس سلسلے میں بہت کچھ تحقیق کرنی ہے اور یہ بات قابلِ افسوس ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کے بارے میں جو پیش رفت ہوئی ہے ہمارے مغربی فضلاء و محققین عام طور پر اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ میرے ملک (ہالینڈ) میں مصر کی طرف عام توجہ مرکوز ہے جبکہ آپ کے ملک پر ابھی تحقیقات نہ ہو سکیں۔“

۱۔ مکتوب انگریزی مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۳ء از لیڈن (ہالینڈ)

۲۔ مکتوب انگریزی مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۱ء از لیڈن (ہالینڈ)

۳۔ مکتوب انگریزی مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۴۹ء از لیڈن (ہالینڈ)

کیلیفورنیا یونیورسٹی (برکلی، امریکہ) کے شعبہ تاریخ کی فاضلہ ڈاکٹر پادربرامنکات نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

THE REFORMIST ULEMA:

MUSLIM RELIGIOUS LEADERSHIP

IN INDIA 1860 - 1900 (BERKELEY, 1974) .

اس مقالے کے اٹھویں باب میں امام احمد رضا اور آپ کے مسلک کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے جو ۱۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، مقالے کا یہ حصہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور) کی وساطت سے جنوری ۱۹۷۹ء میں راقم کی نظر سے گزرا، فاضلہ موصوفہ نے محنت تو کی ہے مگر ضروری مواد کی کمی کی وجہ سے وہ موضوع کا حق ادا نہ کر سکیں، راقم نے بعض سفارشات لکھ کر بھیجی ہیں، امید ہے کہ وہ ان کی روشنی میں اپنے مقالے کے اس حصے میں ضروری ترمیم و اضافہ کر لیں گی۔ ————— جناب غلام سرور صاحب (صدر المنتظر پاکستانیہ الدعوة الاسلامیہ، لاہور) نے راقم کو لکھا تھا کہ وہ امام احمد رضا پر انگریزی میں ایک مبسوط مقالہ لکھنا چاہتے ہیں۔

(۵)

ملتِ اسلامیہ اور عالمِ اسلام پر امام احمد رضا کے بے شمار احسانات ہیں، خصوصاً دنیائے عرب پر، چودھویں صدی ہجری میں جزیرۃ العرب میں شاید ہی کوئی ایسا عبقری پیدا ہوا ہو جس نے اپنے پیچھے (۸۰۰ فارسی اور اردو کتب و رسائل کے علاوہ ۲۰۰ عربی کتب و رسائل یادگار چھوڑے ہوں، ہاں یہ فخر امام احمد رضا کو حاصل ہے۔ ————— وہ ہندی ہوتے ہوئے عربی تھے۔ ————— اگر یہ امام و جزیرۃ العرب میں پیدا ہوتا تو آج اس کی شہرت اقصائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم

میں پھیل چکی ہوتی مگر وہ غلام ہندوستان میں پیدا ہوا اور اس کے جبریت انگیز علمی کارنامے غلامی کے ماحول میں دب کر رہ گئے، پسج ہے کہ احرار کی قدر و منزلت غلام نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ اب جبکہ مسلمانوں کی بہت سی مملکتیں آزاد ہیں، ملت اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ امام احمد رضا پر تحقیق کر کے ان کے افکار و خیالات سے خود مستفید ہو اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سر دست اتنا ضروری ہے کہ امام احمد رضا کے قلمی علمی ذخائر کے عکس لے کر پاک و ہند کے کتب خانوں میں محفوظ کر لئے جائیں، بلاشبہ یہ ذخیرہ شعبہ مائے علوم اسلامیہ کے محققین کیلئے ایک نادر تحفہ ثابت ہوگا۔

اے عالمو!، اے دانشورو! اور ماں اے محققو! امام احمد رضا کی روح تم کو پکار رہی ہے۔۔۔۔۔ چلو! بڑھو! اور جو کچھ کرنا ہے، کر گزرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ عیسیٰ ذخیرہ انقلاباتِ زمانہ کی نذر ہو جائے اور ہم کہنا افسوس ملتے رہ جائیں۔

احقر محمد سعید احمد
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج
محکمہ، (سندھ)
پاکستان

۲۱ جمادی الثانیہ ۱۴۰۲ھ
۲۴ اپریل ۱۹۸۱ء

مانند مراجع

ابن عابدین محمد بن بن عمر :	عقود الدیوب فی تفتیح فتاویٰ اکھار یہ (۱۲۳۸ھ)
ابو الحسن علی ندوی :	نرمیۃ الکواطر و ہجۃ المسامح والنواظر، مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد ہشتم، سن ۱۳۹۵ھ
احمد رضا خاں، امام :	الدلائل الحکیہ بالمادۃ الغیریہ (۱۳۱۲ھ)
" " :	حالات بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی
" " :	رسائل رضویہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر مظہری) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	رسائل رضویہ، ج ۲ (مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر مظہری) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	الفیوض المکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ (قلمی) ۱۳۲۵ھ
" " :	کفل الفقیہ الفہم فی احکام قرطاس الدیوب (۱۳۲۲ھ) مطبوعہ لاہور
" " :	جد الممتار فاشیہ رفاہیاتہ (قبل ۱۳۲۲ھ) مطبوعہ حیدرآباد دکن
" " :	حسام اکرمین علی منکر الکفر والین (۱۳۲۲ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ
" " :	النیرۃ الرشیدی فی شرح الجوسۃ الفنیہ (۱۳۹۵ھ) مطبوعہ لاہور، مطبوعہ محمد سعید صاحب

احمد رضا خاں، امام :	اختصار مستندینا رنجاة الابد (۱۳۲۰ھ)، مطبوعہ لاہور مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
" " :	افضل المومنین فی معنی اذاعہ احمدیہ، فہرست (۱۳۱۳ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
" " :	اعلیٰ الاعلام ان الضیقت مطلقاً علی قول الامام، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ
" " :	الطایب المتنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ، ج ۵، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	الاغراض الرضویہ لمجل مکتہ البہیہ (۱۳۲۳ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
" " :	فتاویٰ کثرین بر حث ندوة بین (۱۳۱۶ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ
" " :	المفرد، ج ۲، مطبوعہ کراچی
" " :	منور البتایہ فقہ اعظم اکبر والہدیہ (۱۳۸۵ھ) (قلمی)
" " :	الاجازات الثمینیۃ لکتاب ربیعہ والمدینہ (۱۳۲۴ھ) ترتیب مولانا حامد رضا خان، مشمولہ رسائل رضویہ ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
" " :	شرح المطالب فی بحث ابی طالب (۱۳۱۶ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ
محمد مولا :	مواہج المحضرت حضرت امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ لاہور
مولانا :	سوانح مولانا علی ہسار (۱۳۲۱ھ) مطبوعہ لاہور
	ومسیر شریف مطبوعہ لاہور

حسین احمد دیوبندی مولوی : سفرنامہ شیخ الہند ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

رحمان علی ، مولانا : تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ اردو محمد الیوب قادری) ،

مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ھ

تذکرہ علمائے ہند (فارسی) ، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ

رشید احمد صدیقی ، پروفیسر : گنجائے گرانمایہ ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

سلیمان اشرف ، سید : المبین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

شرکت حنفیہ : انوارِ رضا ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

شجاعت علی ، سید مفتی : مجددِ الامہ ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ

مجموعہ رسائل ، حصہ اول ، مطبوعہ کراچی

مجموعہ رسائل ، حصہ دوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۳ھ

مجموعہ رسائل ، حصہ سوم ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ

ظفر الدین رضوی ، مولانا : حیاتِ علی حضرت (۱۳۵۷ھ) ، مطبوعہ کراچی

لجمل المعبد لتالیفات المجدد ، مطبوعہ طبعہ ۱۳۲۷ھ

انا فادات الرضویہ (قلمی) مرتبہ مولوی محمد احمد قادری

عبدالحی کھنوی ، حکیم : نزہۃ الخواطر و بیحۃ المسامح والتواظر ، جلد ہشتم ،

مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۰ھ

غلام حنیف ، مولانا : سفرنامہ سرحدین طیبین ، مطبوعہ بنگلہ دیش

محمد میر شاد ، مولانا : انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف ، مطبوعہ لاہور ۱۳۵۶ھ

علاء الدین دہلوی ، پروفیسر : اصل برائیوں اور نیک موالات ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ

نور الدین : خود و علمائے صحابہ کی نظر میں

مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ

عبدی ہسرق : اشک و غریب ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

نخستین سوداگر، پروفیسر : تحریک آزادی ہند اور السواد الاظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ء
 " " : کلام الام (قلی، مولفہ شہ) (۱۹۷۸ء)

محمد جیلانی، مولانا سید : المیزان (ام احمد رضا نمبر) مطبوعہ ممبئی ۱۳۹۶ء
 محمد صادق قسوسی : خلفائے اعلیٰ حضرت (قلی،) (نخروہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور)

یسین اختر مصباحی، مولانا : ام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظائیں، مطبوعہ الہ آباد ۱۳۹۷ء

محمد سیف رضا خاں، مولانا : الطاری الداری لغوات عبدالباری (۱۳۳۹ھ)،
 مطبوعہ بریلی۔

مرید احمد چشتی، مولانا : خیابان رضا و جہان رضا (ذیر طبع) لاہور



امام احمد رضا

اور

علمائے اسلام

- ١٤- محمد يعقوب حبيب، مدرس حرم نبوی ذی القعدة ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ١٥- محمد حسين بن سعيد، " رمضان المبارك ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ١٦- محمود بن صفيہ المدراسی المدني ١٥ ربيع الثاني ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ١٧- محمود علي عبد الرحمن ثوبل مدرس حرم نبوی حکم ربيع الاوان ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ١٨- مصطفى ابن الثاني التونسى المائى مدرس حرم نبوی ١٥ ربيع الثاني ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ١٩- موسى علي السنانى الازهرى انه مدنى الدرديرى المدني حکم ربيع الاول ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ٢٠- بداية الله بن محمود بن محمد سعيدى البكرى ١٢ ربيع الثاني ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ٢١- حسين احمد كنجيارى، مدرس حرم نبوى ذی القعدة ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ٢٢- يوسف بن اميل انبساطى ١٥ ربيع الثاني ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ

شام

- ٢٣- احمد رمضان ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ٢٤- عبد الحميد بن بكرى العطار الشافعى شيخ ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ٢٥- محمد آفندى الحكيم ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ٢٦- محمد امين سويدى المصطفى ١٦ ربيع الثاني ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ٢٧- محمد امين السفرجلانى و امام و مدرس جامع مسجد جقدار ٢٢ ربيع الثاني ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ٢٨- محمود بن سعيد العطار ١٥ ربيع الثاني ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ
- ٢٩- محمد تاج الدين بن محمد بن الدين الحسنى ١٥ ربيع الثاني ١٢٢٩هـ / ١٣٩٠هـ

- ۲۰۔ محمد یوسف بن محمد الدین ابن احمد ۱۵۳۰ء
 اشیر بالکلی -
 ۲۱۔ محمد عطار الشیخ ۱۵۵۰ء
 ربیع الاول ۱۲۳۳ھ / ۱۹۱۵ء
 ۲۲۔ محمد القاسمی، شیخ، مدرس مدرسہ عثمان ۱۵۷۰ء
 ۲۳۔ محمد یحییٰ لفتی نقشبندی ۱۵۸۰ء
 ۲۴۔ محمد یحییٰ لکنتی احسنی، مدرس ۱۵۹۰ء
 مدرسہ دارالحدیث -
 ۳۵۔ مصطفیٰ بن محمد آفتاب لفظی اکملی ۱۶۱۰ء
 صفر ۱۲۹۹ھ / ۱۹۰۹ء
 شیخ مدرسۃ البیداریہ ۱۶۴۰ء

مصر

- ۳۶۔ ابراہیم المعطی الشافعی ۱۶۸۰ء
 (مدرس جامعہ ازہر - قاہرہ)
 ۳۷۔ عبدالرحمن المدنی الحنفی
 (مدرس جامعہ ازہر - قاہرہ)

عراق

- ۳۸۔ محمد سعید بن عبدالقادر قادری نقشبندی
 مدرس اولیٰ مدرسہ محضرۃ الامام اعظم



[illegible]

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

مشتق "ج" مع "ب" بنحو مشتق: بجو ترمیم به بنحو مشتق مشتق

الحمد لله الذي جعل
الدين من أجل الدنيا
والدنيا من أجل الدين
والدين من أجل الآخرة
والآخرة من أجل الدنيا
والدنيا والآخرة من أجل الدين

عن جناب سيدي خاتمة الفتاوى والحدائق الناجية عن المتقدمين أسيد الكون والخلق
على الإطلاق والذي ومولاني و... عندي أعز من نفسي نفسي الله والمسلمين
ومتعنا بجلالته وجعله ذخرًا لي في يوم الحساب بجاهه من العباد صلوات الله عليه
بعد لثم أبدنا إليه والقرض باقًا منكم بعد تقبيلها إلى طاهرها آمين
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته أو لا السؤال عن الشهادة المحيرة أيها الله عن بل
بجاه سيدنا محمد وآله وسلم سيدي ثانياً سيدي العزيز فاروق والطلب غير ذلك
بذلك ولكن بعد حلم لي بام بل صرحت في نفسي مقدما الرجوع المبكر ثانياً مقدما على
الذهاب إلى مكة ثم غيرت من ذهني قد صار ضرورياً وخوفاً من الله أن يسألني عن
ذلك لاني أعلم يقيناً أن الواجب أن لا أفعل ذلك وأخاف عليهم حفظهم من كل
سوء مما لا يخفى عليكم ولا كنت رزمت عما يدور في أذهانهم وسفلاً وسفلاً استغنى
في هذا والفقير وصلحت... المحبة قريب الصلاة ووجدتها الساجدة
في الزينة روقاً... جاء إلى المحطة السابعة ستة عرباً ليلاً حسب ما ذكرت في تلغرافي
من كركوك أنزاني في دار وكنت أظن أن أهلها يبيت سائحوه ورأيتهم يفتي الله
أرضهم من البيت رزماً... ثم فصل في من ذلك تألم وقلت لنفسي ما أفعل
على الناس في كل موضع نكوباً... واللي مانت أعلم ذلك والرجل يتردد به
بأنهم سي وياكل وهو وأولاده وقائون بما لا يزيد عليه من نعمة وسؤال الخاطر
في كل حين وأن فجزه من... أفضى وأجمع مشواه على الجنان وبما موري قدره
في الليل يقوم بعد... بنام نحو ساعتين ثم يحيى الليلة كاملة بالصلاة والخلوة ثم ينام
الصبح وينام إلى الساعة الرابعة في نهاره ما هو فيه من كثرة الأكل والشبع والنجاسة لكن
علمه رجال لا يلبس... ولا يلبس عن ذكر الله كسلة عن شدة... لا يحبه ويرضاه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد فقد كما اعت
هذا الكتاب المسمى بالدولة الحكيمة بالمادة الغيبية تأليف
العام العالم السنن الكامل الشيخ أحمد رضا خان الهند
البريلون فوجدته أجمل برهان ساطع وأقوى حجة
قائمة كظهور المنتهى بين برادل دليل وانما انوف الملهدين
وكل ما جاء به في هذه الرسالة من النصوص فهو حق وصدق
صار جميع النصوص وبين فاضل المؤلف في جميع ما كتبه فهو عجيب
ومدقوع كمالاً مزيده وجزى الله عنا خيراً المؤلف والشيخ به
الشيخ يوسف النبهاني فقد كفلاً للمؤنة في كتابه مشوا هذا الحق
في الاستغاثة بسيد الخلق صلى الله عليه وسلم وحجة الله على العالمين
في معجزات سيد المرسلين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فعليك
بمراجعة الكتابين تهدي وتكون من الموقنين ولا حاجة إلى جلب
النصوص فلم يبق لكل من المسلمين إلا الرضا والقبول وبه اعلمت
الواقف عليه ولله أسأل أن يكثر من أمثال المؤلف الشيخ أحمد
رضا خان وجزى الله علماء المسلمين عنا خيراً وأجزل لهم أجراً
بجلاء سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه أجمعين
كتبه الفقير إلى عفو ربه وضوائه الحسين بن محمد بن علي بن
محمد بن الكهيب بن علي بن محمد بن علي بن زيان بن علي بن محمد
أبن نصر بن أحمد بن يحيى بن أحمد بن عبد الله بن عبد الواحد بن
عبد الكريم بن محمد بن محمد بن عبد السلام بن شيش بخاني بكر
ابن علي بن كريمة بن عيسى بن سلام بن مزوار بن حبه بن محمد بن
أدريس بن إدريس بن محمد الله الظامل بن الحسن المثنى بن الحسن بن علي
أبن أبي كالب رضي الله عنهم أجمعين وختم بهم آمين اهـ
في صفر الحرام ١٢٧٤ هـ في المدينة المنورة بانوار سافرها على الصلاة والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله
وآله أجمعين

أما بعد فاحمدى فضيلة سيدنا الأستاذ المحترم الشيخ محمد زكريا الله عز وجل
السلام عليه وآله ودعائه عارفاً به ونعم اعرض اخذنا اول تلغراف
وثناني تلغراف بخصمه الدولة الملكية وقال فضيلة الأستاذ الشيخ
عبد الحميد افندي المطار ارسلها الى فضيلة المفتي افندي ليراجع
ان يقرظ عليها وان شاء الله تعالى قريباً يا احمد عاوي عطينا
يا احمد ونرسلها لكم مع بلوغ سلامنا الوفاء بوفاءنا بكم ومن
عند حصة شيخنا دولة الشيخ محمد تاج الدين افندي
وصحة الشيخ عبد الحميد افندي المطار به علم السلام
عبد الحميد افندي



بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

الحمد لله رب العالمين القاهر القوى المبين القامح لجيش الضلالة المتفنتين
 بالعلماء العالمين الذين حازوا نصب السبق في كل وقت وحين المحادين من ضل لغمة السقيم
 الى الصراط المستقيم بادلة واهية كما في نفوس يندقش بها الفكر ويحش بها النفوس
 والصلوة والهدى على سجد تاجد الرحمة المشرقة شمسها في كل زمان وعلى اهل واصحاب
 السادة الاخيار صلاة وسلاما دائما نمن نستمنح بهما الحفظ والامان ابا بعد
 اعلم ان معرفة الحقيقة الحميدة قد عجز عنها سائر البرية وقد ورد عنه صلى الله عليه وسلم
 انه قال يا ابا بكر والذي بعثني بالحق بشيرا لم يعلم حقيقة غير ربي ولذا قال سيدنا
 ادريس القرني رضي الله تعالى عنه لاصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ما رأيتم من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
 الا ظنة قالوا لا ابن ابي تحافة فقال ولا ابن ابي تحافة وقد قال الشيخ ابو الحسن
 الشاذلي رضي الله تعالى عنه صدق ادريس رضي الله تعالى عنه ان عليا رضي الله تعالى عنه كان
 مقامه ادرك فخر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعثمان رضي الله تعالى عنه كان مقامه
 ادرك قلبه صلى الله تعالى عنه كان مقامه ادرك عقله صلى الله تعالى عليه وسلم
 وابو بكر رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك رده صلى الله تعالى عليه وسلم وحقيقة صلى الله تعالى عليه وسلم
 الراسخون لا يطلع عليه الله الشاهدان وقد قال الامام ابو حنيفة في النظر اليه صلى الله تعالى
 حقيقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اسرار الحق تعالى لا يطلع عليه في هذه الدار
 سوى الرب والله يكشفه اخبره نول ناسي ترسل دله ملك عزرب اذ حقيقة من الراسخون
 والله اعلم بالصواب الذي افاد به الله تعالى في كتابه العزيز

وهو الذي عبرت أديس القرن بالظلال ثم ان المؤمنين يتفاوتون في ادراككم لكل
 ادرك من ذلك بحسب قربهم منه صلى الله تعالى عليه وسلم واما عظم الناس ادراكا الخلفاء
 الاربعين رضي الله تعالى عنهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي كما علم اشدة الناس قربا منه صلى الله تعالى
 لكن لما اختلف معاناهم اختلف ادراككم فكل ذي مقام ادرك منه صلى الله تعالى عليه وسلم
 حقيقة توافق مقامه كيف وادراج العلماء وادراجهم من الانبياء والمرسلين
 وجميع عباد الله الصالحين تنطبق مع رتبة صلى الله تعالى عليه وسلم في العلم والحكمة والعارف الربانية
 والسرور المكنونية ولهذا سمي رتبة علي بن ابي طالب علم الامم وادراج فكل ما يرد على الظن
 من التتميزات العرفانية والمخارج الالهية مذكورة في رتبة صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو الحادي
 والاعلى لكل من اخذته في غيره من الهداية في رتبة ربه تعالى والى وانك لتعدي
 الى صراط مستقيم وغاية نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم جميع الانبياء والمرسلين مستندون
 من روجه صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو قطب الدار والطاب فهو على الهدى يبرز عن جميع الاديان ^{الاولاد اخرها} حنة

محمد من المولى بغير توسط يا محمد الوري جملة الغيرة
 تنادي به يا خير النبيين والسط يا علينا من الغيض العجمي المود
 حططنا حال الرجاء عنكم حيا

انما علمت هذا ما علم ان الوهابية قوم جاهلون بمركن الحق خافلون فانهم يقال في حقهم
 ولا على مثالي بعد اخطاء ثم اني قد اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة الملتزمة
 فانما ان الوهابية ذات القدر والقدرة فاليك المستاذ الفاضل الشيخ احمد رضا

الحنفى القادري قانه قد بين فيها ما يزيل اللام ويزهّب السقم من رزع
 المنافقين و قمع الجاحدين فجزاه الله تعالى خيراً جزيلاً و البقاء في تجوهم
 سيفاً مسلواً و صلى الله تعالى على سيدنا محمد الفاتح لما أغلق و الخاتم لما سبق
 ناصر الحق بالحق و على آل و صحبه وسلم

العبد الحقير احمد بن محمد بن محمد خير

السناري منشأ و العباسي نسباً

والله تعالى اقامته تحريراني ٥

من شهر جمادى الاخرى سنة ١٣٣٠ هـ بمكة المكرمة



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله

نحمدك يا من ازلت بنور فكر العلماء ويا من افضلنا
بنعمة هذا الدين الحنيفي والمناضين عند اشتد النضال ونفصل وتسلم على اولي المخلوقات
المطلع على الحقيقت وكان بها علما المنصور عليه راية قوله عز وجل وعلمت عالم
تكن تعلم وكان فضلا عليك عظيما وعلى آله الاطهار والصالحين الاخيار
وبعد فلما وردت المدينة المنورة مهبط الامين ونشرفت بزيارة عتاب
جنتي المرسلين عليه افضل الصلوات واكثر التسميم كلفتني بعض الاحذان اصلي
اسم لي ولهم الحال واثان ان اسرج النظر في رياض المؤلف الجليل المستغني
عن الاطراء والنظوين المسموم (بالدولة الملية في المادة العينية) من تصانيف
علامة الهند بل الاوان مولانا الشيخ محمد رضا خان فلم تسعني الاجابة سؤلهم
وبقولهم فتمسهم فظفرت بها نظر مستجد السير الى الوطن صين عن النوازل
والفتن فوجدت التحقير يتفلا من عضونه وينبوع التدقيق يتدفق من عيون
ولا عرو فالمؤلف المفضل ذو الباع وفي سائر العلوم لا تساعني تساع
فباله من مؤلف اجناس جامعة وفصوله مانعة ذو فحج قاطعة ^{منه}
ساعة لا زال ملجأ المستفيدين وكفرها يلجأ اليه طلاب اليقين بقى علينا
شيء وهو ما ينب لهذا المفضل من القول بالمساواة بين العلمين فهو محض
افراء واختلاق وكذب ودهتان اذ شاهدنا في اثناء المطالعة ما يجذب
هذه الضلالة ولا دليل بعد المشاهدة وبالاخر نلج الى ما عرجل ان يحسن
والمؤلف المفضل من الغافرين لهذا الدين والمتمسكين باذيال سلاسلهم
العلماء بالمسابقة على الارشاد الى طريق الرشاد والسداد وعلى تطلبا ^{كسنة عبد الصمد}
ر على جامعة المسلمين بارجوع الى رب العباد واعدت جميعا بالند للآتي ^{او عليه الزيادة على}
وحتم لنا بالاحتياج

[illegible]

۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲

في المدينة المنورة ٢٢ ربيع الأول ١٣٤١ هـ بحمد الله تعالى وحسن عونه
والتي تقي

بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام على أشرف خلقه الله وعلى آله وصحبه وسائر أئمة آل أبي طالب
 ولله الفقير إليه الداعي إلى سبيله والجامع عليه المهكبة السيد أحمد بن محمد بن أبي القاسم الحسيني المرحوم البرز
 السيد الشريف الحاج محمد أسعد أفندي به الرحوم البرز السيد الشريف محمد نعماني أفندي به الرحوم الشريف
 السيد عبد الرزاق أفندي الجبالي نقيب السادة الشرفاء ورغنى الإسلام وشيخ السجادة القادرية بمكة
 تجاه التمام الفصل نسب الشريف الطاهر بحضرة جده - سلطانة الأولياء سيدنا عبد القادر رضي الله عنه
 رحمه الله وسيلنا جده المحيىب الأعظم بأنه يكون وسيلتنا إلى الله الله قد كملت الطرف ومصرحت النظر وظاهر
 روضة الرسالة الحاوية على نفائس الدرر المباركة البهية السامية بالدولة المكية فحصل في تمام السردور ودعوت
 للزلف بعظيم الجهور ارتفاع المحيىب يوم النور ربنا يتقدمه الله عز وجل برحمته ويديم عليه سائر نعمته
 ويجعل حياته الرضا والقبول ويهدي إليه الهدى والوصول إليه أما وصف تلك الرسالة العترة فإنها بمنزلة
 شتقبة عمدة المتع والقلوب المحبوبة ولذلك ضربت عن الرضاب صفها وطوبيت دورتها كشفا إذا نظرت
 الفضل بلغة كثيرة وزرنا بأزمنة من الحقبة وجهه برو بقي علينا شي وهو ذكر فضل الخلف سلاله وأما
 رحمة ورضاه فهذا انهما مما هو مشهور وبالعبارة المشهورة من فضل الفضل به فانه ورانه وقد تلاقيت في مدينة الله
 طيبة الطيبة بالرجلة العالمية الصاحبة المتعارفة العلية ولها بالطوى إلى اجتماع وعرف فوصفا لي بأحسن خلقه
 وأكمل وصف ولما شرفني حاله من صدقه بحسنه سيد الدنيا وأخلص مودته لدينه سلطانة الأولياء لم يبق
 بحسن الله الغريب المحيىب لأئمة المحيىب (فهو محيىب) وهذا حب خالص لوجه الله الكريم حصل بالسماح
 قبل حصول الاجتماع وقد تقوم مقام العيون لأعيان الأزمنة والخصبة تصفه قبل العيون في بعض الأوقات
 ولرب بما أخبر به هذا الخبر النجاة النجاة النجاة أعني السيد أحمد علي والشيخ كريم الله ونقرا
 المولى لرافة صلاح الدين والدنيا وما يزيد خبرها تصديقا وبؤبؤ شهادتها تحقفا أنه أثر كل سر
 يدل على السيرة وأما هذا المؤلف المذموم يدل على علمه الفزير وفضل الكبر ولوانه إخصامه عدلوا
 وانصفوا ولقد ربحته المحيىب الشفيق عرفوا لراوسهم السلام له والانقياد والقرار بأمره
 عليه ولوانتقاد لكنه ما الذي يرجى من قوم أخطأوا محمد سيدهم ونبيهم وغفلوا ولقائه العظيم جبرل وعظم
 العظيم فطر بل هو عليه وآله أفضل الصلوات وأزكى التسليمات لا يزال أجدل عجله وبخاطب كل محيىب عقله
 (جبرل) فوم عليه فاعلموا وأعوأكم رأيه الأغصان) ولهم لم يوزعوه هاتوا الأوقام حلول البأس والانتقاد
 والأئمة عليه وآله أكمل صلوة وسلام صفوح عه الزلزاله قبل للعتات كريم مليم بالمؤجبه روف حيم
 عليه على خلقه الله مؤونه دعا إليه أذره بقوله اللهم هذه قوم فافهم عبادك فزجوه الله له مؤذره الأوقام
 بكم رافته رحمة عليه وآله اجعل الصلاة والسلام الثمرة والرفاة على أديانه ونزوم الذوب مع ربه هو السبيل
 فيه ونقادهم من الشقاوة إلى السعادة ومن الجحيم إلى الجنان وأما أنت أيها العالم الفاضل فلا تأمل في نوم أنك



بالخطئة واللوم فقد كذبهم بحسبهم مخبرا النظر والعيان . وشاهد المراجعة والانتباه
 عار يامة العيب والتبوء . مالا للبهت واليه . فخلصت على رخصة القدر في الدنيا . وزيادة الوجه في الدنيا
 وعلو النزاهة والدرجة عند الولي . وكان ما فعلوه على نصرتك اقوى دليل . وكرامة لك من ملكك
 (واذا اراد الله نصره عبده كانت له اعداؤه انصارا) وكيفلا (ومع نكته برسول الله صلى الله عليه وسلم
 الذي في اجارها نحم) في الارجوا به تكونه مظهرا لسرفوله صلى الله عليه وسلم (روح القدس مع صبي
 ما نافي عنه رسول الله) وانه يؤيدك الله تعالى بروح القدس ايضا ما نافت عن
 عه اوليا الله . ودرخت على الاضداد منصوص . وبعبارة الغاية نظورا . وسبق الفرض
 مستعدنا مشهورا . رعلم الهداية على راسك منورا . بجاه صاحب الرسالة
 والحمد لله . والفائز بها بالاسالة راسك على . نظرها الشريف . وعلى في ريبك جميعهم تليهم والطريف
 والهنك بالترفيه لحنه هذا المقام الرفيع الحال . واقول هذا بكيفك
 ما قال (محمد صفة اجرت نواله به لمحبه كل الجمال فيستغنى به عن كل شيء وهل به بعد برحي نوال)
 هذا ولعلك تفصل اربا الفاضل من شيء نسبنا إليك وانت برين منه وهو القول بنسبنا
 علم العالم مع علم الغلو فيه المفرط في
 بالنسبة كذا من ذلك لا يخطر ببال فضلنا في اللفظ . في المقال فكيف يأتي الله محققا تلك
 انه يكتبه بكتاب او يجيره في جواب او برهنه في خطك فما هذه امه محبت في اننا ناعده فساد نفسه
 حبال والله ربه قال (انما الباطل لبلالكه ابرز نور احمه نورقا جاء احمه وزعمه الباطل له الباطل كانه زهوقا
 ورها اراد اهل الباطل اخفاء احمه واضعافه فانه احمه عز وجل له بطلان وناصر وهانحه غنم كذا يقول الحكمين
 احمه نور ليس تحت ضوء عتم ولا يطوي هذه سائر تخفيه او هام احمه ووصوفي
 (افهامهم بننا الحقيقة ظاهر نترادف الانصار وروية احمه وال جباريصره ونظم الناصر
) ويقول راعي حفرة الجبار لك ابرار لا تترادف الناصر صابر وفدى القلوب احمه غير نكر
 (ويضي محو او ربك قادر) واهم الله رب العالميه
 كنه على رنة الله تعالى بطيبة الطيبة للفيحة
 مدة زياره المجد العظيم سيد كذا نديم من احمه
 الفقير عبد ربه احمد اسعد كذا في الحسن الحسيني المحمدي
 قال فيهم ورقم بقائه وختمه



بسم الله الرحمن الرحيم

حمد لمن اظن شهوس العرفان في بشار اهل الإيمان وهلى واسلم على سره الجامع
 ونوره اللامع وآله والاعقاب الى يوم المرحع والآخيه وبعد حمد الله سبحانه ونشيد
 عليه بالملاهي على الرسالة الغريرة والتمجيد المصيرة المسماة بالدولة النبوية بالمادة الغيبية
 في الابد على الوهابية والفرق العارفة في الظلام. لما زين سحرة غايه عليه الضلالة والسلام
 المعالم الملائكة والحق الغياض معن الفخامة والبراعة اجل علماء اهل السنة والجماعة
 فيك الاشارة والبيان مولودا وانا شيخا واحدا ضاحا ادام الله النفع به
 وعلوه من الزيام بحجة طم عليه الخلافة والآدم فيحدثنا شافية كافيه جامعة
 واجبه تدل على خبايا علمه العبد بالانعام وراية من اكار علماء السنة الاعلام
 بفضله الله به وعلوه في علمه وراية من اكار علماء السنة الاعلام
 فيكون قولنا لافعلنا والاعولنا لافعلنا عليه ربه وعلوه في علمه وراية من اكار علماء السنة الاعلام
 ربه العبد المذنب

ما ذا اقول وابتيدي في وصف ذالروح النفي يتبع لقلوبه به فلا

يحتاج للذبح المطير اسرت به كل العاوي بقلوبنا اليوم الاسير
 تنال له بين الكراية روضة فيباغديس هان ذالمؤلمة

من كل فائدة عمير ولقد احلت فداح فكري في الطروس ليستير
 ووجهه الذي شين فهو مفقود النظير يحكي عن كتب الخفايا من طيل الوعد

لله مؤلف وله التناجيم الغيبية سبعة الاول سبقوا وجا وما شفى الله الكبير

ولقد اباد جيوش تغليل بهان منير فقيت البارهم منه وما لهم نصير

لاريب في ان الارحام لفرقة الحق النير هذا لعري منحة من شيف الرسل البشير

على عليه وسلا والوك والحب القدير وانظر مطالعة له تاخيها من لوانظير
 كتبه للماجد من الدار العبد الى حرم خير البرية النبي على الرحمن

١٤٠
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

عبد المذنب
 باليوم الثاني

قطعه تاریخ انطباع کتاب (دولت ملیه) مؤلفه غایبه

مجدد دینی مولوی محمد سیاحان صاحب دامت برکاته دفتہ در صنعت توشیح کرد و در حرفه اول و آخر
بر صبر و استقامت برآمد و هرگز آنرا سست نبرد - از تقیر افتد ندیدم چه زلف و سپهر و جامه و نجر
(چندت اصل برادر) و ضابطه حضرت حبیب محمد اصطلح اندیز اسلام

۱۰۰ مولوی محمد رفیع قندوباد علی ۱۰ عاشق بخت غایب نوحه ۵

۱۰۱ شاه ظیم کمال و مادر کرون حال ۲۱ ۵ مهر و رشت بخت طرب اوج صفحا ۱۰

۱۰۲ مظهر سلیم رسول و مخزن عدلی ۲۶ ۱۰۰ خسرو ملک پیر اساف اوج ۱۰۰

۱۰۳ آفتاب دین ملت با اوج حمت ۴۸ ۱۰۰ کاسیاب از فیض محمد جبر و نجا ۶۰

۱۰۴ مرجع اصل بهر شمع جوی فشر ۴۰ ۴۶ مورد مراد مولانا بخشین نقشب ۱۰

۱۰۵ اربابیت علم غیب صاحب بودک ۲۱ ۱۰۰ غالب آبرو گوی منیر خیر الوداد ۲۱

۱۰۶ در اهل سنت حق را زینش و ۲۱ ۱۰ زهد و در دین دنیا و نفس آبرو ۲۱

۱۰۷ دلیلهای این ساریدیم و تقیم ۲۳ ۴۷ مزدجون خوانی شد چون سال صحرانورد ۷

تخت باقی سال با حیدر قمران ۴۶ ۱۰۰ دولت کبریا از دولت داریلی ۴۱
۱۹۶۵ ۱۹۶۵ ۱۳۴۴ ۱۳۴۴ ۱۳۴۴ ۱۳۴۴

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
تاریخ انطباع کتاب (دولت ملیه)

بسم الله الرحمن الرحيم

خبرك يا الله يا من علم الانسان ما لم يعلم تعلما ويا من خاطب حبيبه
بقوله وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما اللهم صل وسلم
على سيدنا محمد الذي جعلته سيد من اطلعت على غيبك وامامه وعلى آله
وصحبه طاه اهل السنة والجماعة والتابعين لهم باحسان الى قيام الساعة
احابه الله اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة المكية للعالم العلامة الشيخ ابو
خضامان غفر علماء الله بار الهندي وولد له عند مجاورتي في مدينة سيد البرية
سنة ١٢٣٠ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة واتم التحية فاجتهد
تلك الرسالة اعجابا ما عليه من مزيد فسيحان الله الذي يوفق الحكمة من يشاء
ويريد ولا غرور فكم له من عباد يصلحون في الارض ويزيلون عنها الفساد
فخط الله مؤلفاته السنية بغير النقاد وجرأ احسن الجزاء سيث افاد واجاد واتى بالمراد
وفرغ بذلك لاهل السنة الفؤاد وكدر بذلك قلوب اهل الظلاله الحساد
وبالحمد اقول قد لادلت عليه التقديرات الاخبار بموت الغيبات قد وضع كثيرا لبعض الاولياء
والمفكرين فباللذ بسيد الانبياء والمرسلين فقد اخبر بعض الغيبات بسيد
الحوادث السيد طبع الولي النهر الذي كراماته مثل انتقاله وبعده عنه تأسف مرة اغت شورتها
عن التعبير موقع الامر كما قال رحمه الله تعالى ومن جملة ذلك انه اخبر وصيه صحيح البدن
انه يموت بعد ايام قليلة وان زوجته عيبت بانثى وقد كان له منها اربعة ذكور ولم يلد
له انثى قط فمات بعينه ذلك الاخبار قبل ولادتها = عتب ان يظهر وذكر انه
هو كان الحمل اذ ذاك نحو شهرين فبعد نحو سبعة اشهر من مدهم وضعت انثى كما قال رحمه
الله رحمة وسعة وقررت في الجاوة يزار من سائر الاقطار وله الى اليوم كرامات
ظاهرة فمثل ذلك وضع كثيرا للاولياء فما ظنك بسيد الاوليين والاخرين فانه مولود
عليه وسلم لم ينقل من هذه الدار الا بعد ان اطلعه الله على الخمسة قال ابراهيم
فيما هو في شرم البردة انه لم يخرج على الله عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان اعلم
الله تعالى بهذه الامور الخمسة
قاله مجلا وكتبه غلام خادم العلم الشريف
بالمرم الحكي المنيق السيد محمد بن
السيد دليم الحسيني الاذريسي
تحريرا بالديانة المحمدية في شهر جمادى
الثانية ١٢٣٠



محمد

على جلد دفتر

مختص بالله تعالى فلا يصح صرفه لغير ذاته فتصرف أهل السنة في حقه عذر ^{عليه}
 صفة العلم فتقوا هذا الخريف والارتحال وانذروا بزيادة برهم
 لطلب الأشكال وبيّنوا أن استغناء المؤمن من صلى الله عليه وسلم
 عمول على طلب شفاعته العظمى والتوسل بحبابه الأجل على النبأ والصلوة صلى
 بعد وفاته كندائه في جهال حياته وهو صلى الله عليه وسلم لم يزل
 ما ملاه الله تعالى من أوصاف وهبات أذهبه وجهه لوجه
 مقبول الشفاعه بحاجته السؤال فالد المعطى وهو صلى الله عليه وسلم
 الفاسم الذي يقسم بالله تعالى لعبارة من السؤال ولما لم يزل
 من ر عليه في بعضه الوجه المذكور صاحب هذه الرسالة التي تصف
 في الحجم وكبرت في العلم فجزى الله مؤلفها خير الجزاء ^{هذا ما ينبغي}
 العطايا في دار الجزاء فأنا أحسب اليك وأني بأبيه ^{هذه ما ينبغي}
 التفتت يا بيه علم المخاور وأخبره روى به يد سرهم فأصاب كفا
 فآثر الله أن يلهيهم بخلقهم وبنواك وبارك الله
 لنا في أمثال من العبد ولنا في القاصم الذين يحملونه هذا العلم فجزى
 عنه تحريم الغالين واتجاه الجاهلين وتأييد أوليهم
 وعبد تحت ظل محبوبه سيدهم عليه وعلى آلهم وعلى
 أفضل صلواته رب العالمين آمين

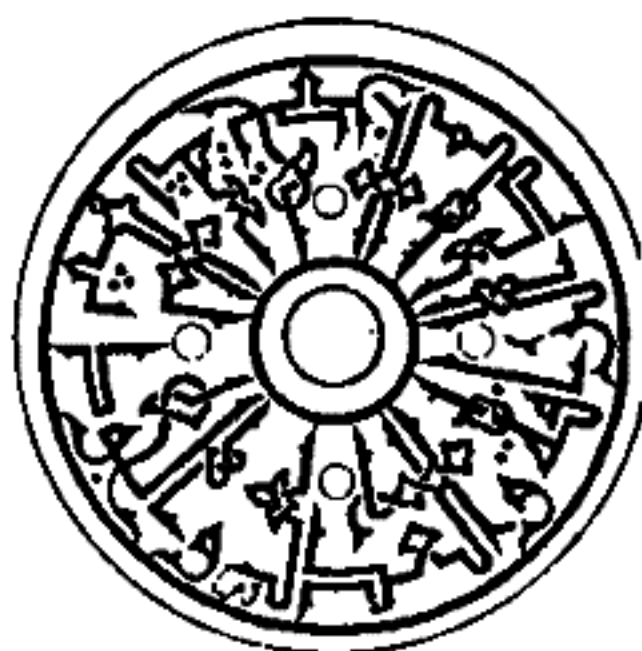
الفقير إلى الله
 محمد بن عبد الله
 الأندلسي

من تحت السور

(المسحاة الدولة المحية للبارد لعيبه)

هذا راجع من جنات المولى الفضل ان
 رعوته فأنزل مريع القول
 من خلق المحبة هذا الرسول (صلى الله عليه وسلم)

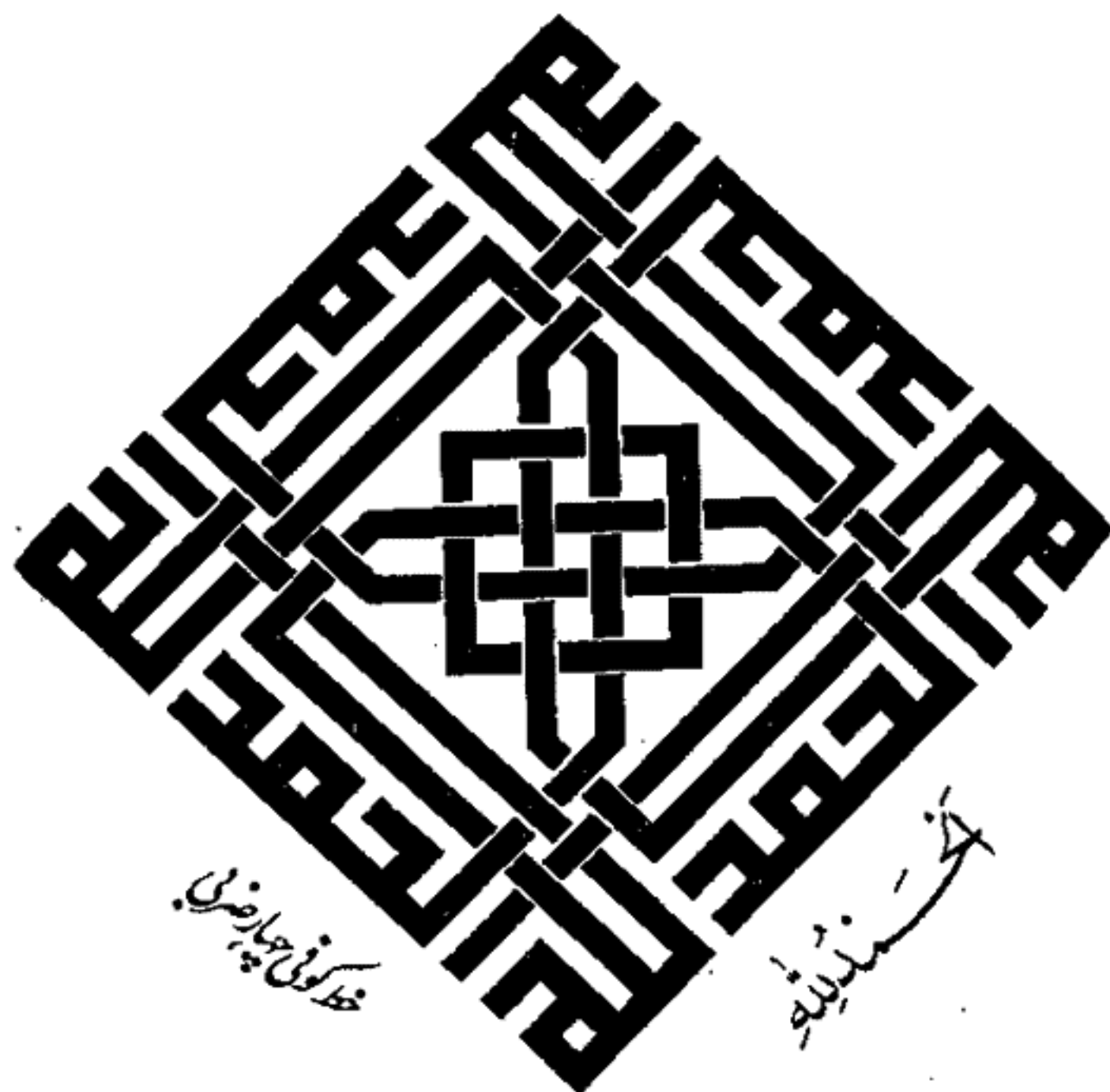
وي
 محبة الرسول
 الذي ضاع
 الجوار والمجبة



يقول الفقير الى مولاه يعقوب بن حبيب النديم العليم الشريف بالمرح الشريف النبوي
 هذان بيان رؤية منامية رأيها ليلة اطلاق على كتاب الدولة المكية والمادة الفسحة
 هو اني بعد قرأتى لطيفة الكتاب المذكور عنت فرايت السراء قد انفتحت ورايت وفتحت
 كتابة من نور وحرور في الكتابة وعبارة العظم في فصل في انشراح عظيم وكنت حينئذ مع
 مستحضر ان ذلك سرية مطايعتي لهذا الكتاب بعد ثيام الطالعة شرعت في كتابة
 بعض كلمات من حال بعض ما يجب لمؤلف هذا الكتاب فرايت في تلك الليلة من احد
 ابواب المحرقة المظاهرة المسماة باب التوبة قد فتحة هذا الباب في بعض الناس من
 ورفعت عنهم وانا قاصد لزيارته في الحبيب سنة نائمة من الله ورسوله ثم اني
 رايت قصة فوق الجدار فاستهتوا ما فاستثقت للشرب من هذه ثم توقفت عندهم حتى
 استاذن ثم تذكرت شرب النبي صلى الله عليه وسلم من القصبة التي راها على البعير
 حين رجوعه من المعراج بغير اذن فتناولتها فوجدتها مملوءة لبنا خالصا فشربت
 حتى رويت والقيت بها ما فضل مني واذا في واقعة عند باب التوبة المتقدم
 ذكره وكتاب الدولة المكية فوق صدرى صامدا عليه يدت ثم افقت من
 النوم وجزمت بان هذا الكتاب له شأن عظيم وصحى بعند رسول الله
 صلى الله تعالى عليه وسلم



بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلاة والسلام
 على رسول الله وعلى آله وصحبه واتباعه واحزابه
 اما بعد فقد اطاعت على هذه الرسالة التي هي المسماة
 بالذوينة المكية في الرد على الوهابية لمؤلفها الشريف
 الفطيم اللبيب الشيخ احمد رضا خان، فوجدت اذ صرحت
 بالاقبول لتعلقها بجنس هذه الله تعالى عمالا يلقين
 وسيدنا الرسول وامنح الله مؤلفيها القبول والاقبال
 وبلغه المنى والى احواله هذا الحمد والسبح والذكر
 كتبه ارفقير الى الله تعالى الراعي غفوريه الحميد
 خادم العلم بالحق ابو محمد حسن بن سعيد
 في اخر رمضان تريف سنة ١٢٤٩



نظره في حجابي

سندية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

الحمد لله الذي علم بيننا ما لم يعلم فصار من علومه علم اللوح

والقلم فصلى الله عليه وعلى اله وصحبه وبعد فقد طالعت

الرسالة الرائقة والعجالة الفائقة اغنى بها الدولة

المكية بالمادة الغريبة لوحيد دهره وفريد عصره

علامة الزمان مولانا الحاج احمد رضا خان ادام الله

فيوضه على الراغبين ونفع بعلومه الطالبين عند الفاضل

المحترم الماجد المكرم محبى في الله محمد كريم الله بلفه الله الى

غاية ما يتمناه فقد اتى فيها بما يشفى العليل ويروى الغليل

دقق فيها مسألة علم الغيب وحقق بالاشك فيه ولا ريب

واستبان منها ان ما نسب اليه من القول يتساوى علم سيد الخلق

صلوات الله عليه يعلم الخالق لعلم فهو كذب وبهتان

عظيم فاحسن الله سبحانه جزاءه في الدارين ورفعه

مدارجه في الكونين
 كنهه محمد بن عبد الله الدارستاني
 في المدينة المنورة على صاحبها الف الف صلاة وسلام
 في ١٥ ربيع الأول ١٣٣١

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلاة والسلام على
 سيدنا محمد وآله
 أما بعد
 فقد كتبت هذه الرسالة
 في ١٥ ربيع الأول ١٣٣١
 في المدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين والعاقبة للمتقين
 ولا يحضرنا الغابون ولا الضالين وبعد لما تشرفت بالرسالة المسماة بالدولة الملكية في العلوم الخبيثة لمولانا العبد
 العبد الأكبر العبد العبد الأشهر من ذراع علمه وفعله وشاع وتشتت بأقلام جواهر نظر ونشره الأذان ^{على سماع}
 العارف سببه الاله في كل زمان ومكان الشيخ سمي أحمد رضا خان حجت مساهم ودامت محفوظته باللفظ
 والرعاية والعناية معاليه وسرحت الطرف في جواهر الفاظ مبانيها واجلت الفكر في ازهار رايض معانيها غن
 الفيت در فرايد حاريفة البيان فائقة الاتقان وغر غوايد حافي مدائق الاذعان يافعة الاصول والدرج
 متوجة بالدولة القرائية الصريحة القاطنة والاحاديث النبوية الصحيحة السالمة والبراهين العظيمة الجلية الواجحة
 ماسورة لشبه اهل الخوازية الفاسدة الباطلة دامنة لصفقتهم البائرة الفاسدة الكاسدة العاطلة ذابرة عن
 لمالات علوم خير البرية بر فضل الصفة واذكي التجه متشككة بعبدة اهل السنة السنية التي من استمسك به
 فقد استمسك بالعروة الوثقى والمساواة لا بدية وفاز بالتمتع القويم الذي لا عوجاج فيه واعتم بحمل الله القوى المتين
 الذي لا شبهة فترديه ولا يخفى على كل ذي بصيرة حميد السيرة منور السيرة ان الله سبحانه جلالة اختار وفضل
 جيبه الاعظم على سائر انبيائه ورسله ولكه جميع خلقه جلة وتفصيلا فافرح على الكلمات العظيمة التي لا غنية
 عنها في الازوار الخبيثات والمشاكلات العليا التي لا يمكن التعبير عنها فحمد بحمل الله لئلا يسهل والجمال
 وتوجه بتاج الحبيبة والوجه والاعمال حتى شاح سناء الجبروت ومجانب الملكات الملكوت وخلق عليه
 خلق الاضداد والاكبر والرفق وزاد في شرفه فافرح في السوف يتيك ربك فرحني وكشف اخفايا الرموز
 وخبايا الكنوز من العلوم الغريبة الالهية والاررار الغريبة الطيرة والاسماء السكية برفيعة

[illegible]

بالواجبات وبالجمال ومهين
وعلم كل العالمين انما انفسها
وعلم جميع من اجتنابه شرايع
بغير علم الغيب فخص الميرضا
وعلم جميع العالمين عنقطة
فضل النبوة منصف لا ينقص
فضل العلية منقسم للمنتقى
قد عذبت قوم بنو الهجره
اذ انعموا علم الغيب لاجتناب
ورد الكتاب به قائم تسلم
فارضت بذاتك الحديث تسلم
منعوا التوسل بالمشيخ في الوري
قد حقروا رسل الله بفضهم
قد علم الشيطان اجهل ما مشيخ
بالحفظ والايهات فاحسن موده
والشفيعه افقرت والودع بجاني
الى الله الذي يرد برحمته على
بم الصلاة على الرسول المحمدي
وبذلك الملايحه القرية قائمه
كتبه بخطه موسى بن الشهابي في الايام شهرى الاحمدى الدردبري
الحديث حرمه مرة في ايامه شمسنة من الهجرة النبوية الشريف

منطق علم الله الا اعظم
لا يستحق العلم القدير الا اكرم
ومعارف فيض الله الا ارحم
ملك السماء وكذا النبي الاعظم
من بحر علم الله فهو الا علم
الى ذاك فضل الله ربي الا اكرم
صدق بذاته هو الطيف الى تسلم
تبعوا الهوى وبه الظلال الا ظلم
فلم تقضي حيز الجود الا حرم
فهو الصراط المستقيم الا قوم
وكذا الشفاثر البناوي الا حرم
صل الجاهل هو القوي الا حرم
يظلمهم حق العذاب الا حرم
قوت الجسيم هو اللعين الا حرم
وسعادة الكاريت انت الا حرم
للهم ذنب السامع انت الا حرم
والمؤمنين قائم في العلم
والانبياء السلام الا حرم
واسوله والصحب عماره الجحد
والا زهرى الاحمدى الدردبري
شمسنة من الهجرة النبوية الشريف



خطه موسى بن الشهابي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أحمد لله واسع العطاء مسبح النعماء عالم الغيب فلا يظهر على غيبه
 أحداً إلا من ارتضى من رسولٍ نكح بما شاء فقال وما كان الله
 ليظلمكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء
 أحمدُهُ واشكُرُهُ على أن علم آدم الأسماء ونخصَّ بذات العلوم
 كلها إمام الرسل والأنبياء واشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له
 المخالفة حبيبه بقوله ذلكم من أنباء الغيب نوحيه إليك فما أجل الأنبياء
 واشهد أن سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله الذي تجلَّى له علم
 الغيب وغيب الغيب فاطلع على حقائق الأشياء وأوتي علم الأولين
 والآخرين والعابرين والغابرين وظهر لمستوى سمع فيه صريف الأقدام
 واحاط علماً بما في اللوح البين ونزل عليه الكتاب تبیاناً لكل شيء
 وهدى ورحمة وبشرى للمسلمين وعلم علم اليقين وعين اليقين
 وحق اليقين جميع ما كان وما يكون إلى يوم الدين فانبأ بما أمر
 بانبأته من حضرة رب العالمين وشهد له بحجوده فيه قوله تعالى وما هو
 على الغيب بضنين وقال سبحانه وتعالى تشریفاً لقدر علومه وتفضيلاً
 وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيماً فعلم اللوح والقلم
 من علومه ذرة كما أن علومه في جنب بحار علم الله تعالى كقطرة
 صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله كنوز جواهر الحقائق والأسرار
 وعلى أصحابه بحور لآلى العلوم والأنوار واتباعه الأبرار وأولياء أمته ^{الأخيار}
 لا سيما وارث علوم النبيين ظاهراً وباطناً وواقف مقامات الرسلين
 سراً وعلناً غوث الثقلين وقطب الكونين كريم الطرفين وشريف النسب

القطب الرباني والغوث الصمداني والنجيب السبحاني والهيكل النوراني
 صاحب الاشارات والمعاني سيدنا وسيدنا وهادينا ومرشدنا
 السيد الشيخ محي الدين ابي محمد عبد القادر الجيلاني وعلى
 ذريته الأطيبين والمريدين والمحبين ومن انتسب اليه
 اجمعين الى يوم الدين اما بعد فلما من الكريم المتعال
 ذو المن والافضل على هذا العبد ضعيف الحال وخيف البال
 بشدة الراحال مرة سادسة الى زيارة قبر جيبه الاعظم وصفيته
 الاكرم والملاذلاتم لكل من في العالم وسيلة آسنا آدم وواسطة
 فيضان العلوم والاسرار على اهلها ممن تاخر من زمانه ومن تقدم
 سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه بركاتهم
 وتشرفت بالحلول في المدينة المنورة والزيارة في المواجهة المعطرة
 في تاسع محرر محرم من هذا العلم لقيتني بعد زيارتي للمقيد
 المصطفوي قبل انصرافي من المسجد الشريف النبوي العالم الفاضل
 جامع الفضائل والفواضل كريم الثمائل حميد المخلصائل مولانا
 المولي محمد كريم الله سلمه الله وابقاه ووفقه لما يحبته ويرضاه
 واوصله الى غاية ما يتمناه فسررت بليقاه وحسبته من نعم الله
 فجري ذكر الرسالة المرضية والجمالة البهية ذات التعقيقات الفاتحة
 والتدقيقات الدائقة والمحاسن اجمليه والمعارف العلية المسماة
 بالدولة المكية بالمادة الغيبية لأعلم علماء الزمان وافقه
 فقهاء الدوران عالم السنة وحاميه وقامع البدعة
 ومبتدعيها مجدد المائة الحاضرة ومؤيد الملة الزاهرة

محمود الفضائل ومحسود الأفاضل من بذل نفسه في نصرة
 الدين المتين وحمل حوزة شريعة سيد المرسلين ولم يخف
 في القتلومة لائمه وارتقى في مدح احبيب المصطفى كل صفة
 بحبه وهائمه واخرج من بحار نعوته دررا لا يساوي قيمتها
 الدنيا ولا الاخرى فكان بكل فضل جائز اليق واولى وأخرى
 مولانا عبد المصطفى الشيخ احمد رضا خان الحنفى القادري
 الممنوح من الله بالعلم الباطني والظاهرى ادام الله تعالى
 وجوده وأعم علينا وعلى سائر المستفيدين والمستفيذين
 فيضه وجوده الى يوم الدين آمين بجاهه الامسين
 صلى الله وسلم عليه وعلى آله واصحابه اجمعين وكنت كثير الشوق
 والغرام الى طاعة تلك الرسالة منذ شهور واعوام ففرت بمري
 ذلك بواسطة المولوي المذكور ضاعف الله لمؤلفها دله ولنا الاجور
 وخطيت بمطالعتها حظا لا يقدر ان يعبر عنه ويحصر بالبيان
 لسان القلم او قلم اللسان والفيها زائدة المحاسن بتحقيق
 وامعان فوق ما تشرفت بسماعها الاذان فانشرح به الصدر
 وتنور الجنان وحقت انه ليس ان خبر كالعيان وتيقنت
 ان ما اشاعه بعض العصريين ان مؤلفها معتقد وقال بساولة
 علم سيد المرسلين بعلم رب العالمين هو ناشئ عن جسد هم
 وعداوتهم بل مشعر بجلل المركب وغباءتهم اما علموا
 ان اكسد اهلك للجد واكسود لا يسود وشهد القائل
 واذا اراد الله نشر فضيلة طويت دناح لها لسان محسود

والى الله المشتكى من قبائح احوال قوم يفترون الكذب ويبتغون
 غافلين عن قولهم تعالى انما يفتري الكذب الذين لا يؤمنون
 ومن رذائل افعال رجال يتخذون اشاعة ما تركوه من
 الافتراءات ديناً ذاهلين عما قال الله سبحانه وتعالى ان الذين
 يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا
 بهتاناً عاتياً مبيناً ولولا على ابصارهم غشاة من الحسد
 والبغضاء والعداوة لا يبصروا ما ذكره المؤلف العلامة في غير موضع
 من رسالة الشريعة ما يبطل دعوى علم الباطلة السخيفة ونصته
 في النظر الاول العلم الذاتي مختص بالمولى سبحانه وتعالى
 لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئاً منه ولو ادنى من ادنى من
 ادنى من ذرة لا احد من العالمين فقد كفر واشتراك وفيه ايضاً
 اللاتناهي الكمي مخصوص بعلم الله تعالى وفيه ايضاً احاطة احد
 من الخلق بمعلومات الله تعالى على جهة التفصيل التام محال
 شرعاً وعقلاً بل لو جمع علوم جميع العالمين اترلاً و آخر الماكات
 له نسبة ما اصلاً الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى كنيسة حقيقة
 من الف الف حصص قطرة الى الف الف بحر ونصته في النظر الثاني
 زهر وجمهر مما تقرّر ان شبهة مساواة علم المخلوقين لطراجمين
 بعلم ربنا الله العالمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين وفيه ايضاً
 قد افقنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوقين بجميع
 العلوم الالهية محال قطعاً عقلاً وسمعا ونصته في النظر الثالث
 العلم الذاتي والمطلق المحيط التفصيلي مختص بالله تعالى

وما للعباد الا مطلق العلم العطائي ونقصه في النظر الخامس
لا نقول بمساواة علم الله تعالى ولا بحصوله بالاستقلال
ولا ثبت بعطاء الله تعالى ايضاً الا ببعض اه
فان دعوى المساواة كما يقولون قالهم الله اني لو فكون
وليتأمل المنكرون علم ما كان وما يكون لنبي الله الامين المأمور
في تحقيق الشيخ الامام علامة الاعلام قدوة اهل التحقيق
وعمة ذوى النظر والتدقيق الفقيه المحدث الصوفي موالي الشريف
ابو عبد الله محمد بن جعفر الحسني الادريسي الشهير بالكتاني المغربي في المدينة المنورة هـ
الملك متعنا الله بطول حياته وافاض علينا وعلى العالمين من
فيوضاته في كتابه نظم المتناثر من احديث التواتر ما نقصه
احاديث الطائفة صلى الله عليه وسلم على الغيبات وابناؤه عنها
ذكر تواترها ايضاً عياض في الشفاء وغيره ونص عياض وكذلك
اخباره عن الغيوب وبنائه بما يكون وكان معلوم من حياته على الجملة
بالضرورة اه وقال بعده في فصل ما الظلم عليه من الغيوب وما يكون ما نقصه
والاحاديث في هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينز فخره وهذه العجزة
من معجزاته العلوية على القطع الواصل اينما خبرها التواتر للثقة ولها
واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب اه وفي جواهر المعاني نقلاً عن
جواب كافي العباس التجاني رضي الله عنه في معنى قوله تعالى في حجة
صلى الله عليه وسلم ما كنت تدري ما الكتاب ولا الايمان ما نقصه
والاخبار والآثار وكتب الحديث كلها مشحونة باخباراته بالغيوب
التي تأتي من بعده المتعارفة واتباعه حتى قال بعض الصالحين رضي الله

وتمت
في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٨٥
في مكة المكرمة
في دار الافتاء
بمكة المكرمة
محمد بن عبد الله

ما نزل من ربه الله صلى الله عليه وسلم امرًا يكون في أمته من بعده
 إلا ذكره إلى قيام الساعة وقال صلى الله عليه وسلم ما من شيء
 لم يكن أمره إلا راية في مقام هذا حتى الجنة والنار ولا خيار
 كثيرة متواترة حتى لا يكاد ان يرتاب فيها أحد من المسلمين
 والسلام انتهى نقلاً من نظم التناثر وشراهد هذا المعنى كثيرة
 في تصانيف كأكبر الأمت وعظماء الأمة ولو جمعنا ما أورده
 العالم الكبير العارف الشهير جامع الصفات السنية والفضائل
 البهية والخصائل الملكية والشمال المرضية مولانا الشيخ يوسف
 بن اسماعيل النجاشي البيردي فسبح الله في مدرسته
 وبارك في عمره الشريف وضاعف فضله بتضعيف في تضعيف
 في تضعيف في غير واحد من تأليفاته في مواضع كثيرة لا يقع بمجلد
 كبير ولنكتف هنا على ما نقله من جواهر السيد عبد الله
 الميرغني الحنفى الطائفي قدس سره في شرح الصلوة المشيئة
 في شرح قول المصنف وتنزلت علوم آدم فاعجز الخلق ما لقيه
 أي وفيه صلى الله عليه وسلم تنزلت من عند الله تعالى علومنا آدم
 يعني حقائق العلوم التي علم آدم أسماءها الثابتة بقوله تعالى
 وعلم آدم الأسماء كلها وهذه العلوم هي علوم القرآن كما قال تعالى
 ما فرطنا في الكتاب من شيء وقال تعالى ونزلنا عليك الكتاب تبياناً
 لكل شيء وذكر في ذلك كثير من الأحاديث والآثار ثم قال
 وقد قال العلماء المحققون إنهم قالوا أعلم نبيته صلى الله عليه وسلم
 الغيب كله حتى الخمس المستثناة في آخره من علمه عليه وسلم

في جواهر البحار
 في فضل النبي المختار
 ص ٣٣

لكن اربكتهم البعض فافشاء البعض رشتان بين العلم بحقائق
 الاشياء وبين العلم باسمائها وبين ادراك المقصود وادراك
 وسائله ولكن لما كان صلى الله عليه وسلم هو المقصود من حقائق
 الوجود ولما كان آدم عليه السلام هو الوسيلة او قف على الوسيلة
 فسبحان من حكمته تبهر العقول واسرار بحجابه تطول
 وشهد بر الشرف الا بوسيري حيث يقول
 الكائنات العلوم من عالم الغيب ومنها لا آدم الاسماء
 ولهذا قال بعض المحققين انما سجدت الملائكة لآدم لاجل
 نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبينه انتهى
 والمسئول من الله فضله العظيم سبحانه بنبيه الكريم وآله
 واصحابه واوليائه واجبايه لاستيادته وادابته حقا ومعنى
 ظاهره وباطنه اسرارنا حسبا ونسبا واصدا وسببا
 الغوث الاعظم القطب الاكرم السيد الشيخ محمد بن عبد القادر
 اجميلا في قدس سره النوراني في حق هذا المؤلف اجميلا
 ومن اجتهد ونصر من اهل الايمان وان يجعله وائانا
 من المقربين لديه والدارين عليه وان يرزقنا حسن انجام
 في جوار خير الانام عليه وعلى آله وصحبه وتابعيه حزية افضل صلوة الله تعالى
 فانه على ذلك قدره بالاجابة جدير كتبه على عجل بالف عجل
 العبد المفتقر الى رحمة ربه المريد المبدى هداية الله بن
 محمود بن محمد سعيد السدي البكري نسا واخفى
 مذهبا والقادر على مشربا بالمهنية المنورة في رابع عشر

وبين العلم باسمائها

من شهر مولد سید البشر سنه ثلاثین بعد الثلاثمائة و الالف
 من هجرة من خلقه الله تعالى على اكمل خلق واجمل وصف
 صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله واصحابه واتباعه واجابة المحبين
 واحمد الله رب العالمين



خط کوفی چهارضربی

سنه ۱۳۶۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين والناقصين لهم
 إحسان إلى يوم الدين أما بعد فإني لما شرفت بإسماؤيل بن اعتبار سيدنا محمد في
 بلدته الطاهرة ومدينته المنورة في هذا العام ١٢٤٣ هجرية طلب مني
 بعض العلماء الإفاضة من أحد أئمة السنة والعقيدة الطاهرة أهل المدينة المنورة
 وهو السيد عبد الباقى بن العلامة السيد معين بن نواز غفر الله له بركاته
 وبركاته أسكنه الفردوس الطاهرين أن أقرضه هذا الكتاب السمي بالدواء
 بالمارة العينية تأليف الإمام العلامة الشيخ أحمد رضا خان الهندى وكان قد قبلت
 كتابتي التي بروت في هذا المعنى الشيخ الفاضل العالم الكامل العالم الشيخ كريم الله
 الهندى فلما أرسله إلى هذه المدة السيد عبد الباقى حفظه الله قرأته من أوله
 إلى آخره فوجدته من أنفع الكتب الدينية وأصدقها لهجة وأقربها حجة
 ولا يصدر مثله إلا عن إمام كبير علامة خبير فاضل الله عن مؤلفه وارضاه
 وبلغه من كثر خير مناه ما ما يتعلق بالرد على الوهابية وما يدعى الاجتهاد والمطلق
 في هذا الزمان فقد استوفيت في كتابي هذا الحق في الرد على الوهابية
 صلى الله عليه وسلم وأما ما يتعلق في علم رسول الله صلى الله عليه وسلم الغريب
 بتعليم الله تعالى فقد استوفيت الكلام عليه في كتابي المذكور وكتابي حجة الله
 في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وأختم كلامي بسؤال الحق تعالى
 سبحانه هذا النبي الكريم عليه أفضل الصلوة والسلام ان يكفر من أمثال
 مؤلفي هذا الكتاب الأئمة الاعلام حماة الاسلام المتصددين للرد على الكفر
 والمبتدعين فانهم من أفضل المجاهدين الذين عن حوزة الدين والخدمة الدينية
 وكتب ذلك بقلم الفقير الحقير يوسف بن اسماعيل البهائي في المدينة المنورة في شهر ربيع
 الثاني ١٢٤٣ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم نقل من

الحمد لله الذي أنار الوجود بسوس الطوار وجعلهم بدور الضياء ومجته
 الاضياء فالتابع لهم بهم لا يضل ولا يفتي والتمسك بقوم عهديهم
 لا شك مقصد بالعودة الوثقى والله لا اله الا الله الاول باطل
 بديه الآخر بلا نهاية المحصى كشيء عدا العالم بما خلق من خلقه وما بدا
 والله سيدنا محمدا عبده ورسوله المرسل معلما ومرشدا صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه
 وسلم عدد ما احاط به علمه وجرى به العلم ورعى الله عهد أمته النراج
 القوم والشرائط المستقيم وعن قلدتهم وتابعيهم يا حسرة الى يوم
 الدين وغفر الله لنا ولوالدينا ولنا وجميع المسلمين امين
 وسيد ابي طالت مسرعا بزيارة سيد الموجودات واشرف مخلوقات الارض
 والسموات في شهر ربيع الاول عام احدى وثمانين وثمانمائة بعد الالف وبه جمع
 تحت صدى الانس والخط والسرف وفي آلاء هذه الحدة الوحيه قد اخلصني
 من ذوق الارباب الفضل العالم الطاهر (الى قط المقتدر الهام المقتدر) الشيخ
 احمد فقه الحبيب الطرايقه بلس الحوائط على اشرف خدمه في صوم الحبيب صلى
 الله عليه وآله وسلم على الرسالة اخشاعة بالدولة الخلية باطرافه الغيب
 تاليف صفه العلامة المدفونه الدراكه المحفده الطوى الهام محمد رضا
 خان احد من خير علماء الزمان الاعلام وقد اوضح في بعضه من اناسيد الامم
 ومصباح الطلاب المظلل بالتمام عليه افضل الصلوة والى النجوت والهدى
 من انسال ولا حاد الله فيما ذكر بها ولا اختلوف طاب صبح اليه من انساب راليه
 من انساب النور والجماع كل ملقيا واستغنا ونحوه الله تعالى عليه عذرنا

تقر بظنه مولانا العلامة الشيخ با والهاق السيب مدرس مدرسة سيدي
 اخيد في دمشق ومدرس قضاء قطنا سما الاستاذ الفاضل الشيخ محمد اخني
 الحكيم اطال الله بقاء امين يحيى
 بسم الله الرحمن الرحيم

خدا لمن علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم وصلاة وسلاما على سيدنا ومولانا محمد
 النور الكريم الذي من علومه علم اللوح والقلم وعلى آله وصحابه وشيعته التابعين
 ائمة والذرين على مدينته وعلى التابعين لهم والساكنين سبلهم امامه
 فقد جلت طرف العرب فممن هذه رسالة الانبياء ونقطت من باع خفافا
 واشتقت من اريج ازهرها العتيق والتفتت من باهر فؤادها وزهر فؤادها ما حليت
 به جيد عرفاني واجيت به ميت جناني كيف لا وهي الحجة الذميمة والذلة البقرة
 النائمة والبهان القاطع والدليل القاضى على اهل الزنوج بانه السامع والسميع لسلول
 من حادثة الرسول تشهد لمولانا بطول اتباع سعة الاملايح ورسوخ القدم
 في عبود ولعاضد العقليه والعقلية مع غيرة دينيه وحجة على الشريعة المحمدية
 ونكته نقاده والمعية وقاده كثر الله امثاله في الاسلام من الجهادة الاعلام
 ايرضون في الصلاة بفعلهم غزوه وحرفهم جبروت وفي الزرع والجهالة ويملكون
 سموا احدى الارشاد فحيا لهد البلاد والعباد ولنا المؤلف العلامة
 احمد رضا خان مؤيد وسدد بناية الحق فانما على قدر الصدق يغفل
 الماخذ ويعق الحق تحريمه الشئ الكريم والله نعماء عليه وسلم ما درست
 انوار من جسد محمد رضا الاملايح وقام به في كمامه من جسد في تامة

خادم العلماء

محمد الحكيم
 في شهر ربيع الثاني

بسم الله الرحمن الرحيم
 ١٣٢٢



بقوله في هذا العلم الكامل صاحب التمام في الفقه
مدرس جامع السعدي ادام الله نفعه امين (بحسب
معه ابي رحمن في شرحه)

احمد بن رافع بن اهل شريعة ودينان وخافض شعار اهل الله عز وابدون
والصلاة والسلام على سيد محمد الذي جاء بالاحاديث والقرآن وبعد فقد تصفح
هذا المؤلف جليلي من يد ابي لهو الحكيم بالاداء الفقيه في الرد على الفرق الوهابية
ومن كانوهم من المخالفين للشريعة الاسلامية فوجدتها مشتملة على فدية
عقائد اهل الايمان وبرية ما رافعا لاهل النبي والخير والانتصار لما ذهب
اهل السنة والرحمان شاهدة لمؤلفها العلامة السعدي والمرشد الفخام
الفاضل الكامل الشيخ احمد رضا خان الهندى مستوفية في الرد على الاستغناء
في استوفيت ذلك في كتاب العقد الوحيد شرح الشرح العظيم في الرد على الوهابية
في الرد على الوهابية في الكفرة والارباب ومخزاة الالبياد ورايات
بعد الوفاة ونحو ذلك جملة انه به في الدنيا بارة سيد اخر لمين واداء
لوانه المين على اهل الظاهر واصحابه العربيه ان يكون
مكرر في ١٢٠٠ نسخة
كتبه الفقير محمد بن الحسين
في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٠٠



الحمد لله
الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا
هداه الله لنا

محمد بن الحسين

تقرىف العلوم المحقق من بطون مدقق صنف قضاء الطفيلة سابقا واحدا من رتب في مدينة
دار الحسنة من قبلنا الاستاذ الفاضل الشيخ محمود اجندي العطاس

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قد احاط بعلومه بكمال قدرته فعمهم رخصا
وسجانه من الله تفرد بالخلق والتقدير وخص من شاء بما شاء فلا مشارا له ولا نظير
والهملاء واللام على شرف المخلوقات بلا ريب سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم
الذي اعلا الله مقامه واطعمه على علم الغيب وخصصه بكمال المحبة وجعله
بالمؤمنين رؤفا رحيم وانزل به العلم عالم تكن تعلم وكان فضل
الله عليك عظيما وعلى اصحابه وآله والسالكين على منواله
اما بعد فاني قد اطلمت على هذه الرسالة الجليلة ودرت نظري
في حقائقها برهة قليلة فالفيتها تشهد بمولغها بالتحقيق والتدقيق
وانه من عصابة اهل السنة المتمسكين بالجبل الوثيق بين فيها ان علومه صلى
الله عليه وسلم الغيبية وان كان مخلوق لم يصل اليها من مواهب الربوبية
وليس بعد ان يطلع الله نبيه عليه الصلاة والسلام على كل علم غيبى يمكن ان يصل اليه
مخلوق حيث انه صلى الله عليه وسلم في سائر الكمالات الا ان فيه غير مسبوق
دعاه الى تاليها بازمنة الفرقة الوهابية من الخط من مقامه صلى الله عليه وسلم عليه
اكثر الله من امثاله الائمة الاعلام هداة المخلوق الى مذهب اهل السنة والجماعة العظام

كتبه خاتم العلم واهله
احمد تلامذة الشيخ محمد بن
محمود بن
العطاس الشافعي
حسبه

تفريظ العروة القاضية الحاوية لخصيصة الفناء في الوارث للمعلوم طابوا عن كابر
مدرس جامع سيدنا محي الدين ابن العربي رضي الله عنه ^{بفضله} حفيظة مولانا الاستاذ
الشيخ الحاج الما فظ السيد محمد عارف المحمدي دام نقمة اصيل يحيى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي الشان عظيم البرهان شدي السطان والعبادة والحمد لله سيدنا محمد
الذي جاءنا بصريح القرآن فزاح به الشرك والبهتان واظهر به التوحيد والايان وعلا له
وصحبه واتابعين باحسان وبعد فانه وان كنت من اهل العراق ولا منه رسالة
هذا البيان ولكن بطريق التفضل على اهل هذا الشأن تصفت بحسب لولاهان
بعض عبارات هذه الرسالة المسوية للعبادة الشورية والحمد لله الخبير والناقد ابي بصير الشيخ
احمد رضا خان صاحب الفيل والخيال فوجدها كافية في هذا الباب محمودة على صاحب
باب راحة لأهل الزرع والبهتان آية با عليه اهل الحق من عقائد الايمان
بجوانحه من سيرة حسن الخلق وادام له الارتفاع لدرى الحمد والمعلية فكلوه
احسن الله تعالى ان يرسل على كل لعل عليه باسمه عز وجل المتفضل عليه بزيادة اسبغها من هباته
ونفسا معلومة في الخاد عليه من بركاته ومحمد لله تعالى على كل حال يكون الشاه الحال

تقديم اهل العلم
العبد الفقير اليه غرضي
محمد عارف محي الدين
ابن احمد الشيرازي
على يد تلميذه
الشيخ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل الانبياء رحمة المهداة لسائر المخلوقات وادخلك من خلقه
 بافضل الشان واكبر اعظم الخيرات واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة اعظم لها
 في كتب اهل النبا واشهد ان سيدنا محمد امجد ورسوله الحجة منه خواتم النبيا صلى
 وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين حماة الدين القويم عن مزيج اهل الصلوات اما بعد فقد
 علم هذا الكتاب المسمى بالدرة المكية بالامانة العيسية فوجدناه الحق بالصواب شاملا على
 الحريكة والاقرار الصحيحة فتدبر وتوقف العالم الحامل والفاضل لا يجد له حاملا
 الشيخ احمد رضا خان لا زال منظر النفع العام بين الخاص والعام فانه قد اجاد وانا
 جزاه الله خير الجزاء وادنا واياهم بعد كثير الانبياء وفتح لنا دمعنا فتمام ^{بالنظر} بجاه المنظر
 عليه من الله افضل الصلوة والسلام قال الفقير عام العلم الشريف ميرزا محمد

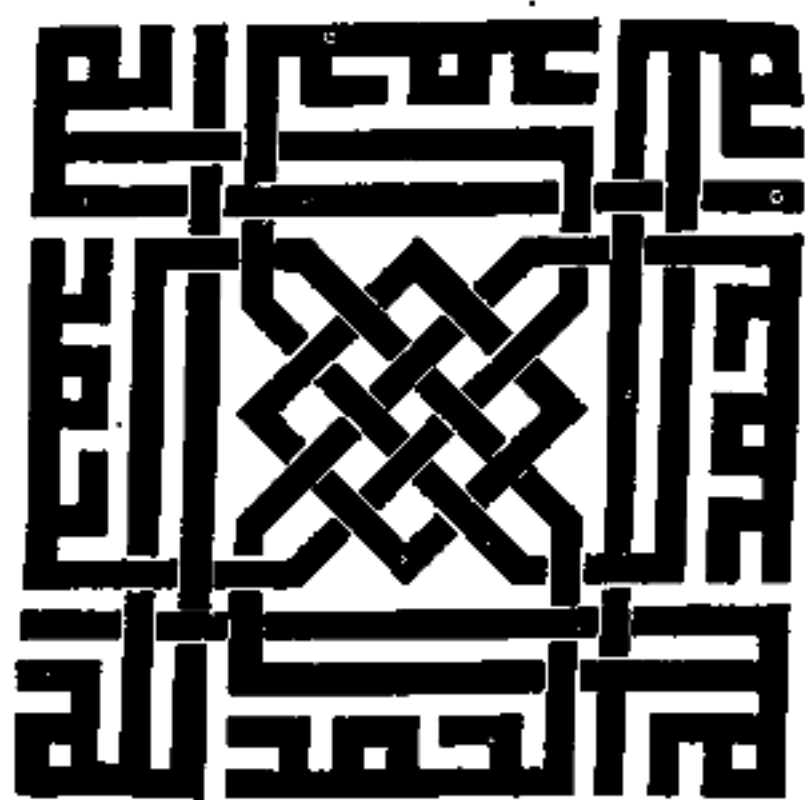
محمد علي راقم القلم
 الهادي زائر بالمدينة النبوية
 في ربيع الاول ١٢٤٣



مرسل العلامة المعاصر من مدرسته
 من رضي الله تعالى في وصفاته
 وسلم واستر في شيخه فيفاك باسم الرحمن الرحيم

اهل التقدير

تمحك يا من اقتت الكائنات دبلا على توحيدك ونشكر يا من اهملت حملا
 شريقتك جهابذة قاموا بواجب توحيدك ونصلي وسلم على رسوك
 المبعوث من اكرم جبل والمنفوت في التوراة والانجيل وعلى آله وصحابة الذين احقوا
 الحق وابطلوا الاباطيل وبعد فقد اطلعت على ما جبره العلم العال والهام البهجة
 الفاضل حفرة الشيخ احمد رضا خان من مؤلفه المسمى بالهداية في المادة الغيبية وراية
 كتابا في كتاب جامع في باب الحكمه وفصل الخطاب في الامور العقلية في ميدان هذه
 المباحث وحمزق ما جمعه من المباحث كيف لا وجامع جامع للكمالات والفضائل من الخط
 دون شرف كل متناول فانه بن الفضل رايوه والمدعى لفضله اعداؤه ومجوه مقداره في العلم
 جليل وسد في الانام قليل مع الله المسلمين بحياة وافاض علينا وعليهم من بركاته آمين
 بتأيم العاهل محمد القاسمي
 الخديو احمد مسعود
 عفي عنه



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الذي احاط به علما بكل قديم وحديث
وتفاضرت الوالالباب عن اوراق كبريائه فنهياً سجدت
لجلال كبريائه غراحياء فبجاءته من اله انزلنا لنا الانبياء
الكرام ليلوا المخلوقات عار وحدايته وخصم بأوضح الايات
واظهر على ابيهم ما حير به العقول من المعجزات والاحبار
بالمفيمات احمده واشكره وهذا الكريم الفتح على ان جعل
نبينا محمدا صلوات الله عليه وسلم افضلهم واعلاهم منزلة وهم به
في القبة يتسلسلون وخصه بما لم يخص به من الايات والمعجزات
لا سيما المراتج وكلية سبحانه وتعالى وعلمه ما كان وما
يكون واستغفره واتوب اليه توبة عبيد لا يشهد الهاء سواه
واشهره ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة مقرونة
بالايمان والصدق واشهره ان سببه تعالى هو راحبه ورسوله المؤيد
تحرارق العادات هي غفاره الله فهو المختار المحبوب صلي
الله عليه وعلى آله واصحابه والتابعين لهم وحدهم بيشيه
الدين واخبرنا بنسائره اغفر ليعني به كل جور واحفاف
صفحة وسادها ما ان سفت طقال الحق اهل التوحيد فالتسلي

العسنا ت و سلم تسليمًا أما بعد فقد تشرّف بنظر هذه
 الرسالة المسماة بالدولة المكنية لمؤلفها العلامة المحقق
 مولانا محمد حبيب الله لا نأله بها فلابح أحمد رضا خان
 حفظه الله المولى الرحمن بواسطته للاستاذ الموقر مولانا صاحب
 السبع محمد كريم الله المجاور في بلدة سيه الانام عليه أفضل صلاة
 و اتم سلام فرجبت بها موافقة لما عليه السلف و تابعهم من القائلين
 المشاهير على الكتاب و السنة المطهرة و لم تخالف الأمانة
 النقاية و العقلية ذكر الشيخ تقى الدين بن تيمية و كتابه الجواب
 الصحيح آيات بينا غاب اصلا و السلام كثيرة المتعلقة بالقدرة
 والفصل والتأثير انواع (منها) ما هو في العالم العلوي كالتشقق
 القمر و حركات السماء بالتهريب الخرافية القائمة و ممر اجده الى
 السماء و فيه دليل واضح على ما اخبر به الرسل و الفلاسفة
 (ومنها) تأييده على تلك السماء (ومنها) تصرفه في الحيوانات
 الارض و الجن والبرائم (ومنها) تصرفه في الاشجار والنبات
 والوحجار (ومنها) اجابة دعائه صلى الله عليه وسلم (ومنها)
 اعلامه بالمغيبات الماضية والحاضرة والمستقبلية (ومنها) تأثيره
 في تكثير الماء والشراب والطعام والثمار وعيد ذلك من دلائل
 نبوته و اعلام رسالته ومعجزاته الظاهرة و آياته الباهرة انه
 هذا كلام ابن تيمية وهو لا ينقل الا ما كان عليه السلف و وافق عليه

الخلف ولهذا لا ينكر احد بان الله تعالى لم يطلع احدا من انبيائه
 واصفيائه على مغيبياته حيث ان القرآن الكريم مستحوننا من
 قصص الانبياء يا خبارهم بالمغيبيات منها قصة سيدنا فوس
 مع الخنزير عليها السلام والا حاديث النبوية والاشعار المنيفة
 ته لا علم ذلث فلوارر ونا نكتب بعضا من اخبار نبينا عليه
 الصلاة والسلام والصحابة والتابعين لخرجننا عن المقصود
 هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه اخبر السيدة عائشة عما تسمع
 زوجه من بعده وعمر رضي الله عنه وهو عبد الله بن نارية
 يا سارية الجبل الجبل ولا تجلوا في كل زمان ممن يكون علمهم
 الانبياء ويعمل بما علم بطلعه الله تعالى على مغيبياته ارشاهم
 من الانبياء لاسيما خيامه اخرجت للناس لم الارث منها
 خير بي قال تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله وقال تعالى الا
 عن ارتضى من رسول فاعلامه صلى الله عليه وسلم بالمغيبيات
 من جملة الايات والمعجزات الدالة على رسالته كما ان الوحي اعلم
 اذا ظهر منه شئ من انكرامة وحفوارق العادات يكون
 بالارث منه ولله الحمد فقد اجتمعت بكثير منهم من علما واطهار
 واعلم ومنهم من كان يخبر في شئ كان او يكون ومن اجلهم شئ
 وسيدى وسدى وقد وثق العالم الرباني والفرد العبداني محمد

عنه ما هي المجلدات ١٢

المائة الرابعة عشر الحافظ مكتبة الحديث والاشرف
السنة وسميعة البديعة اعز به السبع محمد بن ركن الدين المحمدي
الشرابي فانه كان يدرس يوم الجمعة من بعد الصلاة الى ان
العصر غيبا من سائر كتب الحديث مع الاساتيد ثم
كل ما حضر انسان يتنقل ويتكلم عام ما في ضمير هذا
الانسان مع كونه ربما ما حضر درسه قبل هذه المرة
ونيرا ما يختلفون جماعة في مسألة ثم يحضرون درسه
فينجد اشكالهم نور الله تعالى قلوبنا وقلوب المسلمين
ووفقنا الله تعالى لما فيه رضاه ورضاء نبيه الكريم عاياه
احضر الصلاة واتم النسيم قال تعالى وحتي يطع الرسول فقد اطاع
الله والحمد لله اوله وآخره وسلام على المرسلين والحمد لله رب
العالمين حرر يوم الاحد الواقع ٢٠٠٤ ١٢ ١٢

كتبه الفقير الى الله تعالى

محمد بن الحسين المكي

بمكة دار الحديث به طبع

الشم

١٢٢

سرور الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وأهل بيته الطاهين من بعدهم
أصل النجاة والفائز منه بأشرف العلوم والرسائل من علم كل العلوم وأسعد بغايتها
يمكن من تلك الهدى فتقوا يا أيها النبي أنا ربنا كثر شاهد ومبرر ودر وقد ثبت
أنه تدلى على لسانه قطرة من العرش المحجبة ليلة الأسرار والعراة علم كل شئ بطريق البصيرة
والنجاة من العليم الحكيم مع أنا نقول نبيا للهدى أن علمه عليه السلام يتناهي وعلمه تعالى
لا يتناهي وإنه أعلم بخلق الأمور وقد طلبت مني بعض من لا يسعني مخالفتهم أن أكتب على
الأصلي من العلم والفضل من قرط وكنت على هذه الرسالة المسماة بالمشقة بتحقيق ما نال
حصة الرسالة من القامات الشريفة التي من أجلها نعام على الموصوف من الكواهر
والعبود وأستدل على ذلك بالأدلة المسندة الموجودة في هذه الرسالة على هذا الطلب
فأنتقلت الأمر الطاع معاني على تصنيف والذي ظهر لي حقيقة ما قاله هذا الإمام
وقد دل على كثرة فضل وسعة اطلاعه وسره مجازاه أنه تعالى ضربه وضاعف أجوره
يوم الحساب والعقاب والحمد لله تعالى على وجوده تعالى به هذه الآية التي هي ضمانة
بفضل الناس ووجودهم ذلك وحسن الصلوة والسلام على من انتهى إليه المقام
كل سالك وعلى أنه وصحه فخدم الهدى ودرور الكمال بالمالك

صلى الله عليه وآله وسلم

قاله وكلمه عام
العلماء معاني من الحمد
السلام على النبي وآله
عليه



تقريرا على اذنه

بسم الله الرحمن الرحيم خاتمة غفلتنا بعد زهدنا وهبنا من لدنك حمزة لم نزل الوفاء

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على صاحب الرسالة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وبعد هذه رسالة

جليله المعذر نأيه المسار جرى من مؤلفها عن الدين الحق والمشرع الصحيح خير كرام وأصح بر كل من ألقاها

بالقبول وجعل مؤسرها على الدوام سيفا مسلوما في رقاب أعداء الدين

العقيد العزيم

أحمد على الدين

حمد الله

العلامة

المدرسة

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد المودنا المرسد من المسترشد والصلوة والسلام على ربه الى بالمعجزات تكليبه

امامنا فلما مناه عليا برأيه قد سبب الرعد وصرخه عليهم وسلم ودله في نورهم

لمنظم سنة هجرية على صاحبها افضل الصلوة والكرامة

المدينة المنورة على هذه الرسالة المحمودة المسماة بالدولة المظفرة في الرد على

لؤلؤها العاصم المداوي رضاء الله احسن الجزا والحمد لله على نعمه

بانه الكفاية واسمعكم كسر تطويل العبارة اية الله علماء السنة والجماعة وفضل اهل

الدين والصلوة وحسن الذي يستحقه العول فتصوره احسن والله اعلم

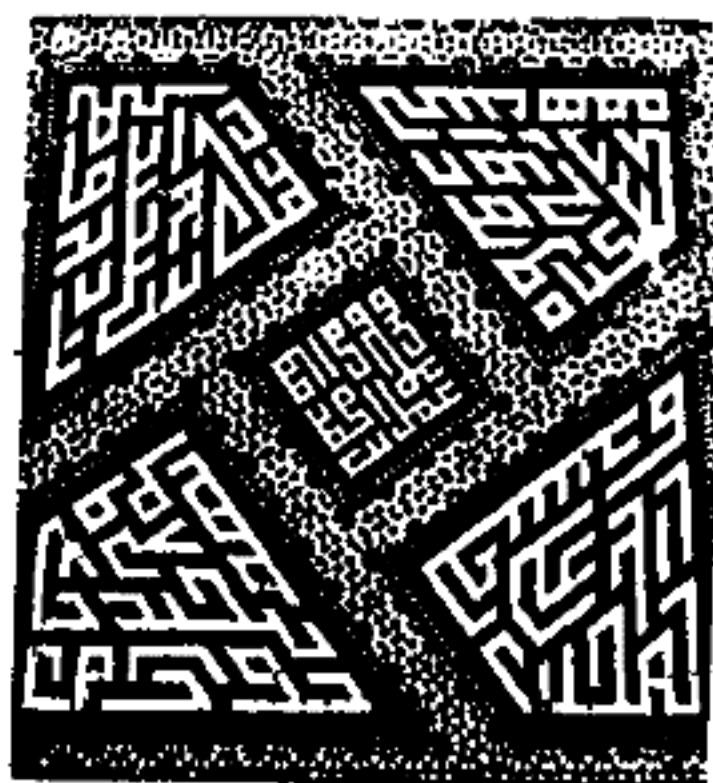
كتبه

الحمد لله

الحسن

ما

الزاد



بسم الله الرحمن الرحيم

قد تين الرشيد من يعي وحسن الحق وزال
الضلال والعي وظهور الحق بظهور الصباح وما دى
سادي الحق حي على العلاج وبكلى والمحمد
العين من العين وانصرفت رجا جة الشك
والين والعلوة والسلام على من قم بظهور حجة ظهور
الغائبين وعلى له واصحابه الذين نعيم ولانهم رجوم
للشياطين اما بعد فقد سرت طرف الطرف فيما
حرره الفاضل الامام ونحر الانام والذاب
بصارم غرمد عن الملة الاحمدية والفاضل بالواجب
على اتك باسنة المحمدي نخبه اهل العلم والعرفان
مولانا المولى الشيخ احمد رضا خان لازال قائما
على نصرة الدين وما حيا به لانه شبه الظاهر

فوجدته قد جمع من الله لائرا فوالى ومن ابراهيم
اعلاما وان ما حوره عليه العرش والنقوى ومن
ما ارتضاء من النصوص والاحكام والاولى وان
ما نيرة هو كلام الله الايمان وان من حاله هذه
الافعال من ابراهيم الكفر والطفيان وديان علوم
من الدين بالسرور غنى عن ابراهيم ولا اشد
في كفرهم برفه كفر من لم يكفرهم بعد سطوع ابراهيم
وكحمد سد وكفى وسلام على عباده
الذين اصطفى

كتبه بقلمه وقاله بقلمه الرجبى عضو مولاه
المعلمى المدرس الاول فى حضرة الامام الاعظم
والجهد الاقدم محمد سعيد بن عبد القادر
القادرى النقوى

عفى عنها



براهمة تحتها
المرکز الثقافي الاسلامي
بمكة المكرمة

تلخیص ترجمہ تعاریف

از

مولانا عبدالرحمن بھٹوی



۱

احمد العزائری بن السید احمد المدنی

(مفتی مالکیہ، مکتبہ معظمہ)

علامہ زماں، یکتائے روزگار، منظورِ انظار، سیدِ عدنان،
منبعِ ترفان، حضرت مولانا شیخ احمد رضا خان کار سالہ الدولۃ المکیہ
بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا، یہ ایسی تالیف ہے جس سے ہر صاحبِ
توفیق سمجھدار انسان نفع حاصل کرے گا، مصنف پر یہ الزام کہ علمِ الہی اور
علمِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مساوات کے قائل ہیں، اس رسالے
کے مطالعے سے غلط ثابت ہوتا ہے، رسالے میں ایسی کوئی بات نہیں۔
اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اپنے انصال سے نوازے اور
مسلمانوں میں ان جیسے بہت سے علماء پیدا کرے۔ آمین !

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۳ء

شیخ اسنعیل بن حلیل

(حافظ کتب احکم، مکتبہ مصر)

حضرت جناب سیدی خاتمة الفقہاء والمحدثین اٹال اللہ بقا رحمہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
طفیل آپ کو رات سے محفوظ رکھے، آمین!

آپ سے جدا ہو گیا مگر دل نہ چاہتا تھا، کیا کریں دستور زمانہ یہی ہے
کئی بار سوچا کہ پھر حاضر خدمت ہوں لیکن ماں اور بھائی ضعیف ہو گئے
ہیں جن کی خدمت کے لئے مجبوراً جانا پڑا ہے ورنہ دل تو یہ چاہتا ہے
کہ مرتے دم تک آپ کی چوکھٹ پر پڑا رہوں اور آپ کے حضور حاضر ہوں۔
میرا جمعہ کے روز نماز کے وقت بمبئی پہنچا، حاجی محمد قاسم صاحب

میرے ٹیلی گرام کے مطابق اسٹیشن پر انتظار میں تھے، وہ اپنے گھر
لے گئے، میں نے خیال کیا شاید ان کے بال بچے یہیں ہوں گے لیکن
رات کو معلوم ہوا کہ میری وجہ سے پورا گھر خالی کر دیا ہے، اس پر مجھے
خوشی تو ہوئی مگر ساتھ ہی اپنے نفس پر ملامت کرتے ہوئے میں نے کہا
کہ تو لوگوں پر کیا بوجھ ہے، کیا ہر جگہ ایسا ہی کریگا؟

حاجی صاحب اپنے لڑکوں کے ساتھ ہاؤس سے پاس رہتے ہیں

اور بے حد خدمت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صلہ عطا فرمائے۔ آمین !
 حضور ! حاجی صاحب نہایت ہی عبادت گزار ہیں رات کو
 صرف دو گھنٹے سوتے ہیں، باقی رات نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیتے
 ہیں، کاروباری انہماک کئے باوجود اتنی محنت و زیاہنت کرتے ہیں۔
 میری طرف سے حضرت مولانا حامد رضا صاحب، حضرت
 مولانا مصطفیٰ رضا صاحب اور حاجی کفایت اللہ صاحب کو تحفہ سلام
 قبول ہو۔ ان حضرات نے میرے ساتھ جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ
 میں نہیں دے سکتا، اللہ تعالیٰ ہی اس کا صلہ عطا فرمائے۔ میری جانب
 سے میری والدہ یعنی مولانا حامد رضا خاں اور مولانا مصطفیٰ رضا صاحب
 کی والدہ سلام قبول فرمائیں۔ ان کا ذکر مناسب تو نہیں لیکن میں اپنے
 آپ کو آپ کا تیسرا فرزند شمار کرتا ہوں۔ ————— ان سے فرمائیں
 کہ اس سعادت سے مجھے نوازیں، میں آپ کے احسانات کا شکریہ
 ادا نہیں کر سکتا۔ دعا ہے کہ مولیٰ ثقلیٰ آپ کو خوب خوب نوازے
 اور روزِ محشر میرا دستگیر بنائے۔ آمین !

آپ کا بیٹا

حافظ کتب

اسمعیل

۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۲ء

حسین بن محمد

(مدرس عربی نبوی، مکہ معظمہ)

علم و عامل، سنی کامل شیخ احمد رضا خاں بریلوی کی تالیف
الدولة المکیة بالمادة الغیبیة میں نے مطالعہ کی، اس میں ایسی قوی
دلیلیں ہیں جو مخالفین کو خاموش کر دیتی ہیں، جو شخص بھی اس کتاب
کے مقابلے پر کوئی نظریہ پیش کرے گا، مغلوب ہوگا۔

(صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)



محمد حبی

(مدینہ منورہ)

حضرت اسٹاذِ مکرم شیخ محمد کریم اللہ صاحب کی طرف سے سلام
پیش خدمت ہے۔

گزارش ہے کہ الدولۃ المکیہ سے متعلق پہلا اور دوسرا ٹیگیام
موصول ہوا، اس سلسلے میں حضرت اسٹاذِ شیخ عبدالحمید آفندی عطا نے
فرمایا ہے کہ میں نے مفتی آفندی صاحب کو تقریظ کے لئے مذکور کتاب
ردائہ کر دی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ تقریظ جلد لکھ کر مجھے بھیج دیں گے
پھر میں آپ کی خدمت میں روانہ کر دوں گا۔

احمد بن محمد بن محمد خیر السناری

(مدینہ منورہ)

حقیقت پھر یہ کو پرکھنے سے ساری کائنات عاجز رہے، خود حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”ابو بکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، میری
حقیقت کو میرے مالک کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء و اولیاء، صلحا و علماء نے اپنے اپنے
ادراک کے مطابق جانا پہچانا ہے، مقام قرب میں تفاوت ہے اس لئے
مدرکین کے مقامات بھی مختلف ہیں، سب ہی نے روح مبارک حضور علیہ
الصلوة والسلام سے فیض پایا ہے، آپ ابوالارواح ہیں۔

مخالفین جاہل قوم ہیں جو حق سے اس قدر غافل ہو گئے جس کی
مثال نہیں ملتی۔ حضرت علامہ اساذ فاضل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف
الدولۃ المکیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں مؤلف نے مسکین کا خوب
رد کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

سید عمر بن سید مصطفیٰ عظیمہ

(مدینہ منورہ)

سعادتِ ابدیہ کا امیدوار سید عمر بن مصطفیٰ عظیمہ، خادمِ حدیث
حرمِ نبوی عرض کرتا ہے کہ حضرت علامہ عارفِ ربّانی، استادِ کبیر، عالم
بے نظیر حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف **الدولة المکیہ بالمادة الغیبیہ**
مسجدِ نبوی میں مجھے سنائی گئی، میں نے اس کو مختصر مگر جامع و صحیح پایا،
یہ وہم کی تاریکی سے نکال کر فہم کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے، میں
اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تعالیٰ اس کو مفید بنائے،
آمین!

(۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء)



سوم

علی چار دہہ مزمل

عبد القادر جليلي المحسن الخطيب

(مدیریت منوی)

جب اس دور میں برابر رہندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا تو بعض احباب نے علامہ علامہ الدہلوی حضرت مولانا شیخ احمد رضا خاں صاحب کی تالیف الدونۃ المکیہ کو دیکھنے کے لئے اسے کیا، جو مکہ وطن والسی کا وقت فریب آجکا تھا اس لئے جلدی جلدی رسالہ مددہ کو پڑھا، میں سے اسے سرچشمہ تحقیق پایا، اس سے واضح ہو آیا کہ مولف علامہ کہہ رہے ہیں جو یہ منہور کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، اس سے عجوبہ و بہتان ہے، اس الزام کے خلاف یہ کتاب ایک نشانِ موت ہے۔

٢٢٠ - تاريخ الخلفاء، ج ٢، ص ١٩١٣



عبدالکریم ابن التارذلی بن عزوز التولسی

(مدس حریم نبوی، مدینہ منورہ)

استاذِ کامل، فریدِ عصر، گمانہ دہر حضرت علامہ
شیخ احمد رضا خان کی تالیف، الدولۃ المکیہ دیکھنے
کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے معنا میں قابلِ اثناء
میں جو حقیقت میں الہاماتِ ربانیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مولف، علامہ کو جزائے غیرِ غطا فرمائے اور ان جیسے
افراد بکثرت پیدا فرمائے آمین !



عبداللہ احمد اسعد گیلانی الحسنى الحسینى الموحى

(مدینہ منورہ)

اس رسالہ مغبرہ کو کسی تعریف و توصیف کی حاجت نہیں کہلے
میں نے اس طرف سے پہلو تہی کیا، اس کے علاوہ بڑے بڑے علماء و
فضلاء اس پر تقریظیں لکھ چکے ہیں، ہمیں صرف مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ
کے بارے میں لکھنا ہے۔

آپ کی ذات گرامی مشہور و معروف ہے، مدینہ پاک میں
سید احمد علی اور شیخ کریم شہ سے ملاقات ہوئی، دونوں نے آپ کی
تعریف و توصیف کی جب ان حضرات سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال عشق اور حفظِ غوثِ عظیم سے کمال محبت ہے
تو کہنے لگے اے اے محبت ہو گئی اس لئے کہ محبوب کا دوست
محبوب ہو کر اسے ہر چیز و اثاثہ سے برکھا جاتا ہے
اب میں نے ان حضرات کی گواہی کی تصدیق کرنے میں، کاش کہ آپ کے
علاؤ اللغات سے کاہل بننے اور آپ کی محبت و مول کی قدر کرنے تو
سہل ہے۔ یہ رہتے۔

مترجم: انوارِ نورانی خدمت سے شگفتہ بہ ہوں، ان کا
نفاذ ہوا جو کہ ان کے ہاں ہے کہ ان کے ہاں ہے۔

پھر آپ کو بے داع یا کر مابوس ہوئے، آپ کو اجر عظیم ملا اور آپ کی رغبت اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا گو باکہ دشمنوں نے نبی کی عزت و حرمت بڑھانے میں سر نو کا کوشش کی چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنا چاہتا ہے تو اس کے دشمنوں کو اس کے لئے مددگار بنا دیتا ہے، ایسا کیوں نہ ہو، — آپ اس قول کے مصداق ہیں کہ حیرل اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا عہد کرتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعہ آپ کی مدد فرماتا ہے، آپ غالب ہیں اور علم کا علم آپ کے سر پر بلند ہے — میں اس مقام رفیع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔



علی بن علی الرحمانی ،

(مدرسہ عربیہ نبوی، مدینہ منورہ)

یہ رسالہ عالمِ علامہ، بحرِ فہامہ، معدنِ فصاحت و براہمت، اہل علم و اہل السنۃ و الجماعہ، مولانا و استاذنا شیخ احمد رضا خاں کی تالیف ہے، میں نے اس رسلے کو ثنائی و کافی اور جامع و وافی پایا جو مؤلف بزرگ کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے، بیشک وہ اکابرِ علم و اہل سنت میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی فائزات اور ان کی تصانیف سے نفع پہنچائے اور ان کے برکات و نفحات ہم پر اور تمام مسلمانوں پر لوٹا تا رہے، آمین!

میں نے اس بزرگ اور بلند مرتبہ تالیف کے مطالعہ کی تاریخ کسی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا
لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَصِيرُ

حضرت باس بریلی کے رہنے والے تھے اور ان کی وفات ان کے گھر میں ہوئی
 ملت کا جو چھوٹا شہر ہے وہاں کے ایک معلم نے اس کا نام احمد خان صاحب قید
 متع المسکین بطور نیک نیت دیا

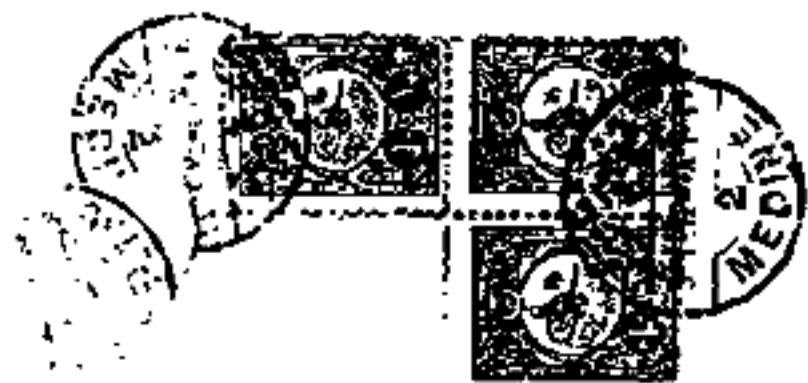
احمد خان صاحب قید
 مدرسہ دارالعلوم
 مدینہ منورہ

To Mr Ahmad Raja Khan



Banswari

India



محمد رفیع الرحمن صاحب

۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء میں جس لفافے میں مدینہ منورہ سے بریلی شریف تقریباً ارسال کی گئی اس کا ایک
 لفافے کا عکس جیل

محمد بن سید الواسع حسینی لادریسی

(مدینہ منورہ)

۱۳۱۵ھ میں جبکہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوں، فخر ہند علامہ شیخ احمد رضا خاں کی تصنیف الدولة المکیة بالمادة الغیبیة کی خبر ملی، مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا، اللہ تعالیٰ اس رسالہ مبارکہ کے مصنف کو، جو صاحب نقد و نظر ہیں، بہترین جزا عطا فرمائے۔ اس مبارک تصنیف کے انہوں نے اہل سنت کے دلوں کو مسرور کیا۔

بعض غیب تو بعض اولیاءِ امت بھی جانتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد سید واسع سے زندگی میں اور انتقال کے بعد بھی ایسی کئی باتیں ظہور میں آئیں جو علوم غیبیہ کی خبر دیتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کی کیا بات جو اولین و آخرین کے سردار ہیں۔

(۱۳ حجابی الثانیہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)

کوفی بنائی متوسط



دارالافتاء محمد رسول اللہ
بظورت شاخ کس و ذات

محمد توفیق الایوبی الانصاری

(مدینہ منورہ)

رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ جو حجم میں چھوٹا ہے معلومات کے لحاظ سے بڑا ہے، ناضل مصنف سے میری التجار ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھے شامل رکھیں، ان کی دعائیں قبولیت کے شایان شان ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ مصنف کو بہترین عطا فرمائے اور آخرت میں اپنی کامل نعمتوں سے سرفراز فرمائے، آمین! بیشک مصنف پاکیزہ بیان والے ہیں، انہوں نے اپنے پاکیزہ دلائل بیان کر کے مخلوق و خالق کے علم میں فرق کر دیا ہے اور اپنے بے خطا تیرے حقیقت کے جگر گوشہ کا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسی بستیاں زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے اور اپنے جود و سخا کی بارشیں کرے، آمین!



يعقوب بن رجب

(مدرس عرم نبوی، مدینہ منورہ)

مدرس عرم نبوی یعقوب بن رجب ایک خواب عرض کرتا ہے
 جو اس رات دیکھا جس رات کتاب الدولة المکیہ حاصل کی۔
 ہوا کہ میں دولت مکیہ کا خطبہ پڑھ کر سو گیا، خواب میں دیکھتا ہوں
 کہ آسمان کھل گیا ہے جس پر لکھا ہوا ہے :-
 ”کتاب نور سے ہے اور کتاب کے حروف انتہائی تعظیم
 کے لائق ہیں۔“

اس سے مجھے انشراح صدر حاصل ہوا اور میں نے یقین کیا کہ یہ خواب
 کتاب کے مطالعہ کی برکت سے نصیب ہوا، پھر جب اس کتاب کو
 پورا پڑھ چکا تو حضرت مولف کی مدح میں چند کلمات لکھے اور سو گیا خواب
 میں دیکھا کہ حجرہ مقدسہ کا دروازہ طبیبہ کسی خادم نے کھولا اور کچھ لوگ
 داخل ہوئے ہیں اور میں بھی حضرت حمزہ کی زیارت کے ارادہ سے
 داخل ہوا ہوں۔ دیوار پر میں نے ایک پیالہ دیکھا، میں سمجھا کہ
 اس میں پانی ہے، مجھے پینے کا اشتیاق ہوا لیکن اجازت لینے کے لئے
 توقف کیا۔ پھر مجھے معراج سے واپسی پر جنو علیہ الصلوٰۃ و
 السلام کا یہ قصہ یاد آ گیا کہ آپ جب معراج سے واپس تشریف لارہے تھے

کسی اونٹ پر آپ نے پانی کا پیالہ دیکھا اور بلا اذن نوش فرمایا تو میں نے بھی اس پیالے کو اٹھایا، اس میں خالص دودھ تھا، اس کو میں نے سیر ہو کر پیا، پھر بھی باقی بچ گیا، دیکھتا ہوں کہ میں باب طوبہ کے پاس کھڑا ہوں اور کتاب (الدولة المکیہ) میرے سینے پر ہے جس کو ہاتھوں سے سمیٹے ہوئے ہوں، پھر آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب بڑی شان والی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں مرغوب و محبوب ہے۔

(ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

فَلَا تَحْزَنْ

محمد یسین بن سعید

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

ادیب لبیب شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولة المکیہ
بالمادة الغیبیہ مطالعہ کی اور اس کو قابل قبول پایا کیونکہ یہ ان باتوں
سے پاک ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں اور اس میں
ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل ہے اللہ تعالیٰ
اس کے مصنف کو آپ کے طفیل مقبولیت و سعادت عطا فرمائے اور
ان کی تمام امیدیں و آرزوئیں بر لائے، آمین۔

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)



مستطاف ابن التامزی بن عزوز التونسی

(مدرب علم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولة المکیہ کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا
 اس کے مولف رہبر درہما، علامہ اکبر اور عمدة الفہامہ ہیں، اپنے علم و کمال
 کی وجہ سے مشہور ہیں، عارف باللہ ہیں اور ہر حال و مقام میں اللہ ہی کی
 طرف بندھے ہیں یعنی ہمارے سردار احمد رضا خاں صاحب ان کی مساعی
 قبول و محمود ہوں، ان کی عنایات بلند اور لطف و کرم ہمیشہ ہمیشہ جاری
 رہیں۔۔۔۔۔ میں نے اس مسئلے کی اصولی باتوں کے لفظی جواب
 کی طرف توجہ اور اس کے باغ معانی کے پھولوں میں فکر کو جولان کیا
 تو میں نے اس کے بے مثال موتیوں کو خوش بیان اور خوب مضبوط پایا
 اس کے روشن فائدوں سے ذہنوں کے باغوں میں روشنیاں پھیل گئیں
 اس کی شاخیں اور جڑیں فیصلہ کن اور واضح قرآنی آیتوں
 صحیح و مشہور حدیثوں اور اعلیٰ قسم کے عقلی روشن دلیلوں سے لدی ہوئی ہیں۔
 حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 کمالات علمیہ کی پاسبان ہے اور عقائد اہل سنت و جماعت کے عین مطابق
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے جس نے
 آپ کو یہ علوم عطا فرمائے، اس سے انکار ایک جاہل ہی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مولف کو خوب خوب نوازے۔ وہ استادِ کامل اور جامع (معقول و منقول) ہیں، وہ ابرہہ بارہاں کی طرح فیضِ رساں ہیں، انہوں نے بندگانِ خدا کو فائدے پہنچاتے اور ان کو راہ دکھلائی، انہوں نے شہروں کو روشن کیا، یہ ان کے شرف و بزرگی اور حسنِ سیرت کی دلیل ہے اور ان کے اخلاص، پاکیزگی، طبعی ذکاوت اور آگہی کا روشن ثبوت، وہ معقول و منقول اور اصول و فروع کے میدانوں میں گوئے سبقت لے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان جیسے اور بہت سے پیدا کرے، آمین!

(۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)



موسیٰ علی المشاطی لائزہری الاحمد علی الدیری

(مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کا مطالعہ کیا، اس کو شفا پر پایا اور اہل حق یعنی اہل سنت و جماعت کے دلوں کی جوا ————— اللہ تعالیٰ اس رسالے کے مصنف کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں دونوں جہاں میں اپنی عنایات نازل فرمائے، اس لئے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ علم غیب کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے جس سے کتاب اللہ اور حدیثیں بھری ہوئی ہیں، یہاں تک کہ پیسہ آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا۔

مصنف کتاب اماموں کے امام، اس امت کے دین کے مجدد ہیں، یقین کے نور اور قلوب کے انوار کی تائید سے آراستہ ہیں ————— کون؟ ————— شیخ احمد رضا خاں! اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہان میں قبول و رضوان عطا فرمائے، آمین!

(یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)

ہدایۃ اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری

(مدینہ منورہ)

بندہ ضعیف جب ۹ محرم ۱۴۳۳ھ کو چھٹی مرتبہ زیارتِ روضہ مبارکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حاضر ہوا تو زیارت کے بعد مولہ شریفیہ میں جامع الفضائل والخصائل مولانا محمد کریم اللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجددانہ حاضرہ حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ شیخ احمد رضا خاں حقانی قادری کی تالیف حلیل الدولۃ المکیہ کا ذکر کیا، میں عرصہ دراز سے اس رسالے کا مشاق تھا، یہ میری دیرینہ آرزو مولانا سے مذکور کی وساطت سے پوری ہوئی، میں نے کتاب مطالعہ کی اور محفوظ ہوا، اس قدر مسرور ہوا کہ جس کے بیان سے زبان و قلم دونوں عاجز ہیں۔ میں نے تحقیق و تدقیق میں اس رسالے کو خوب سے خوب تر پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ شنیدہ دید کی مانند نہیں۔

جو کچھ حضرت مولف علامہ کے مخالفین نے پروپیگنڈہ کیا تھا کہ مولف علامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، یہ الزام سراسر جھوٹ ہے جو مخالفین کے حسد و بغاوت کی پیداوار ہے بلکہ ان کے جہل مرکب اور کند ذہنی کی دلیل ہے، کاش ان کو معلوم ہوتا کہ حسد صرف جسم کو ہلاک کرتا ہے اور حاسد کبھی رہبر

نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی جھوٹی قوم سے شکایت ہے جو
افتراء پر فخر کرتے ہوئے اس آیہ کریمہ سے روگرداں ہے :-

انما یفتی الکذب الذین لا یؤمنون

ان لوگوں کی گھٹیا درجہ کی حرکتوں میں یہ ہے کہ اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو
مشہور کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے، اس وقت اللہ تعالیٰ اس آیہ
کریمہ کو بھول جاتے ہیں :-

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنین
بغیر ما اکتسبوا فقد احمقوا جہتانا
واشمامینا

کاش ان لوگوں کے آنکھوں پر حسد و بغض کے پردے نہ ہوتے تو
مذکورہ رسالے کے کئی مقامات پر مولف علامہ کی تحریر کی روشنی اپنے
باطل دعوؤں کو باور ہوا پاتے ————— مثلاً :-

نظرِ اول میں مولف فرماتے ہیں :

”علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے جو بھی علم ذاتی میں سے
ادنیٰ سے ادنیٰ کبھی کسی کے لئے ثابت کرے تو وہ کافر و مشرک ہے“
اور فرماتے ہیں :-

”علم غیر متنت ہی کئی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے“

اور فرماتے ہیں :-

”کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے علم کو تفصیلاً، شرعاً اور عقلاً احاطہ
نہیں کر سکتا بلکہ تمامی حیوانوں کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کی نسبت
اللہ تعالیٰ کے علوم کے سامنے ایک قطرے کے ہزارویں حصے میں سے

کسی ایک حصہ کی ہزار ہا سمندروں کی طرف نسبت کی مانند ہے۔“
نظر ثانی میں فرماتے ہیں :-

”اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ کائنات کے علم کی مساوات کا خیال
بھی کسی مسلمان کسول میں نہیں آسکتا۔“
نظر ثانی میں فرماتے ہیں :-

”علم ذاتی مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے“
مخلوقات کو صرف علم عطائی حاصل ہے۔“
نظر خاص میں فرماتے ہیں :-
”ہم کسی مخلوق کا علم اللہ کے علم کے برابر اور مستقل نہیں مانتے
بلکہ بعض عطائی مانتے ہیں۔“

پس مخالفین مساوات کا ڈھنڈورہ کیسے پیٹتے ہیں! —
کیسے حق سے بٹے جاتے ہیں!

(۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء)



سورۃ اخلاک پڑھو

تعمد

یسین احمد الخیار

(مدکس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے ایک موزن سمندر، ایک عظیم المرتبت کتاب مطالعہ کی
 ————— (کونسی کتاب؟) ————— الدولۃ الکیم بالمادۃ الغیبیہ
 ————— مسائل شریفہ کی تحقیق کے لئے یہ ایک قاموس ہے اور
 بزرگ و بلند معارف کی توفیق کے لئے ایک حصار ہے —————
 کیوں نہ ہو وہ محدثین کے امام ہیں، یگانہ روزگار اور یکتائے زمانہ ہیں
 ————— کون؟ ————— مولانا الکمال السید احمد رضا خاں
 اللہ تعالیٰ اعزہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کو لباس معرفت میں
 جلوہ گرہ رکھے، آمین!

(۱۴ رذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

احمد رضا خان

(شام)

۱۳۳۱ھ میں جب زیارت کے ارادے سے مدینہ منورہ حاضر ہوا تو بعض فضلاء نے حضرت علامہ امام احمد رضا خاں ہندی کی تالیف الدولۃ المکیہ سے آگاہ کیا، میں نے یہ کتاب مطالعہ کی اور اس کو حسن بیان اور سچائی پر ہمان میں آفتاب کی مانند چمکتا پایا، حقیقت صاحب بصیر اہل اللہ اہل تقویٰ پر پوشیدہ نہیں۔ علامہ موصوف نے خالق اور مخلوق کے علم کا عمدہ طریقے سے فرق بیان کر دیا ہے جو عین حق ہے۔ — اللہ تبارک و تعالیٰ مؤلف علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور علماء اہل سنت و جماعت کی تائید فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو سن کر اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، آمین!



عبدالحمد بکری لعطاس شافعی

(شام)

میں ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ میں سید الموجودات، اشرف المخلوقات
 کے دربار میں بقصد زیارت حاضر ہوا تو مجھے حرم شریف کے خدایت گار
 حضرت علامہ احمد الخطیب طرابلسی نے رسالہ (الدولة المکیہ) مطالعہ کرایا، اس
 رسالے میں مشاہیر علمائے ہند میں سے ایک عالم حضرت علامہ مہدی و محقق مولی
 الامام احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خصائل و فضائل واضح
 طور پر بیان فرمائے ہیں جن میں اہل سنت و جماعت کا کوئی اختلاف نہیں
 اللہ تعالیٰ مصنف کو اس کا صلہ عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔
 آمین !



محمد آفندی الحکیم

(مثنیٰ)

بارغ و بہار، بے مثل کتاب الدولہ امیکہ سے مطالعہ سے محفوظ رہا،
میری معرفت میں اضافہ اور میرے قلب میں بختگی پیدا ہوئی، یہ کتاب مولف
علامہ کے معارفِ نقلیہ و عقلیہ اور شریعتِ محمدیہ کے لئے ان کی غیرت پر گواہ ہے
اللہ تعالیٰ اسلام میں ان جیسے علماء بکثرت پیدا کرے جو ہدایت و ارشاد کیلئے
آفتاب بن کر چمکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ احمد رضا خاں
کو اپنی عنایت اور حضورِ عبد الصلوٰۃ والسلام کے طفیل رہتی دنیا تک سچائی پر
قائم رکھے اور یہ باطل کو مٹائے رہیں اور حق کو ثابت کرتے رہیں، آمین:

(۱۴ صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۲ء)



محمد امین سوید

(دش)

علامہ کبیر، فہامہ مشیر بخت و مدق کامل شیخ احمد رضا خاں کی
تالیف اردوۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی، میں نے اسے ایک
ابنِ عظیم الشان سپاہ دار و درخت پایا جو اپنے دامن میں مذہب اسلام کا
جوہر سمیٹے ہوئے ہے اور ایک چمن جو عقائدِ اہل ایمان کا پھول ہے۔
جسک علم ذاتی محیط اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے لیکن
اللہ تعالیٰ اپنے مخصوصین کو ایسے علم سے آگاہ کرنا جس سے وہ پہلے
نا آشنا تھے، ایسی بات ہے جس کے جائزہ اور واقع ہونے میں کوئی
شک نہیں۔ یہ علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کی تعلیم پر موقوف ہے تو بلاشبہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے علوم سے مطلع کیا جو
آپ کے لئے خاص ہیں اور آپ کے سوا تمام مخلوقات ان سے
نا آشنا ہے۔

محمد امین السفر جلائی

(دشن)

میں نے اہم کتاب (الدولة المکیہ) مطالعہ کی، یہ اہل ایمان
 کے عقائد کا خلاصہ ہے اور اہل سنت و جماعت کے مذہب کی مؤید
 ————— رسالہ مذکورہ، ذیل علامہ، مرشدِ فہامہ شیخ احمد رضا خاں
 ہندی کی عظمتِ شان پر گواہی دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ آخرت میں
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے تلے ان کو اور ہم کو جمع فرمائے،
 آمین

(۲۴/سفر ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء)



محمود بن سید العطار

(دشن)

میں نے اس اہم مسئلے کو مختصر وقت میں دیکھا، یہ مولف عظامہ کی تحقیق و تدقیق کی شہادت کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ مولف اہل سنت و جماعت میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے رسالے میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علوم غیبیہ عطا یہ حاصل ہیں، اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ علم غیب جس تک مخلوق کی رسائی ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اس پر مطلع فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کی تائید کے لئے آپ جیسے حضرات بکثرت پیدا کرے، آمین!



محمد تاج الدین بن محمد بدیع الدین

(دشق)

۱۳۳۱ھ میں خب دشت سے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو مجھے الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کے لئے کہا گیا چنانچہ میں نے اس کتاب کو اس طرح مضطربانہ دیکھا جس طرح دوست دوست کو جدا ہونے وقت دیکھتا ہے، میں نے اسے بے مثل پایا، اس کی صداقت بیانی اور استقامت نشانی روشن ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کے مؤلف بڑے صاحب فضل مولانا شیخ احمد رضا خاں ہیں جو اپنے ہم مشغولوں میں بہترین اور قدرو منزلت والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہم سب کو قیامت کے دن حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع فرمائے، آمین!

میں نے چند جوہات کی وجہ سے تقریظ میں اختصار کو پیش نظر رکھا، پہلی بات تو یہ کہ مؤلف کے اوصاف تفصیل و تطویل سے بے نیاز ہیں، دوسری بات یہ کہ میں دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو رہا ہوں، آنکھیں اشکیار ہیں اور یہ تقریظ لکھ رہا ہوں۔

محمد عارف بن محی الدین بن احمد الشہیر بالمصباحی

(دش)

علامہ شہیر شیخ احمد رضا خاں کی تالیف کردہ کتاب الدولۃ المکیہ
کی بعض عبارات کو دیکھا، یہ اپنے موضوع پر کافی اور جامع ہے اس میں
اہل حق کے مطابق عقائد کا بیان ہے، اللہ تعالیٰ مولف کو بہتر بدلہ
عطا فرمائے، ان کا کلام ان کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ
ان کے علوم سے ہم کو منتفع فرمائے، آمین!

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۰ء)



محمد عطا اللہ القسمن

(دش)

کتاب دولتِ مکیہ مطالعہ کی، یہ سیدھی راہ دکھانے والی ہے
اور قرآن و حدیث و اقوالِ صحیحہ پر مشتمل ہے، مولفِ علامہ حضرت شیخ
احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ خوب خوب نوازے اور ان کا فیض عوام و
خواص پر ہمیشہ ہمیش جاری رہے، انہوں نے اچھی تحقیق کر کے عوام کو
فائدہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل
ہماری اودان کی مدد فرمائے اور حسنِ خاتمہ فرمائے، آمین!

(ربیع الاول ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء)



محمد القاسمی

(دشمن)

علم و عامل، فاضل و کامل حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف
الدولة المکیة بالماقة الغیبیہ مطالعہ کی، یہ اپنے موضوع پر فیصلہ کن بات
ہے اور حکمت سے معمور ہے، مؤلف قابل مبارک باد ہیں کہ ان حقائق
میں غور و فکر کے بعد گروہِ باطل کے جمع کردہ دلائل کو پارہ پارہ کر دیا، یہ
عین حق ہے کیونکہ مؤلف کتاب فضائل و کمالات کے ایسے جامع
میں جن کے سامنے بڑے سے بڑا پیچ ہے، وہ فضل کے باپ اور
بیٹے ہیں۔ ان کی فضیلت کا یقین دشمن و دوست دونوں کو ہے ان کا
علمی مقام بہت بلند ہے، ان کی مثال لوگوں میں بہت کم ہے اللہ تعالیٰ
ان کی حیات سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو اور ان کو ان کی
برکات سے سرفراز فرمائے، آمین!

(۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَالَّذِیْ جَعَلَ الْقُرْاٰنَ
مِیْزٰنًا

محمد یحییٰ القلیٰ لنقشبندی

(دش)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام علوم عطا فرمائے اور تمام پوشیدہ رازوں سے آگاہ فرمایا، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ساری مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کا علم پہنچانے کے لئے آپ واسطہ عظمیٰ ہیں، اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو معرفت حاصل ہو۔ تباہی کو کیا پتا! ————— اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حبشہ سے تلے جمع فرمائے، آمین!

(۲۱ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب

۳۷

محمد یحییٰ المکتبی الحسینی

(دش)

مجاورہ مدینۃ النبیؐ استاد محترم مولوی شیخ کریم اللہ کی وساطت سے علامہ
 محقق شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوا،
 میں نے اس رسالے کو عقائد سلف کے مطابق پایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کا غیب کے متعلق خبر دینا آپ کی دوسری تمام نشانیوں اور معجزات کی طرح ہے،
 ابن تیمیہ نے بھی ابواب الصحیح میں ان کا ذکر کیا ہے، کوئی اس بات سے انکار
 نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غیبیوں اور ولیوں میں سے کسی کو غیب پر
 مطلع نہیں کیا کیونکہ قرآن کریم ایسے واقعات سے بھل ہوا ہے، مثلاً حضرت
 فیرسی و حضرت خضر کا واقعہ، اور تو اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کے
 واقعات اور بارہ سے زمانے میں ہمارے استاد شیخ محمد بدیع الدین محدث
 سے بھی ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جو انبیاء غیبیہ سے متعلق ہیں۔
 اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے قلوب کو منور فرمائے اور ہم
 تمام لوگوں کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اس کی اور اس کے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو آمین!

(۷ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

مصطفیٰ بن محمد آفندی الشطی

(دشمن)

بعض ایسے احباب نے رسالہ الدولة المکیہ پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی جن کی فرمائش کو طحال نہیں جاسکتا، تعمیل ارشاد میں یہ چیز کلمات لکھتے ہیں :-

حضرت مولف علامہ نے جو کچھ لکھا ہے، حق و صحیح ہے اس سے جناب موافق کی وسعت علمی اور فضل و کمال کا ثبوت ملتا ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ بخیر الجزاء۔ اس امت میں علامہ جیسے فرد کا پایا جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔



ابراہیم عبد المعطی

(قبرہ)

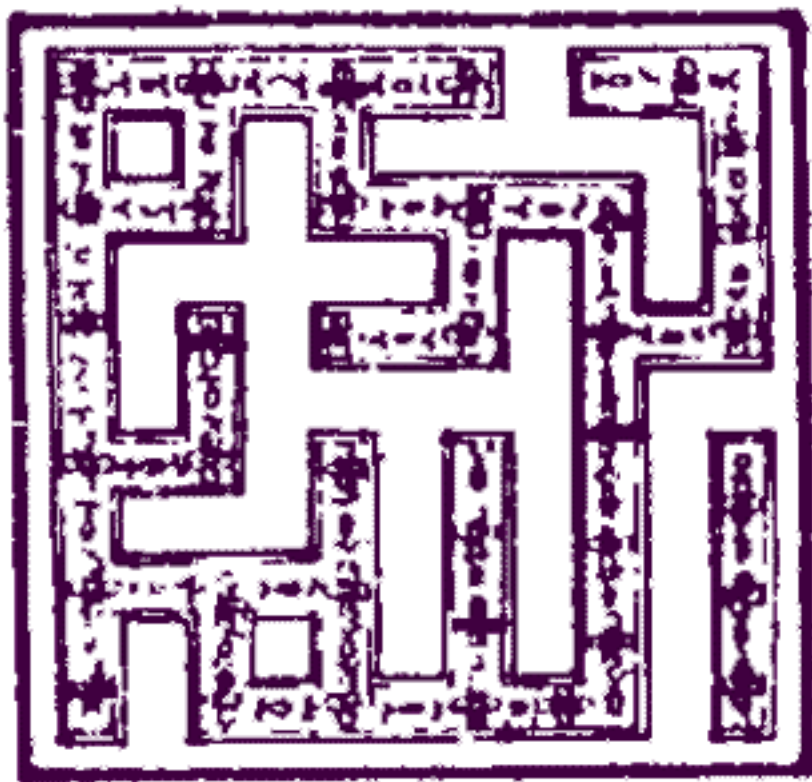
یہ رسالہ نہایت ہی منزلت والا ایک بلند مینار ہے
 اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو دین حق اور مشرب صحیح
 کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور اس کے ہر پڑھنے والے
 کو نفع بخشنے آمین!



عبدالرحمن المدخن المصری

(قاہرہ)

ماہ رمضان المعظم ۱۳۲۹ھ میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ہم زیارت
 قبر شریف سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، یہاں مدینہ منورہ
 کے بعض افاضل نے رسالہ مذاہم الدواۃ المکیہ کی خبر دی، میری زندگی کی
 قسم! مصنف نے اس میں اختصار کے ساتھ کافی ووافی دلائل جمع کر دیئے
 ہیں، تطویل سے کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ علمائے اہل سنت و جماعت
 کی مدد فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کرے جو نیک بات سنتے بھی ہیں
 اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، واکملہ اللہ رب العالمین!



محمد سعید بن عبدالقادر قادری لنقشبندی

(ابتداء شریف)

میں نے اس رسالے پر پوری نگاہ ڈالی، جو کچھ فاضل امام، فخر نام
مولانا مولوی احمد رضا خاں نے تحریر فرمایا ہے وہ مستحکم دلائل اور بلند براہین
پر مبنی ہے اور وہی اہل ایمان کا قول ہے، بلاشبہ جو ان کلمات و اقوال
کی مخالفت کرے وہ اہل کفر و طغیان میں ہے اور یہ بات کسی دلیل کی
محتاج نہیں، دین اسلام میں واضح ہے۔



مطبوعات مرتب

(تصانیف)

نمبر شمار	عنوان کتاب	مقام طبابت	سن طبابت
۱-	شاہ محمد رفیع گوالیاری	میرپور خاص	۱۹۶۴ء
۲-	تذکرہ مظہر مسعود	کراچی	۱۹۶۹ء
۳-	فاضل بریلوی اور ترکہ برالات	لاہور	۱۹۷۰ء
۴-	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	لاہور	۱۹۷۱ء
۵-	حیات مظہری	کراچی	۱۹۷۲ء
۶-	عاشق رسول	لاہور	۱۹۷۳ء
۷-	سیرت محمدیہ والعبہ ثانی		۱۹۷۴ء
۸-	مولانا گیلانی	کراچی	۱۹۷۵ء
۹-	علامہ الامام	(غیر مطبوعہ) مولفہ	۱۹۷۶ء
۱۰-	حبیبی السنتی	(انگریزی) لاہور	۱۹۷۷ء
۱۱-	عاشق الرسول، مولانا محمد عابدی دہلوی	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۲-	حیات فاضل بریلوی	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۳-	تحریک زاری ہند اور احوال اعظم	لاہور	۱۹۸۰ء
۱۴-	نسبت کی نشانی	کراچی	۱۹۸۱ء

۱۵-	اکرام امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۶-	حیاتِ امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۷-	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال	"	۱۹۸۱ء

تالیفات

۱۸-	دامی تقویم	کوئٹہ	۱۹۶۷ء
۱۹-	منظر الاخلاق	کراچی	۱۹۶۷ء
۲۰-	ارکانِ دین	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۱-	مکاتیبِ مظہری	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۲-	مواظظِ مظہری	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۳-	فتاویٰ مظہری	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۴-	منظر العقائد	لاہور	۱۹۷۷ء
۲۵-	شاعرِ محبت	لاہور	۱۹۷۸ء
۲۶-	فتاویٰ سعودی	لاہور	۱۹۸۱ء
۲۷-	گناہِ بے گناہی	لاہور	۱۹۸۱ء

تراجم

۲۸-	حیدر آباد کی معاشی تاریخ	حیدر آباد سندھ	۱۹۵۸ء
۲۹-	تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات	لاہور	۱۹۶۳ء

۱۹۷۲ء

۱۹۷۲ء

۱۹۷۳ء

۱۹۷۳ء

۳۰۔ ویرہ نام کے دو شریف زادے

۳۱۔ دائرہ معارف امام احمد رضا

۳۲۔ اجالا

۳۳۔ ماہ وانجم

مقالہ ڈاکٹر طریٹ

۱۹۷۰ء

۳۴۔ اردو میں قرآنی تزئین و تفسیر (انجیر طبعیہ)

کُلُّ مَنْ عَلَّمَا بَانَ